ان سیریز
ل پائریٹ
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ہل پائرٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنے موضوع کے لحاظ سے قطعی منفرد انداز کا ہے۔ اس ناول میں پہلی بار ایک ایسے بزنس اور اس کے خلاف ہونے والی جدوجہد کو موضوع بنایا گیا ہے جس کے بارے میں شاید عام آدمی کو سوچنے سے علم ہی نہ ہو کہ ایسا بزنس اس بھرپور انداز میں نہ صرف پوری دنیا میں ہو رہا ہے بلکہ اس کے خلاف باقاعدہ جرائم پیشہ تنظیمیں بھی حرکت میں رہتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے نئے اور منفرد موضوع کے لحاظ سے یہ قارئین کو پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

سیالکوٹ سے ڈاکٹر نوید ارشد لکھتے ہیں۔ "میں طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ آپ کا شاید ہی کوئی ایسا ناول ہو جو میں نے ایک بار نہیں بلکہ بار بار نہ پڑھا ہو۔ میں نے نشتر کالج ملتان سے اپنی میڈیکل کی تعلیم مکمل کی ہے اور آپ سے ملاقات میرا سب سے بڑا خواب تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح پورا ہو گیا کہ آپ سے اچانک ملاقات ہو گئی۔ آپ سے مل کر مجھے ایسا محسوس ہوا

جیسے میں آپ سے نہیں بلکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مل رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اس پرآشوب دور میں نوجوانوں کی کردار سازی کے لئے آپ جو جدوجہد کر رہے ہیں اس کا نہ صرف اجر اللہ تعالیٰ آپ کو دے بلکہ آپ کی ان کاوشوں میں مزید ترقی دے۔"

محترم ڈاکٹر نوید ارشد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میرے بارے میں جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے ذاتی طور پر آپ کا مشکور ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے ایسی تعلیم حاصل کی ہے جس سے دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کی جا سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے آپ اپنی صلاحیتوں کو صرف اپنی ذاتی آسائشوں کے حصول تک ہی محدود نہیں رکھیں گے بلکہ ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کا عظیم فریضہ بھی ادا کرتے رہیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پپلاں ضلع میانوالی سے عبدالخالق ہاشمی لکھتے ہیں۔ "ہم سب دوست آپ کے طویل عرصے سے قاری ہیں اور ہمیں آپ کے یوں تو تمام ناول بے حد پسند ہیں لیکن خیر و شر کے سلسلے کے جو ناول آپ نے لکھے ہیں وہ واقعی اپنی مثال آپ ہیں البتہ آپ سے یہ شکایت ضرور ہے کہ آپ اس موضوع پر ناول کم لکھتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں تاکہ قارئین زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں"۔

محترم عبدالخالق ہاشمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے پر آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بے حد مشکور ہوں۔ خیر و شر کے موضوع پر ناول تو مسلسل لکھے جا رہے ہیں اور انشاءاللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خیرپور ٹامیوالی سے محمد رمضان جاذب لکھتے ہیں۔ "عرصہ دراز سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور آپ کے ناول بے حد پسند بھی ہیں البتہ "شودرمان" ناول پسند نہیں آیا کیونکہ اس میں گندگی کی طاقتیں بدبو کو خود بھی بدبو کہتی ہیں حالانکہ یہ بدبو ان کے لئے تو انتہائی متبرک ہوتی ہے اس لئے انہیں تو اسے خوشبو کہنا چاہئے۔ ایک لو ایگریمنٹ بھیج رہا ہوں۔ امید ہے آپ اس پر ضرور تبصرہ کریں گے"۔

محترم محمد رمضان جاذب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ گندگی کی طاقتیں بدبو کو خود بدبو کیوں کہتی ہیں خوشبو کیوں نہیں کہتیں تو محترم۔ ان طاقتوں کے لئے مقدس بدبو ہی ہوتی ہے خوشبو نہیں۔ اس لئے وہ اسے بدبو ہی کہتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں جیسے شر کے پجاری شر کو شر سمجھ کر ہی اس کی پیروی کرتے ہیں اسے خیر کہہ کر یا خیر سمجھ کر اس کی پیروی نہیں کرتے۔ اسی طرح شیطان کو شیطان ہی کہا جاتا ہے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہوگی۔ جہاں تک آپ کے لو ایگریمنٹ کا تعلق ہے تو آپ نے اس پر بے پناہ محنت کی ہے لیکن "محبت" کا تعلق مادی دنیا سے جوڑنے سے

محبت کی افادیت مجروح ہوتی ہے اس لئے آپ نے اس ایگریمنٹ کو "دس روپے" کے اشٹام پر چھپوا کر اس کا تعلق مادیت سے جوڑ دیا ہے۔ امید ہے آپ اس پہلو پر ضرور توجہ دیں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹائیگر اپنے کمرے سے تیار ہو کر ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک راہداری میں ایک لڑکی بھاگتی ہوئی اس کی طرف آئی۔ وہ اس انداز میں بے تحاشا دوڑ رہی تھی جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ راہداری چونکہ تنگ تھی اس لئے ٹائیگر بے اختیار سائیڈ پر ہو گیا تاکہ بھاگتی ہوئی لڑکی اس سے ٹکرا نہ جائے لیکن اس کے باوجود بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی لڑکی اس سے ٹکرائی اور پھر چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری جبکہ ٹائیگر بھی اس سے ٹکرانے کی وجہ سے دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا تھا لیکن بہرحال وہ سنبھل گیا تھا اس لئے وہ نیچے نہ گرا تھا۔ لڑکی نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اسی لمحے راہداری کے موڑ سے دو آدمیوں کے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے دو لمبے قد اور ورزشی جسموں کے مالک آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے راہداری

میں آئے اور ٹائیگر انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ زیر زمین دنیا سے تعلق رکھنے والے اوباش لوگ ہیں۔

"یہ پڑی ہے"...... ان میں سے ایک نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے اور اس کی طرف بھاگتے بھاگتے اپنے ساتھی سے کہا۔

"ٹھہرو رک جاؤ۔ کون ہو تم اور یہ لڑکی کون ہے"...... ٹائیگر نے ان کے قریب پہنچنے پر کہا لیکن دوسرا لمحہ ٹائیگر کے لئے بھاری ثابت ہوا کیونکہ ان میں سے ایک آدمی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بھالا اس کے پیٹ میں اترتا چلا گیا ہو اور لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کا ذہن اس طرح تاریک پڑ گیا جیسے مین سوئچ آف ہونے سے یکلخت روشنی غائب ہو جاتی ہے لیکن پھر جس طرح اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ پایا تھا اسی طرح اس کے ذہن میں روشنی بھی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"ابھی لیٹے رہو۔ تم شدید زخمی ہو"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے بے اختیار سر موڑ کر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جس پلنگ پر وہ لیٹا ہوا تھا اس کی سائیڈ پر کرسی رکھے روزی راسکل موجود تھی اور یہ آواز بھی روزی راسکل کی تھی۔

"تم۔ یہ میں کہاں ہوں"...... ٹائیگر نے روزی راسکل کو پہچانتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر

دوسرے لمحے وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ گو اس طرح اٹھنے میں اسے پیٹ کے نچلے حصے میں تکلیف کا احساس ہوا لیکن بہرحال وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے کمرے میں اور اپنے ہی بیڈ پر موجود ہے۔

"تم اپنے کمرے میں ہو"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کیسے آئی ہو اور مجھے کون یہاں لایا ہے"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے قدموں پر چل کر آئی ہوں جبکہ تمہیں میں اٹھا کر لے آئی ہوں"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اپنی شرٹ پیٹ سے ہٹائی تو پیٹ پر باقاعدہ بینڈیج موجود تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ لڑکی۔ کیا ہوا تھا۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لڑکی۔ کیا مطلب۔ میں تم سے ملنے آئی تھی۔ جب میں راہداری میں پہنچی تو تم فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارے پیٹ سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے تمہاری حالت دیکھی تو میں سمجھ گئی کہ تمہارے پیٹ میں چاقو مارا گیا ہے اور چاقو زہریلا تھا۔ تمہاری حالت خراب ہو رہی تھی جس پر میں نے تمہاری جیبوں کی تلاشی لی اور پھر تمہاری جیب سے تمہارے کمرے کی چابی مل گئی۔ چنانچہ میں نے چابی سے تالا کھولا اور تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئی۔ مجھے معلوم ہے کہ

تمہارے کمرے میں میڈیکل باکس موجود ہے۔ چنانچہ میں نے وہ میڈیکل باکس اٹھایا اور پھر تمہارے زخم کو صاف کر کے اس کی بینڈیج کی اور اس کے بعد زہر دور کرنے کے انجکشن لگائے اور پھر بیٹھی تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کرتی رہی ہوں۔ کیا کسی لڑکی کی خاطر تم زخمی ہوئے ہو۔ مجھے بتاؤ کون لڑکی ہے وہ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ ایسی کون سی لڑکی ہے جس کے لئے تم جیسا کٹھور زخمی ہوا ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بے حد شکریہ۔ تم نے میرے لئے اتنا کچھ کیا۔ میں تو اس لڑکی کو جانتا تک نہیں۔ میں تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ ایک لڑکی بے تحاشہ انداز میں دوڑتی ہوئی راہداری میں آئی۔ میں نے اس سے بچنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ مجھ سے ٹکرا کر نیچے گری اور بے ہوش ہو گئی۔ اسی لمحے دو اوباش سے آدمی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے آئے۔ میں نے انہیں روکا تو ان میں سے ایک نے میرے پیٹ میں کوئی چیز ماری اور میرا ذہن ایک لمحے میں تاریک پڑ گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو تم یہاں موجود ہو اور چونکہ میں نے تمہارا شکریہ ادا کر دیا ہے اس لئے اب تم جا سکتی ہو"...... ٹائیگر نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھے دھکے دے کر یہاں سے نکالو گے"۔ روزی راسکل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ چونکہ تم بے حد سمجھدار ہو اس لئے دھکے دینے کی

نوبت نہیں آئے گی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم نیکی کا یہ صلہ دے رہے ہو۔ اگر میں تمہارا علاج نہ کرتی تو اب تک زہر تمہارے پورے جسم میں پھیل چکا ہوتا اور تم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر چکے ہوتے"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں نے تمہارا شکریہ تو ادا کر دیا ہے اور کیا کروں۔ کہو تو علاج کی رقم بھی دے دوں۔ بولو کتنی رقم دوں"...... ٹائیگر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم نے اس لڑکی کے پیچھے جانا ہو گا۔ جاؤ میں بھی تمہارے پیچھے آ رہی ہوں اور اس آدمی نے تو تمہیں زہریلا چاقو مارا ہے میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"میری مرضی میں جہاں چاہے جاؤں اور سنو میں نے اب تک تمہیں اس لئے برداشت کیا ہے کہ تم نے بہرحال میرے لئے کچھ کیا ہے ورنہ میں تو تم جیسی لڑکیوں کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا اس لئے خاموشی سے چلی جاؤ اور آئندہ مجھے اپنی شکل نہ دکھانا"...... ٹائیگر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں جا کر تمہارے استاد سے بات کرتی ہوں۔ میں ... بتاتی ہوں کہ تم لڑکیوں کے ساتھ گلچھرے اڑاتے رہتے ہو"۔ ... پٹختے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ گئی۔

"سنو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو روزی بے اختیار مڑ گئی۔

"کیا ہے اب"...... روزی راسکل نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے عمران صاحب سے میرے متعلق جھوٹ بولا تو گولی مار دوں گا۔ سمجھی"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات ہے تو میں ابھی اور اسی وقت تمہارے سامنے بات کرتی ہوں۔ مار دو مجھے گولی میں دیکھتی ہوں کیسے مارتے ہو مجھے گولی۔ تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے میرا نام روزی راسکل ہے اگر تم زخمی نہ ہوتے تو جس طرح تم نے مجھے جانے کے لئے کہا ہے میں تمہاری پسلیاں توڑ دیتی"...... روزی راسکل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سائیڈ تپائی پر موجود فون پر جھپٹ پڑی تو ٹائیگر نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہونہہ۔ اس میں تو ٹون ہی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں باہر سے کر لیتی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے مڑی لیکن پھر ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واقعی مجھے گولی مارنے والے تھے"۔ روزی

راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت سکڑ سے گئے تھے اور اس کا چہرہ کسی بھوکی اور خونخوار بلی جیسا ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"ہاں اور میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی جان بچا کر یہاں سے نکل جاؤ"...... ٹائیگر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا لیکن روزی راسکل یکلخت کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹی لیکن دوسرے لمحے یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر ایک دھماکے سے میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی سے ٹکرا کر نیچے گری۔ ٹائیگر نہ صرف اس کے حملہ کرتے ہی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا تھا اور روزی راسکل اس کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے کرسی سے ٹکرا کر نیچے جا گری تھی۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"کیا مصیبت گلے پڑ گئی ہے"...... ٹائیگر نے اسے بے ہوش دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے جب فرش پر اوندھے منہ پڑی ہوئی روزی راسکل کو سیدھا کیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی دائیں کنپٹی کے اوپر سر سے خون بہہ رہا تھا۔ لوہے کی کرسی کا سائیڈ راڈ شاید اس کے سر سے ٹکرایا تھا۔ ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھایا اور بیڈ پر ڈال دیا اور پھر وہ مڑ کر ایک طرف پڑے ہوئے میڈیکل باکس کی طرف بڑھ گیا۔

"خواہ مخواہ کا عذاب۔ نجانے کہاں سے ٹپک پڑی نانسنس ۔ ٹائیگر مسلسل بڑبڑا رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اب اس کو اس زخمی حالت میں تو اٹھا کر کمرے سے باہر نہ پھینک سکتا تھا۔ اس نے اس کا زخم صاف کر کے بینڈیج کی اور پھر ایک انجکشن لگا دیا تاکہ وہ جلد از جلد ہوش میں آسکے۔ انجکشن لگا کر اس نے میڈیکل باکس دوبارہ مخصوص جگہ پر رکھا اور پھر وہ فون کی طرف بڑھ گیا کیونکہ یہ بات اس کے لئے بھی نئی تھی کہ فون میں ٹون نہیں ہے۔ اس نے رسیور اٹھایا تو واقعی اس میں ٹون موجود نہ تھی۔ اس نے رسیور واپس رکھا اور پھر مڑا تو اسی لمحے روزی راسکل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"میں نے تمہاری بینڈیج کر دی ہے۔ اب تم ٹھیک ہو اس لئے تم جا سکتی ہو"...... ٹائیگر نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر اس کے چہرے پر یکلخت بڑی مسرت بھری مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اوہ۔ تم نے میری بینڈیج کی ہے۔ ویری گڈ۔ بے حد شکریہ۔ تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ بس تمہارے دماغ کے چند پیچ ڈھیلے ہیں لیکن مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔ میں انہیں کس لوں گی"...... روزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیڈ سے نیچے اتر آئی۔

"آخر تم میرے ہی پیچھے کیوں پڑ گئی ہو۔ کیا تمہیں اور کوئی آدمی

نہیں ملا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باقی آدمی تو میرے پیچھے دم ہلاتے پھرتے رہتے ہیں لیکن تم ایسا نہیں کرتے اس لئے تم مجھے پسند آئے ہو۔ ٹھیک ہے اب میں جا رہی ہوں لیکن میں جلد ہی واپس آؤں گی اور یہ سن لو کہ روزی کسی کو ایک بار ہی معاف کرتی ہے اور ایک بار میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئندہ تم نے پہلے جیسی بات کی تو پھر کسی صورت معاف نہیں کروں گی۔ ہاں"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"بائی"...... دروازے کے قریب رک کر اس نے مسکراتے ہوئے بڑی ادا سے ہاتھ ہلایا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"خس کم جہاں پاک۔ نانسنس۔ نجانے کس ڈھیٹ مٹی کی بنی ہوئی ہے کہ کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا اس پر"...... ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے جھک کر نیچے گری ہوئی کرسی سیدھی کی اور پھر وہ خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر اس نے دروازہ لاک کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں راہداری کے فرش پر پڑیں جہاں اس کے خون کے دھبے موجود تھے تو اس کے ذہن میں فوراً ہی وہ بھاگتی ہوئی لڑکی اور اس کے پیچھے آنے والے دونوں اوباش آدمی آ گئے۔ اتنی بات تو وہ جانتا تھا کہ لڑکی اور اس کے پیچھے آنے والے نچلی منزل سے اوپر آئے ہیں کیونکہ اس چوتھی منزل پر صرف ان لوگوں کے کمرے تھے جو مستقل بنیادوں پر رہتے

تھے اور ان میں سے بھی آدھے سے زیادہ خالی تھے۔ اس کے علاوہ یہاں رہنے والوں سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے آخر میں گیا اور پھر سیڑھیاں اترتا ہوا نچلی منزل پر پہنچا تو اسی لمحے ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا ایک کمرے سے باہر آیا۔

"سلام صاحب"...... ویٹر نے ٹائیگر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ ٹائیگر یہاں طویل عرصے سے رہ رہا تھا اس لئے ہوٹل کا سارا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اسلم ابھی تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی اوپر کی منزل میں آئی۔ اس کے پیچھے دو اوباش سے آدمی تھے۔ یہ لڑکی اور دونوں آدمی اسی منزل سے ہی اوپر آئے تھے۔ کون تھے وہ اور کیوں وہ اس لڑکی کے پیچھے پڑے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ۔ وہ جناب مجھے تو معلوم نہیں ہے میں تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیوٹی پر آیا ہوں"...... اسلم نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ٹرالی دھکیل کر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"سنو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جج۔ جی صاحب۔ میں"...... اسلم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اسلم اس لئے بہتر یہی ہے کہ سب کچھ مجھے بتا دو۔ بہرحال تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا لیکن اگر تم نے غلط بیانی یا جھوٹ بولا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... ٹائیگر

نے غراتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جناب وہ ٹونی کے آدمی تھے۔ اگر ٹونی کو معلوم ہو گیا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے تو وہ مجھے میرے بچوں سمیت ہلاک کر دے گا۔ مجھ پر رحم کریں جناب"...... اسلم نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم یہ ٹرالی پہنچا کر میرے کمرے میں ہاٹ کافی لے آؤ مجھے اور فکر مت کرو تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن صاحب آپ کیوں اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ پلیز ایسا نہ کریں اور مجھے جانے دیں"...... اسلم نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے کہا ہے وہ کرو ورنہ ٹونی تو بعد میں تمہیں کچھ کہے گا میں پہلے تمہارا خاتمہ کر سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جج۔ جج۔ جی اچھا۔ آپ چلیں میں آرہا ہوں"...... اسلم نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر اوپر والی منزل پر پہنچ کر وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اسلم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ راہداری میں خون کس کا ہے صاحب"...... اسلم نے ٹرے کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا ہے۔ میں نے ان دونوں کو روکنے کی کوشش کی تو ان

میں سے ایک نے میرے پیٹ میں کوئی زہریلا چاقو یا خنجر مار دیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ مسئلہ ہے۔وہ ہیں ہی ایسے"...... اسلم نے کافی کی پیالی تیار کر کے ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے وہ لڑکی کون تھی اور یہ دونوں آدمی کون تھے اور کیوں اس لڑکی کے پیچھے بھاگ رہے تھے"۔ ٹائیگر نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جناب اس لڑکی کا نام بھاگی ہے اور یہ ماہی گیروں کی بستی میں رہتی ہے۔اس کا باپ ماہی گیروں کا سردار ماجھو ہے۔یہ لڑکی ہر ماہ کی دس تاریخ کو یہاں اس ہوٹل میں ایک کمرہ لے کر رہتی ہے۔اس کے پاس انتہائی قیمتی سچے موتی ہوتے ہیں اور جو لوگ ان موتیوں کو خریدنے آتے ہیں وہ یہاں اس کمرے میں اس لڑکی کو رقم دے کر موتی خرید کر لے جاتے ہیں اور گذشتہ چھ سات ماہ سے یہ کام چل رہا ہے۔ٹونی اس دھندے کا مڈل مین ہے لیکن اس بار شاید ٹونی کی نیت خراب ہو گئی۔اس نے راجہ گروپ کے یہ دو آدمی منگوائے۔انہوں نے اس لڑکی کو ڈرا دھمکا کر اس سے موتیوں کی تھیلی چھیننے کی کوشش کی لیکن وہ لڑکی کمرے سے نکل کر بھاگی اور اوپر چڑھ گئی۔وہ دونوں اس کے پیچھے گئے اور پھر جب وہ واپس آئے تو وہ لڑکی ان کے کاندھے پر لدی ہوئی تھی۔ٹونی بھی اس دوران آگیا تھا اور پھر وہ ان دونوں کو لڑکی سمیت لے کر چلا گیا۔بس مجھے اتنا معلوم ہے

کیونکہ میں اس وقت کچن روم سے باہر بیٹھا ہوا تھا۔وہاں سے یہ سب کچھ صاف نظر آرہا تھا"...... اسلم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ گیا۔

"رک جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو اسلم مڑا اور ٹائیگر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اسلم کے ہاتھ میں دے دیا۔

"بس اب سب کچھ بھول جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو اسلم نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالا اور پھر ٹرے اٹھا کر تیزی سے مڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔کچھ دیر بعد ٹائیگر اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ٹونی اس ہوٹل کا مینجر تھا اور زیر زمین دنیا میں ایک بڑا غنڈہ سمجھا جاتا تھا۔ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اتر کر نیچے ہال میں آیا اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔کاؤنٹر پر ایک نوجوان موجود تھا۔

"جیکی ٹونی کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو باہر گیا ہوا ہے ٹائیگر صاحب۔ابھی ایک گھنٹہ پہلے گیا ہے"...... جیکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔باہر پارکنگ سے اس نے اپنی کار لی اور پھر وہ کار چلاتا ہوا سیدھا ساحل سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔وہ پہلے اس ماہی گیر سردار سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ یہ بات اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی کہ ماہی گیر کی نوجوان لڑکی اس طرح اس بدنام ہوٹل کے کمرے میں آکر رہے اور موتی

فروخت کرے اور ویسے بھی اس نے لڑکی کو جس حد تک دیکھا تھا وہ کسی صورت میں بھی کسی ماہی گیر کی لڑکی نہ لگتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل سمندر پر پہنچ گیا اور پھر اس نے کار کا رخ ماہی گیروں کی بستی کی طرف موڑ دیا۔ وہ چونکہ پہلے بھی کئی بار وہاں گیا تھا اس لئے اسے راستہ معلوم تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بستی کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

"سردار ماجھو سے ملنا ہے۔ کہاں ہو گا وہ"...... ٹائیگر نے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ اپنے ڈیرے پر ہی ہوتا ہے جناب"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ اس ڈیرے پر پہلے بھی ایک بار جا چکا تھا۔ وہ تنگ اور گندی گلیوں سے گزرتا ہوا ایک احاطے تک پہنچ گیا جہاں چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں اور ان پر ماہی گیر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک طرف ایک لکڑی کی بڑی سی کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی مونچھیں بڑی بڑی تھیں اور چہرے سے ہی وہ خاصا ہوشیار اور سخت آدمی لگتا تھا۔ ٹائیگر کو وہاں دیکھ کر وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"سردار ماجھو کون ہے"...... ٹائیگر نے احاطے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"جی میرا نام سردار ماجھو ہے لیکن آپ کون ہیں"...... اس

مونچھوں والے آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن دو تین سال پہلے جب میں یہاں آیا تھا تو ایک بوڑھا آدمی سردار تھا اب مجھے اس کا نام تو یاد نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی وہ میرا چچا تھا سردار دلاور۔ وہ پچھلے سال فوت ہو گیا ہے۔ اب میں سردار ہوں"...... اس مونچھوں والے نے کہا۔

"کیا یہاں علیحدہ کوئی جگہ ہے جہاں کوئی بات کی جا سکے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں آئیے"...... سردار ماجھو نے کہا اور مڑ کر ایک طرف بنے ہوئے چھپر کی طرف بڑھ گیا جس کے دروازے پر میلا سا پردہ لٹکا ہوا تھا۔ اس نے پردہ ہٹایا تو اندر لکڑی کی تین کرسیاں اور ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی۔

"بیٹھیں جناب"...... سردار ماجھو نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی فرمایئے کیا حکم ہے"...... سردار ماجھو نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے غور سے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سچے موتی خریدنے ہیں اور دوسروں سے زیادہ قیمت دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو سردار ماجھو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سچے موتی۔ لیکن ہم تو ماہی گیر ہیں جناب۔ مچھلیاں پکڑتے ہیں۔

ہمارے پاس سچے موتی کہاں سے آگئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کبھی کبھا ساحل سے کوئی ایسی سیپ مل جاتی ہے جس میں موتی ہوتا ہے لیکن وہ تو فوری فروخت کر دیا جاتا ہے"...... سردار ماجھو نے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہاری بیٹی شہر کے ایک ہوٹل میں ہر ماہ کی دس تاریخ کو سچے موتیوں کی تھیلی فروخت کرتی ہے اور خریدنے والے وہاں جا کر اس سے خریدتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میری بیٹی۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میری تو کوئی بیٹی ہی نہیں ہے۔ دو لڑکے ہیں اور بس اور پھر اگر میری بیٹی ہوتی بھی سہی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اپنی بیٹی کو اکیلے شہر کے کسی ہوٹل میں بھیجتا۔ نہیں جناب ہم ماہی گیر غریب ضرور ہیں لیکن بے غیرت نہیں ہیں"...... سردار ماجھو نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے تو باقاعدہ تمہارا نام بتایا گیا ہے کہ بیچنے والی ماہی گیروں کی بستی کے سردار ماجھو کی بیٹی بھاگی ہے ورنہ میں تو تمہیں دیکھ ہی پہلی بار رہا ہوں۔ میں تمہارا نام کیسے جان سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا نام لیا گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب۔ میرا کیا تعلق"...... سردار ماجھو نے کہا تو ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے۔

"کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے کیونکہ تمہارا نام لینے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہرحال تمہیں جانتے ہیں"۔

ٹائیگر نے کہا۔

"جناب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہماری نسلیں یہاں صدیوں سے رہ رہی ہیں۔ یہاں تو کبھی اتنے موتی نہیں ملے کہ جن سے تھیلی بھر جائے اور وہ بھی ہر ماہ۔ نہیں جناب اتنے موتی تو شاید میں نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے اور اگر اتنے موتی ہمارے پاس ہوتے تو ہم یہاں ان گندی جھونپڑیوں میں رہتے۔ ویسے بھی پاکیشیا کے ساحل کے قریب موتی والی سیپیاں سرے سے ملتی ہی نہیں"...... سردار ماجھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ایسے موتی کہاں سے ملتے ہیں۔ چلو وہاں کا پتہ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمیں علم نہیں ہے ہم مچھلیاں پکڑنے دور دور تک چلے جاتے ہیں لیکن کہیں بھی ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں سے موتی مل سکیں۔ پھر جناب یہ سیپیاں تو سمندر کی تہہ میں ہوتی ہیں انتہائی گہرائی میں اور ہم تو اتنی گہرائی میں جا ہی نہیں سکتے"...... سردار ماجھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ تمہارا وقت لیا ہے اس لئے یہ رکھ لو"۔ ٹائیگر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر سردار کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ بے حد شکریہ جناب لیکن جو سچ ہے وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ سردار ماجھو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ جیب میں رکھ

لیا۔ ٹائیگر اس احاطے سے نکل کر واپس ان گلیوں سے گزرتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھا تو کار کے قریب دو ادھیڑ عمر ماہی گیر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ٹائیگر کے قریب پہنچنے پر انہوں نے ٹائیگر کو سلام کیا۔

" یہ بتاؤ کہ سردار ماجھو کی کتنی اولاد ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس کے دو بیٹے ہیں جناب۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... ان میں سے ایک ماہی گیر نے چونک کر کہا۔

" ویسے ہی پوچھ رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے واپس دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ظاہر ہے اب اصل بات اس ٹونی سے ہی معلوم کی جا سکتی تھی لیکن ٹونی سے تو رات کو واپس جا کر بھی معلوم کر سکتا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اس معاملے پر کام کرنے کی بجائے فی الحال اسے ذہن سے جھٹک دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے فلیٹ میں عمران اکیلا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ ایک تو یہ لوگ بھی اس وقت آتے ہیں جب سلیمان موجود نہیں ہوتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسالے کو میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی تو عمران نے قدم تیز کر دیئے۔

" کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھا۔

" دروازہ کھولو یہ کیا عورتوں کی طرح پوچھ رہے ہو کہ کون ہے۔ کون ہے"...... دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی چیختی ہوئی

آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے کنڈی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"اس فلیٹ پر آنے والوں کو اپنی شناخت کرانی پڑتی ہے کیونکہ یہ فلیٹ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کا ہے کسی گھسیارے کا نہیں ہے"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا تو سوپر فیاض کا پھولا ہوا سینہ عمران کی بات سن کر اور زیادہ پھول گیا۔

"وہ سلیمان کہاں ہے جو تم خود دروازہ کھولنے آئے ہو"...... سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی تعریف کے بعد اس کے لہجے میں نرمی تو بہرحال آنی ہی تھی۔

"بھاگ گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

"بھاگ گیا ہے۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے اچھلتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری تم سرکاری آدمی ہو اس لئے تمہیں سرکاری زبان ہی آتی ہو گی اور سرکاری زبان میں اسے فرار ہونا کہتے ہیں اس لئے وہ فرار ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"فرار ہو گیا ہے۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے کوئی جرم کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہاں اتنا بھیانک اور سنگین جرم کہ بس کچھ نہ پوچھو۔ میرے تو سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے تو کیا اچھلنا کودنا شروع کر دیتے ہیں"۔

عمران نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم مذاق کر رہے ہو۔ ابھی پوچھتا ہوں تم سے"۔ سوپر فیاض نے اس بار پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ نوبت آ گئی ہے کہ اب تمہیں بھی پوچھنا پڑتا ہے۔ بڑا افسوس ہوا ہے"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کس بات کا افسوس"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اتنا بااختیار عہدہ تھا تمہارا لیکن اب کیا کیا جائے قسمت میں ہی یہی لکھا تھا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے کسی کے مرجانے پر اس کے لواحقین سے افسوس کیا جاتا ہے۔

"بااختیار عہدہ تھا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ کہیں تم نے شراب پینی تو نہیں شروع کر دی"...... سوپر فیاض نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چائے تو ملتی نہیں شراب کون ادھار دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ کیا بکواس ہے کہ سلیمان فرار ہو گیا ہے اور میرا بااختیار عہدہ تھا کیا مطلب ہوا"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ پوچھتا ہوں تم سے اور ظاہر ہے بااختیار عہدے کے ماہر تو خود فیصلہ کرتے ہیں کسی سے پوچھنا تو

اختیار کی تنزلی ہوتی ہے اس لئے اب تمہارے پوچھنے کی نوبت آگئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا بااختیار عہدہ بے اختیار ہو چکا ہے اور چونکہ بے اختیار عہدہ سرے سے عہدہ ہی نہیں ہوتا اس لئے بس اور کیا کہوں افسوس ہی کر سکتا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میرا عہدہ اسی طرح بااختیار ہے۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کمرے میں بیٹھ کر تم سے بات کرتا ہوں۔ اور سنو وہ تمہارا سلیمانی فرار ہوا بھی ہے یا نہیں یہ بعد کی بات ہے تم بہرحال جیل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"کس جیل کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کس جیل کا کیا مطلب۔ جیل تو جیل ہی ہوتی ہے۔ اس میں کس کا کیا سوال ہے"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"تو تمہیں آج تک معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ جیلیں کس قسم اور کتنی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک جیل وہ ہوتی ہے جہاں عدالتی فیصلے کے بعد مجرم کو سزا کے لئے رکھا جاتا ہے۔ ایک جیل وہ ہوتی ہے جہاں عدالتی فیصلے سے پہلے مجرم نہیں بلکہ ملزم کو رکھا جاتا ہے ایک زنانہ جیل ہوتی ہے۔ ایک بچوں کی جیل ہوتی ہے۔ شادی بھی جیل کہا جاتا ہے اور ویسے تو یہ دنیا بھی جیل خانہ ہی کہلاتی اور......" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس۔ بس۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ بہرحال میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آیا ہوں۔ چلو اٹھو"...... سوپر فیاض نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا ہتھکڑی لگا کر لے جاؤ گے یا"...... عمران نے کہا۔

"کاش تمہارے ڈیڈی ہتھکڑی لگا کر لے آنے کا حکم دے دیتے"۔ سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ڈیڈی نے مجھے لانے کا کہا ہے۔ کیوں کیا سوئی ہوئی پدرانہ شفقت اچانک جاگ پڑی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"منہ دھو رکھو جس طرح کی حرکتیں تم کرتے ہو تمہیں گولی تو ماری جا سکتی ہے تمہارے لئے پدرانہ شفقت نہیں جاگ سکتی۔ بہرحال چلو پہلے ہی تمہاری ان فضول باتوں میں کافی وقت ضائع ہو گیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... عمران نے کہا۔

"ایک غیر ملکی لڑکی قتل ہوئی ہے۔ اس کی قاتلہ کو جب پکڑا گیا تو اس نے انسپکٹر سے تمہارا نام لیا ہے اور انسپکٹر ریاض کو تم جانتے ہو وہ اس قاتلہ کو لے کر سیدھا تمہارے ڈیڈی کے پاس پہنچ گیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ غیر ملکی لڑکی قتل ہوئی ہے اور قاتلہ نے میرا نام لیا

ہے۔ کیا تم مجھے بھی اپنی طرح سپرنٹنڈنٹ سمجھتے ہو۔ اگر میرا نام
قاتلہ نے لیا ہوتا تو ڈیڈی اس طرح تمہیں مجھے بلوانے نہ بھیجتے وہ خود
کر یہاں مجھے شوٹ کر دیتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے مزید کچھ معلوم نہیں ہے۔ تم چلتے ہو یا نہیں"...... سو
فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"اگر نہ جاؤں تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو میں تمہارے ڈیڈی کو یہاں سے فون کر کے کہہ دیتا ہوں"
سوپر فیاض نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں نہ جاؤں گا۔ میں
تمہاری طرح ناخلف تو نہیں ہوں کہ کبھی اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ
پڑھنے بھی نہیں گئے۔ میں تو سر کے بل چل کر جاؤں گا آخر وہ میرے
والد ہیں"...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب آئے ہو ناں سیدھی راہ پر اور ہاں یہ تم نے کیوں کہا
کہ میں کبھی اپنے والد کی قبر پر فاتحہ پڑھنے نہیں گیا۔ دو سال پہلے تو گ
تھا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ کیا محبت ہے والد سے"...... عمران نے ک
اور سوپر فیاض نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ عمران ڈریسنگ روم کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سوپر فیاض کی جیپ میں سوار سنٹرل
انٹیلی جنس بیورو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کا ذہن مسلسل
اس بات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر وہ کون قاتلہ ہو گی جس

نے اس کا نام لیا ہے لیکن ظاہر ہے اس کی سمجھ میں ہی کچھ نہ آ رہا تھا۔
تھوڑی دیر بعد جیپ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں داخل ہوئی اور سوپر
فیاض نے جیپ مخصوص جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ عمران بھی
اس کے پیچھے نیچے اتر آیا۔

"آؤ"...... سوپر فیاض نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا سر
عبدالرحمن کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران بھی خاموشی سے
اس کے پیچھے تھا۔

"سر حاضر ہو سکتا ہوں"...... سوپر فیاض نے پردہ اٹھا کر اندر
داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس کم ان"...... سر عبدالرحمن کی گونج دار آواز سنائی دی اور
سوپر فیاض اندر داخل ہو گیا۔

"بے سروسامان بھی حاضر ہو سکتا ہے"...... عمران نے بھی اندر
داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن سر عبدالرحمن نے اسے کوئی جواب نہ دیا
البتہ وہ انتہائی تند نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تو تم اخلاقی قدروں کی اس حد تک پہنچ چکے ہو"۔ سر عبدالرحمن
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بول نہ رہے ہوں بلکہ کوڑے مار رہے
ہوں۔

"کس حد تک جناب"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا کیونکہ سر عبدالرحمن کے لہجے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس
وقت انتہائی غصے میں ہیں اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اب کوئی

مذاق کیا تو سر عبدالرحمن واقعی اسے بھی گولی مار سکتے ہیں اور خودکشی بھی کر سکتے ہیں اس لئے اسے مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

" تمہارے تعلقات عورتوں سے ہیں اور وہ بھی ایسی عورتوں سے جو قاتلہ ہیں۔ بدمعاشی اور غنڈہ گردی میں ملوث ہیں"۔ سر عبدالرحمن کا لہجہ بدستور سرد تھا اور عمران ان کے الفاظ سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

" ارے کہیں آپ کا مطلب روزی راسکل سے تو نہیں وہ ایک ایسی خاتون ہے جو اپنے آپ کو بدمعاش کہتی بھی ہے اور کہلوانا پسند بھی کرتی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ وہ اپنا نام یہی بتاتی ہے لیکن تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... سر عبدالرحمن کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا اور یہ ان کے غصے کی انتہا تھی کہ ان کی آواز کانپنے لگ گئی تھی۔

" ڈیڈی میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ زیر زمین دنیا میں ایک نوجوان کام کرتا ہے جس کا نام عبدالعلیٰ ہے لیکن اسے عرف عام میں ٹائیگر کہا جاتا ہے۔ سائنس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر وہ زیر زمین دنیا میں بدمعاشوں کے انداز میں زندگی گزارتا ہے تاکہ وہاں سے ضروری معلومات حاصل کر سکے۔ ویسے یہ بات طے ہے کہ اس کا کردار بے داغ ہے اور وہ کسی قسم کی اخلاقی بے راہ روی کا شکار نہیں ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک عورت جو اپنے آپ کو روزی راسکل کہلواتی ہے اس

سے ٹکرائی۔ اس نے تو اسے جھٹک دیا لیکن سیکرٹ سروس کے ایک کیس کے سلسلے میں چونکہ اس کی امداد کی ضرورت تھی اس لئے میں نے ٹائیگر کو کہا کہ وہ اس کو نہ جھٹکے اور اسی سلسلے میں وہ ایک بار ٹائیگر کے ساتھ فلیٹ پر بھی آئی تھی۔ پھر جب کیس ختم ہو گیا تو اسے جھٹک دیا گیا۔ یہ ہے اصل بات"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اور سوپر فیاض دونوں ابھی تک کھڑے تھے۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ اور تم بھی بیٹھ جاؤ فیاض"۔ سر عبدالرحمن نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ عمران کی وضاحت کے بعد ان کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

" کیا تمہاری بات کی تصدیق تمہارا چیف کرے گا"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

" بالکل کرے گا۔ کیوں نہیں کرے گا اور اگر نہ بھی کرے گا تو میں جبراً بھی کرا سکتا ہوں۔ آخر میں آپ کا فرزند ارجمند طالع مند وغیرہ وغیرہ ہوں"...... عمران سر عبدالرحمن کے نرم پڑتے ہی ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگا تھا۔

" بکواس مت کرو۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اپنے ہاتھ سے گولی مار کر خودکشی کر لوں گا کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم اس حد تک اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو جاؤ۔ تم احمق اور نکھٹو ضرور ہو لیکن آج تک مجھے ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی تھی کہ تم اخلاقی لحاظ سے کمزور کردار کے ہو۔ آج پہلی بار یہ بات سامنے آئی

ہے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

" اگر آپ کے ذہن میں کوئی حد ہے تو مجھے بتا دیں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" حد۔ کس بات کی حد"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر پوچھا۔

" اخلاقی گراوٹ کی۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ اس حد تک گر نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی حد تک تو گر سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جاؤ اس روزی کو لے آؤ"...... سر عبدالرحمن نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" مقتولہ کون ہے اور قاتلہ پکڑی کیسے گئی۔ کیا وہ خود انسپکٹر ریاض کے سامنے پیش ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

" وہ لاش اپنی کار میں رکھے جا رہی تھی کہ ایک چیکنگ پر ٹریس ہو گئی۔ انسپکٹر ریاض وہاں سے گزر رہا تھا۔ چونکہ قتل ہونے والی غیر ملکی لڑکی تھی اس لئے کیس انٹیلی جنس کا بن سکتا تھا اس لئے انسپکٹر ریاض نے کارروائی کی اور اسے یہاں لے آیا۔ یہاں آکر اس نے کہا کہ وہ لاش کو تمہارے فلیٹ پر لے جا رہی تھی"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ میرے فلیٹ پر کیوں"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کیوں کا جواب لینے کے لئے تو تمہیں یہاں بلوایا گیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا اپنا ذہن اس عجیب سی صورت حال پر مسلسل قلابازیاں کھا رہا تھا کیونکہ کوئی بات واقعی اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سوپر فیاض اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے روزی راسکل تھی اور اس کے پیچھے ایک لیڈی انسپکٹر تھی۔ روزی راسکل عمران کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے چہرے سے لگتا ہی نہ تھا کہ وہ اپنی گرفتاری پر پریشان ہو۔ وہ بے حد مطمئن نظر آ رہی تھی۔

" عمران موجود ہے۔ اب بتاؤ کہ تم اس غیر ملکی لڑکی کی لاش عمران کے فلیٹ پر کیوں لے جا رہی تھیں"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" کیا آپ مجھے بیٹھنے کے لئے نہ کہیں گے۔ بہر حال میں خاتون ہوں"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو اور تم بھی بیٹھ جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے روزی راسکل کے ساتھ ساتھ لیڈی انسپکٹر سے بھی کہا اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ سوپر فیاض پہلے ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" آپ کے بیٹے عمران کا ایک شاگرد ہے جس کا نام ٹائیگر ہے

انتہائی کٹھور اور نانسنس آدمی ہے۔ غصہ تو اس کی ناک پر دھرا رہتا ہے اور اسی وجہ سے مجھے پسند ہے۔ وہ ایک ہوٹل کی چوتھی منزل پر رہتا ہے۔ میں آج اس ہوٹل کے سامنے سے گزری تو مجھے خیال آگیا کہ اس سے ملوں۔ چنانچہ میں نے کار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر ہوٹل کی طرف بڑھی تو میں نے تین بدمعاش ٹائپ افراد کو ایک عورت کی لاش کار میں ڈالتے ہوئے دیکھا۔ چونکہ میں دوسروں کے جھگڑوں میں مداخلت نہیں کیا کرتی اس لئے میں نے کوئی مداخلت نہ کی اور میں جب چوتھی منزل پر پہنچی تو میں نے ٹائیگر کو راہداری میں انتہائی شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کی طرف دیکھا۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ٹائیگر زخمی پڑا تھا۔ کیا مطلب۔ کس نے اسے زخمی کیا تھا"۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کمرہ چونکہ قریب ہی تھا اس لئے میں نے اس کی جیب سے چابی نکالی اس کا کمرہ کھولا اور اسے اٹھا کر اس کے کمرے میں بیڈ پر لٹا دیا"...... روزی راسکل نے مزے لے لے کر کہنا شروع کیا۔

"تم نے زخمی کو فوری طور پر ہسپتال کیوں نہیں پہنچایا تھا"۔ سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے باقاعدہ نرسنگ کا کورس کیا ہوا ہے اور پھر ٹائیگر کے

کمرے میں، میں نے ایک بار میڈیکل باکس دیکھا تھا اور دوسری بات یہ تھی کہ ٹائیگر کے پیٹ میں کوئی زہریلا چاقو یا خنجر مارا گیا تھا کیونکہ اس کے چہرے کا رنگ ہلکا سا نیلا پڑ گیا تھا اور اگر میں اسے ہسپتال لے جانے کی کوشش کرتی تو وہ اس زہر کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا اس لئے میں نے خود اس کا علاج کرنے کی ٹھان لی۔ پھر میں نے اس کا زخم صاف کیا۔ بینڈیج کی اور زہر ختم کرنے اور اسے ہوش میں لانے کے انجکشن لگائے۔ پھر وہ ہوش میں آگیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ کمرے سے نکل کر جا رہا تھا کہ ایک لڑکی بے تحاشا دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے ٹکرا کر گر پڑی اور بے ہوش ہو گئی۔ پھر اس کے پیچھے دو بدمعاش آئے اور اس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو ان میں سے ایک نے اس کے پیٹ میں خنجر مار دیا اور وہ فوری بے ہوش ہو گیا کیونکہ خنجر زہریلا تھا"...... روزی راسکل نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم جو تفصیل بتا رہی ہو اس کا اس غیر ملکی لڑکی سے کیا تعلق ہے جو قتل ہوئی ہے"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑا گہرا تعلق ہے جناب۔ بہرحال ٹائیگر نے ہوش میں آنے کے بعد میرا شکریہ تو ضرور ادا کیا لیکن اس نے مجھے جانے کا کہا لیکن میں کچھ دیر وہاں رکنا چاہتی تھی لیکن وہ کٹھو اور سنگ دل آدمی ہے۔ اس نے مجھے فوراً دفع ہونے کا کہا۔ مجھے بے حد غصہ آیا۔ میں نے اسے دھمکی دی کہ میں اس کے استاد عمران کو فون کرتی ہوں اور اسے

بتاتی ہوں کہ اس کا شاگرد ٹائیگر عورتوں کے چکر میں ملوث ہے۔ اس پر ٹائیگر نے مجھ پر ریوالور نکال لیا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اس کے استاد عمران کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اسے یقیناً گولی مار دے گا۔ اس نے جب مجھ پر ریوالور نکالا تو مجھے بے حد غصہ آیا۔ میں اس پر جھپٹ پڑی لیکن وہ ہٹ گیا اور میں لوہے کی کرسی سے ٹکرا کر نیچے گری اور میرے سر پر زخم آگیا اور میں بے ہوش ہو گئی تو اس نے میرے زخم کی بینڈیج کی اور پھر ہوش آنے پر اس نے ایک بار پھر مجھے فوری جانے کا کہا۔ چونکہ اس نے بہرحال میری بینڈیج کی تھی اس لئے میرے دل میں اس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ان لوگوں کا سراغ لگاؤں گی جنہوں نے اسے زخمی کیا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد میں نے ان کا سراغ لگا لیا۔ ان کا تعلق راجہ گروپ سے تھا۔ میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے اطلاع ملی کہ انہیں رابرٹ روڈ کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے۔ میں وہاں پہنچی تو مجھے اس غیر ملکی لڑکی کی لاش جھاڑیوں میں پڑی نظر آ گئی۔ یہ وہی لڑکی تھی جسے میں نے ٹائیگر کے ہوٹل سے کار میں ڈالتے ہوئے دیکھا تھا اور میں سمجھ گئی کہ اس لڑکی کی وجہ سے ہی ٹائیگر زخمی ہوا ہو گا۔ میں نے اس لڑکی کی لاش کار میں ڈالی اور میں اسے عمران کے فلیٹ پر لے جا رہی تھی تاکہ اسے یہ لاش بھی دکھا سکوں اور اسے ساری تفصیل بھی بتا سکوں پھر چیکنگ پر مجھے قاتلہ قرار دے دیا گیا اور پھر مجھے یہاں لایا گیا"...... روزی راسکل نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر پر حملہ بھی اس راجہ گروپ کے آدمیوں نے ہی کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"وہ لاش کہاں ہے ڈیڈی"...... عمران نے سر عبدالرحمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈیڈ باڈی روم میں ہے۔ کیوں"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر پوچھا۔

"میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ غیر ملکی لڑکی غیر ملکی ایجنٹ ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ دیکھ لو لیکن اب اس ٹائیگر کو بھی شامل تفتیش کرنا ہو گا۔ سوپر فیاض"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"اس لڑکی کی باقاعدہ گرفتاری ڈال کر اسے حوالات میں بند کر دو اور اس ٹائیگر کا بھی بیان لو۔ اگر وہ بھی اس کیس میں ملوث ہو تو اسے بھی گرفتار کر لو اور اس لڑکی کا بیان قلمبند کر کے جن لوگوں کے بارے میں اس نے بتایا ہے ان سب کو گرفتار کرو اور کیس کو فائل کر کے رپورٹ دو"...... سر عبدالرحمن نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے اٹھ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا

اور پھر اس نے لیڈی انسپکٹر کو اشارہ کیا کہ وہ روزی راسکل کو لے کر باہر آجائے۔

" مجھے اجازت ہے ڈیڈی یا مجھے بھی حوالات میں رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" اس لڑکی کے بیان نے تمہیں بچا دیا ہے ورنہ تم حوالات کی بجائے اب تک زمین میں دفن ہو چکے ہوتے۔ جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ سر عبدالرحمن کو سلام کر کے ان کے کمرے سے باہر آگیا۔

" کیا میں فرار ہو جاؤں"...... روزی راسکل نے آہستہ سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے انداز میں شرارت تھی۔

" فکر مت کرو ٹائیگر کو میں اطلاع دے دوں گا اور وہ مقامی فلموں کے ہیرو کی طرح آئے گا اور تمہیں یہاں سے رہا کرا کر لے جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو روزی راسکل کے چہرے پر یکلخت جیسے مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

" نہیں۔ وہ انتہائی سنگ دل اور کٹھور آدمی ہے بلکہ آدمی ہی نہیں پتھر ہے پتھر"...... روزی راسکل نے کہا لیکن اس کا انداز لاڈ بھرا تھا۔

" وہ اوپر سے پتھر ہے اندر سے موم سے زیادہ نرم ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہ بھی ہوا تو میں کر لوں گی اسے موم"...... روزی راسکل نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک انسپکٹر کے ساتھ ڈیڈ باڈی روم میں پہنچا تو وہاں ایک بنچ پر ایک نوجوان لڑکی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے جسم پر مقامی لباس تھا اور یہ لباس سستے اور عام سے کپڑے کا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے لڑکی بے حد غریب ہو۔ لڑکی کارمن نژاد تھی لیکن عمران جیسے ہی لڑکی کے قریب پہنچا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ لڑکی کے چہرے پر میک اپ کیا گیا ہے۔ گو میک اپ خاصی مہارت سے کیا گیا تھا لیکن عمران کی تیز نظروں سے وہ چھپا نہ رہ سکتا تھا۔

" یہاں میک اپ واشر تو ہو گا"...... عمران نے ساتھ آنے والے انسپکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی ہاں"...... انسپکٹر نے جواب دیا کیونکہ وہ عمران کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" جاؤ میک اپ واشر لے آؤ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بھی بلا لاؤ"...... عمران نے کہا۔

" وہ یہاں ڈیڈ باڈی روم میں نہیں آتے جناب۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں کی بو ان کے لئے ناقابل برداشت ہے"...... انسپکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے بہرحال میک اپ واشر تو لے آؤ"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید میک اپ واشر تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے

میک اپ واشر لیا اور پھر خود اس کا کنٹوپ اس نے لاش کے چہر
اور سر پر چڑھا کر بٹن بند کئے اور پھر بیٹری سے چلنے والے اس جد
میک اپ واشر کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ واشر
مشین چلتے ہی کنٹوپ میں سرخ رنگ کا دھواں سا بھرتا چلا گیا
عمران نے مخصوص وقت گزرنے کے بعد میک اپ واشر بند کیا ا
پھر کنٹوپ کھول کر اسے لاش کے چہرے اور سر سے اتارا تو اس ک
ساتھ ساتھ انسپکٹر بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب اس کے سا
غیر ملکی کی بجائے مقامی لڑکی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ مجھے تو پہلے ہی یہ خدشہ تھا کیونکہ لڑکی کا لباس بتا رہا تھا ک
یہ مقامی لڑکی ہے"...... عمران نے کہا اور میک اپ واشر انسپکٹر ک
طرف بڑھا دیا۔

"اس کی تلاشی لی گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں لیکن لاش سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا"...... انسپکٹر ن
جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑ
دیر بعد وہ سوپر فیاض کے آفس میں موجود تھا۔

"یہ روزی راسکل کیا چیز ہے۔ عجیب لڑکی ہے۔ یوں لگتا ہے جیس
پولیس انٹیلی جنس اور حوالات وغیرہ سب مذاق ہوں"...... سو
فیاض نے کہا۔

"وہ واقعی راسکل ہے سوپر فیاض اور یہ بھی بتا دوں کہ مارشل
آرٹ میں خاصی ماہر بھی ہے اس لئے اپنے ہاتھ پیر بچا کر رکھنا"

ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کیا کہنا ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ یہ سب کیا چکر ہے
ہاں وہ تمہارا ٹائیگر کہاں ہے اسے بلاؤ تاکہ میں اس کا بیان
ں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"خود اسے تلاش کرو"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
ید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور انسپکٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے
ٹنڈنٹ فیاض کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"سر لڑکی کا میک اپ چیک کیا گیا ہے۔ وہ غیر ملکی نہیں بلکہ
امی ہے"...... انسپکٹر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مقامی ہے"...... سوپر فیاض نے انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ عمران صاحب کے کہنے پر میک اپ چیک کیا گیا
"...... انسپکٹر نے جواب دیا۔

"کیا واقعی وہ مقامی ہے"...... سوپر فیاض نے عمران سے
اطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں اسے غیر ملکی ظاہر کیا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ پولیس کیس ہے۔ ہم خواہ مخواہ سر دردی کر رہے
ں۔ میں جا کر سر کو رپورٹ دیتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور
ڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر مڑا اور سٹینڈ پر

موجود اپنی کیپ اٹھا کر ایک بار پھر وہ تیزی سے بڑھا۔
"میرے ساتھ آؤ"...... سوپر فیاض نے انسپکٹر سے کہا اور ا
سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بھی اٹھ
آفس سے باہر آکر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ اب
کے لئے بھی اس سارے واقعے سے بظاہر کوئی تعلق نہ رہا تھا۔
کر اس نے ٹیکسی پکڑی اور اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ سلیمان واپس
تھا۔ عمران نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور ا
پر رکھ کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی او
ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی د
ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سر میں ساحل سمندر سے شہر کی طرف آ رہا ہوں۔ اوا
دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ساحل سمندر پر کیوں گئے تھے۔ اوور"...... عمران نے ح
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آج میرے ساتھ ایک عجیب سی واردات ہوئی ہے اس
میں پوچھ گچھ کرنے گیا تھا۔ باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب د

اس لڑکی کے بارے میں بات کر رہے ہو جو دوڑتے ہوئے تم
ٹکرائی تھی اور پھر اس کے پیچھے آنے والوں نے تمہیں زہریلا خنجر
دیا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ یس باس۔ لیکن آپ کو کیسے اطلاع مل گئی ہے سر۔
...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس لڑکی کی لاش سمیت روزی راسکل اس وقت سنٹرل انٹیلی
بیورو میں موجود ہے۔ بہرحال تم فوراً میرے فلیٹ پر پہنچو۔ میں
انتظار کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور
میٹر آف کر کے اس نے اسے ایک طرف رکھ دیا۔

سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

جی صاحب"...... سلیمان نے فوراً ہی دروازے پر نمودار ہوتے
نے کہا۔

آج صبح ہی صبح بیک وقت دو سخت چہرے دیکھنے پڑ گئے ہیں اس
ایک کپ چائے اور ایک گلاس پانی لے آؤ"...... عمران نے
ہا۔

اوہ لیکن فلیٹ میں تو دو رُخا آئینہ نہیں ہے۔ پھر کہاں سے دیکھ
آپ نے"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو
ان اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

اپنا چہرہ نہیں۔ ورنہ تو پھر مجھے کوئی شیریں اور ذائقہ دار مشروب
لوانا پڑتا۔ سوپر فیاض اور ڈیڈی کا چہرہ دیکھنا پڑا ہے"...... عمران

نے ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سلیمان کی بات کا مطلب سمجھ
تھا۔

"سوپر فیاض اور بڑے صاحب کا۔ کیوں۔ کیا ہوا تھا"۔ سل
نے حیران ہو کر پوچھا۔

"روزی راسکل کو جانتے ہو۔ جو ایک بار یہاں فلیٹ پر بھی
تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہی جو اپنے آپ کو غنڈی کہلواتی ہے"...... سلیمان
چونک کر کہا۔

"ہاں وہی۔ وہ ایک غیر ملکی لڑکی کی لاش لے کر سیدھی
کے پاس پہنچ گئی اور اس نے وہاں بیان دیا کہ وہ یہ لاش ہما
فلیٹ سے اٹھا لائی ہے جس پر ڈیڈی نے مجھے کال کر لیا۔ وہ تو
تھے کہ تمہیں گرفتار کر کے پھانسی پر چڑھا دیا جائے لیکن میں
تمہارے حق میں دھواں دھار دلائل دینے کے بعد آخر کار انہیں
دلا دیا کہ سلیمان تو آج تک فلیٹ میں بھری ہوئی مکھیوں میں
ایک مکھی نہیں مار سکا اس نے جیتی جاگتی لڑکی کو کیا ہلاک
تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اب میں اتنا بھی بدذوق نہیں ہوں کہ لڑکی کو ہلاک
دوں۔ جہاں تک مکھیوں کا تعلق ہے تو ظاہر ہے مکھیاں تو بہرحا
دیکھ کر ہی آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی آپ جاتے ہیں فلیٹ
مکھیوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ بہرحال میں چائے لے آتا ہوں

سلیمان نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں گندگی ہوں۔ کیوں"۔
عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو نہیں کہا البتہ آپ مکھیوں سے پوچھ سکتے ہیں"۔
سلیمان نے مڑ کر کہا اور پھر تیزی سے راہداری میں مڑ گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر پہنچ گیا اور سلیمان نے اس کے آنے پر عمران کے ساتھ ساتھ اسے بھی چائے کا کپ دلا دیا۔

"شکریہ سلیمان"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے کمرے سے باہر نکلنے اور اس لڑکی کے آ کر ٹکرانے اور پھر پیچھے دو اوباش ٹائپ آدمیوں کے آنے سے لے کر ساحل سمندر پر جا کر سردار ماجھو سے بات چیت کرنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"جو لڑکی تم سے ٹکرائی تھی وہ مقامی تھی یا غیر ملکی"...... عمران نے کہا۔

"مقامی تھی باس۔ اگر غیر ملکی ہوتی تو میں سردار ماجھو کے پاس کیوں جاتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو یہ لڑکی موتیوں کا بزنس کرتی تھی لیکن روزی راسکل جس لڑکی کی لاش لے آئی ہے وہ کارمن نژاد تھی لیکن جب اس کا میک اپ چیک کیا گیا تو وہ مقامی ثابت ہوئی۔ یہی بات میری سمجھ میں

نہیں آئی کہ ایک مقامی لڑکی پر غیر ملکی میک اپ کر کے وہ لوگ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس ویسے اس ٹونی سے ساری تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ رات کو واپس اپنے ہوٹل جا کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا لیکن آپ کہیں تو میں اسے اغوا کر کے لے آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ اور پھر مجھے فون کر دینا۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

اندھیری رات میں سمندر کی سطح پر مچھلیاں پکڑنے والا ایک بڑا لیکن جدید ٹرالر لہروں پر آہستہ آہستہ ہچکولے لے رہا تھا۔ وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا لیکن اس کی ساری لائٹیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا ایک حصہ بنا ہوا تھا۔ اس ٹرالر کے نچلے حصے میں ایک کمرے میں روشنی تھی اور کمرے میں کرسیوں پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں سے دو ایکریمی اور ایک مقامی تھا۔ مقامی آدمی خاصی عمر کا تھا اور اپنے لباس اور شکل و صورت سے ماہی گیر نظر آتا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میری بیٹی بخیریت تو ہے"...... اچانک اس ماہی گیر نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے تم سے وعدہ کیا ہے اور ہم ہمیشہ وعدہ پورا کیا کرتے ہیں"...... ایک ایکریمی نے سرد لہجے لیکن مقامی زبان میں جواب دیا۔

"وہ ہے کہاں مجھے اس سے ملواؤ تو سہی"...... ماہی گیر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ جب ہمارا کام مکمل ہو جائے گا تو ہم تمہیں نہ صرف تمہارے حصے کی رقم ادا کر دیں گے بلکہ تمہیں ساحل پر اس جگہ اتار دیں گے جہاں تمہاری بیٹی موجود ہے"...... اسی ایکریمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس ماہی گیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے میرا پتہ کیسے حاصل کر لیا ہے۔ میری سمجھ میں تو اب تک یہ بات نہیں آئی"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس ماہی گیر نے کہا تو دونوں ایکریمی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری بیٹی ایک ہوٹل میں جا کر سچے موتیوں کی تھیلی فروخت کر رہی ہو تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں اس بارے میں اطلاع بھی نہ ملے گی اور جب ہمیں اطلاع ملی تو پھر ہمارے آدمیوں نے تمہاری بیٹی کو اغوا کر لیا۔ اس کے بعد تمہاری بیٹی نے خود ہی زبان کھول دی۔ اس طرح ہمیں تمہارے بارے میں علم ہوا اور اب تم ہمارے سامنے موجود ہو"...... اس ایکریمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اس لئے یہ سارا چکر چلایا تھا تاکہ کسی کو اس بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے اور ٹونی نے بھی مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ نہ ہی میری بیٹی کو کچھ ہو گا اور نہ ہی سوائے جوہریوں کے اور کسی کو معلوم ہو گا لیکن ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... اس ماہی گیر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ اتنی زیادہ مقدار میں اصل سچے موتی

فروخت ہونے کے باوجود کسی کو اس بارے میں اطلاع نہ ملے گی تو یہ تمہاری حماقت ہے۔ ہم پوری دنیا میں انہی سچے موتیوں کا ہی کام کرتے ہیں اس لئے جیسے ہی موتیوں کی یہ تھیلی مارکیٹ میں ہر ہفتے پہنچنے لگی تو نہ صرف پاکیشیا بلکہ پوری دنیا میں یہ دھندہ کرنے والے چونک اٹھے۔ پہلے تو یہی سمجھا گیا کہ یہ مصنوعی موتی ہیں لیکن جب ان کا تجزیہ کرایا گیا تو یہ سو فیصد اصل بھی تھے اور اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ انہیں کس پرل فارم سے حاصل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس فارم کا سراغ لگانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ باقی کام ہمارے لئے انتہائی آسان تھا"۔ اس ایکریمی نے کہا۔

"سردار ماجھو تو بتا رہا ہے کہ یہ فارم اس نے نہیں بنایا تو پھر یہ کس نے بنایا ہو گا"...... دوسرے ایکریمی نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"کسی نے بھی بنایا ہو راجر اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے"۔ پہلے ایکریمی نے کہا۔

"سردار ماجھو تم بتا سکتے ہو کیونکہ تمہارا لامحالہ اس سے تعلق ہو گا"۔ راجر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ فارم کس کا ہے۔ یہ فارم حکومت پاکیشیا نے بنایا ہے اور بہت بڑا فارم ہے"...... ماہی گیر نے کہا تو دونوں ایکریمی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"حکومت پاکیشیا نے۔ کیا مطلب۔ حکومت کا ایسے فارمز سے کیا تعلق"...... پہلے ایکریمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حکومت نے اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ہے اور اس سلسلے میں حکومت نے علیحدہ ایک شعبہ قائم کیا ہے اور یہ فارم اس شعبے کے تحت قائم کیا گیا ہے"...... سردار ماجھو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ بہت بڑا فارم ہو گا"...... راجر نے کہا۔

"ہاں بہت بڑا ہے۔ تمہارے تصور سے بھی بڑا"...... سردار ماجھو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو دونوں ایکریمیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ پھر تو سمجھو تم نے اپنی زندگی سنوار لی۔ ظاہر ہے فارم جتنا بڑا ہو گا تمہیں بھی اتنا ہی بڑا حصہ ملے گا۔ ویری گڈ۔ لیکن حکومت تو اس طرح کے کام نہیں کیا کرتی۔ یہ تو بوڑھے ماہی گیروں کے کام ہیں۔ حکومت کیسے یہ فارم قائم کر سکتی ہے"۔ پہلے ایکریمی نے کہا۔

"جیمز اگر یہ فارم حکومت کا ہے تو پھر وہاں سائنسی حفاظتی انتظامات بھی ہوں گے اور ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... راجر نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا واقعی وہاں ایسے انتظامات ہیں"...... جیمز نے سردار ماجھو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ایسے انتظامات وہاں ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ فارمنگ

کے لئے انتہائی قدرتی ماحول چاہئے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک اور اگر وہاں کوئی بھی سائنسی آلہ لگا دیا جائے تو فارمنگ ہی ختم ہو جائے گی"...... سردار ماجھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہے کہ یہ فارم حکومت کا ہے اور اگر یہ حکومت کا ہے تو پھر تمہیں کیسے اس کا علم ہوا اور تم وہاں سے کیسے موتی لے آتے ہو"...... جیمز نے کہا۔

"میرا ہونے والا داماد بشارت وہاں کام کرتا ہے۔ وہ طویل عرصے تک باچان میں فارمنگ کا کام کرنے والوں کے ساتھ کام کر چکا ہے۔ پھر اس کا ایک دوست حکومت کے کسی بڑے آدمی کا ملازم ہے۔ بشارت اس سے ملنے جاتا رہتا ہے اور وہاں فارمنگ کے بارے میں باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ ایک بار اس بڑے افسر نے یہ باتیں سن لیں تو اس نے بشارت سے تفصیل پوچھی کہ سچے موتیوں کی فارمنگ کیسے ہوتی ہے جس پر بشارت نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ پھر اس افسر نے حکومت کے اور بڑے افسروں سے بات کی اور اس طرح حکومت کی طرف سے اس فارمنگ کی اجازت مل گئی اور اس افسر نے بشارت کو اس کا سردار بنا دیا اور اس کی بھاری تنخواہ لگا دی۔ بشارت حکومت کے آدمیوں کے ساتھ کام کرنے لگا۔ اس طرح یہ فارم قائم ہو گیا۔ البتہ بشارت نے اپنے طور پر بھی وہاں علیحدہ تھوڑا سا ہٹ کر ذاتی فارم بھی قائم کر لیا ہے جس کا علم حکومتی افراد کو نہ ہو سکا۔ بشارت کی اصل میں یہ سوچ تھی کہ وہ فارمنگ کر کے

امیر بن جائے لیکن ظاہر ہے وہ اتنا امیر نہ تھا کہ اپنے طور پر یہ کام کر سکتا لیکن حکومت پاکیشیا کے دلچسپی لینے کی وجہ سے اس کا کام آسان ہو گیا۔ یہ جو موتی میری بیٹی فروخت کرتی تھی وہ بشارت کے فارم کے ہوتے تھے۔ بشارت انہیں بذات خود فروخت نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس طرح حکومت تک یہ بات پہنچ سکتی تھی اور اسے سزا ہو جاتی۔ ہوٹل کا مینجر ٹونی اس کا دوست تھا۔ اس نے خود ہی ٹونی سے بات کی تھی اور یہ سارا سلسلہ کیا تھا"...... سردار ماجھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر تو تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اب تم، تمہاری بیٹی اور تمہارے داماد کو اتنی دولت مل جائے گی کہ تم دنیا کے امیر ترین افراد میں شامل ہو جاؤ گے"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی یہی سوچ کر حامی بھری ہے"...... سردار ماجھو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور وہ تینوں چونک پڑے۔ جیمز نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو آرتھر کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس جیمز بول رہا ہوں۔ اوور"...... ایکریمی نے کہا۔

"لائن کلیئر ہو گئی ہے۔ چل پڑو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری طرح چیکنگ کر لی ہے ناں ایسا نہ ہو کہ گھیرے میں

جائیں۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ صبح تک لائن کلیئر ہے۔ بے فکر ہو کر کام کرو لیکن صبح سے پہلے پہلے تم نے واپس چلے جانا ہے۔ اوور"...... آرتھر نے کہا۔

"ارے صبح تو بہت دور ہے۔ ہم نے تو دو تین گھنٹوں میں سارا کام مکمل کر لینا ہے۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیمز نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ سردار ماجھو۔ اب کام کا آغاز کر دیں"...... جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا اور سردار ماجھو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ راجر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔

"عمران صاحب وہ موتی فروخت کرنے والی لڑکی جس پر غیر ملکی میک اپ کیا گیا تھا اس کا کیا ہوا۔ آپ نے پھر بات ہی نہیں کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا بات کرتا۔ وہ سارا سیٹ اپ ہی غائب کر دیا گیا"۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"سیٹ اپ غائب کر دیا گیا۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اس ہوٹل کا مینجر ٹونی اس سارے سیٹ اپ کا مین کردار تھا اور اس لڑکی کو اغوا کرنے والے کسی راجو گروپ کے آدمی تھے۔ میں نے ٹائیگر کے ذمے لگایا تھا کہ اس ٹونی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ تاکہ اس سے مزید معلومات حاصل ہو سکیں لیکن بعد میں ٹائیگر نے بتایا کہ ٹونی اور راجو گروپ کے ان دونوں آدمیوں کی لاشیں مختلف ویران علاقوں میں پڑی ملی ہیں اور ان کے قاتلوں کا باوجود کوشش کے کسی طرح پتہ نہ چل سکا۔ اس طرح سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو گیا یا کر دیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"اس لڑکی کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کون تھی"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ ایک بوڑھے ماہی گیر سردار ماجھو کی اکلوتی بیٹی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے بتایا تھا کہ ٹائیگر جا کر اس سردار ماجھو سے ملا ہے۔ اس کی تو لڑکی ہی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ یہ سردار ماجھو نہیں ہے۔ وہ ماہی گیروں کی بستی کا سردار ہے جبکہ یہ سردار ماجھو قریب ہی ایک چھوٹے سے جزیرے پر رہنے والے ماہی گیروں کا سردار تھا اور اتفاق سے دونوں کے ہی نام ماجھو

تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر اس سردار ماجھو سے تو معلومات حاصل ہو سکتی تھیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سردار ماجھو کی بھی لاش سمندر میں تیرتی ہوئی ملی ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ماہی گیروں نے ہی اس کی لاش دیکھا تھا البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ اس سردار ماجھو کو کچھ روز پہلے ایکریمیوں کے ساتھ ساحل پر باتیں کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا ا بس"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی گہری سازش ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سازش کیا ہونی ہے۔ جواہرات کی سمگلنگ کا چکر ہو گا۔ ایسے کاموں میں تو یہ سب کچھ ہوتا ہی رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ جو موتی فروخت کئے جاتے تھے سمگل شدہ ہوتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے اب وہ لڑکی خود تو موتی تیار کرنے سے رہی"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے یہاں"...... دوسری

طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اگر آپ نے کوئی انعام وغیرہ دینا ہے تو پھر موجود ہے اور اگر کوئی وصولی کرنی ہے تو پھر وہ یہاں کیا کہیں بھی موجود نہیں ہے"۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"میرے آفس پہنچو ابھی اسی وقت"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر اطمینان سے چائے کی پیالی اٹھا لی۔

"کیا ہوا آپ جا نہیں رہے"...... بلیک زیرو نے عمران کے رویئے پر حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ عمران اس انداز میں بیٹھا تھا جیسے اس کا جانے کا سرے سے ارادہ ہی نہ ہو۔

"کیسے جاؤں کار میں پٹرول نہیں ہے۔ کمزوری کی وجہ سے ٹانگوں میں سکت نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کار میں پٹرول نہ ہونے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ کمزوری سے ٹانگوں میں سکت نہ ہونے کا کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا نے اپنے مطالبات کی وصولی کے سلسلے میں ہڑتال کر رکھی ہے اور میری جیبیں خالی ہیں اس لئے بس فاقے ہی فاقے ہیں اور تم بھی صرف چائے پر ہی ٹرخا دیتے ہوئے۔ کمزوری تو ہونی ہی ہے"...... عمران نے جواب دیا

"پھر تو سلیمان خود بھی اب تک خاصا کمزور ہو چکا ہو گا"۔ بلیک

زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"وہ کیوں کمزور ہو گا۔اس نے بھوک ہڑتال نہیں کر رکھی صرف ہڑتال کر رکھی ہے۔خود وہ بیٹھا سارا دن یہی کام کرتا رہتا ہے کہ نئی سے نئی چیزیں پکاتا رہے اور خود کھاتا رہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ایسا کریں کہ ویگن پر بیٹھ کر چلے جائیں۔ ویگن کا کرایہ میں دے دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ماشاء اللہ اتنی سخاوت۔ کمال ہے اس دور میں بھی اتنی سخاوت کرنے والے موجود ہیں"...... عمران نے حیرت ظاہر کرنے کے لئے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار شرمندہ ہو کر ہنس پڑا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران وہاں سے روانہ ہو چکا ہے"۔ سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"روانہ ہونے والا ہے جناب ابھی روانگی کے سلسلے میں مذاکرات ہو رہے ہیں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"مذاکرات۔ کیسے مذاکرات"...... سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کار میں پٹرول نہیں ہے اور کمزوری کی وجہ سے ٹانگوں میں سکت نہیں ہے اور جناب طاہر صاحب جیسے سخی آدمی سے واسطہ پڑ گیا ہے اس لئے وہ انتہائی سخاوت یہی کر سکتے ہیں کہ مجھے ویگن کا کرایہ دے دیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ویگن پر سفر کرنے سے پہلے لائف انشورنس کرانی پڑتی ہے اور انشورنس کمپنی والے ویگن کا نام سنتے ہی پریمیم اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ اتنے پریمیم میں نئی ویگن آ سکتی ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تو تم نہیں آ رہے۔یہی مطلب ہوا ناں"...... سر سلطان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ان کے لہجے میں شدید ناراضگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"اوہ جناب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ بلائیں اور میں نہ آؤں لیکن وہ پٹرول اور کمزوری"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میری بات کا یہی اثر رہ گیا ہے"۔ سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب سر سلطان کو واقعی ریٹائر ہو جانا چاہئے۔ بچوں کی طرح روٹھنا شروع کر دیتے ہیں۔ بہرحال تم انہیں فون کر کے کہہ دو کہ میں باوجود کار میں پٹرول اور ٹانگوں میں سکت نہ ہونے کے روانہ ہو رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار سیکرٹریٹ کی مخصوص پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے سرسلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع و خضوع سے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ"...... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب اتنا بھی کیا غصہ کہ آپ نے دعائیں دینی ہی بند کر دی ہیں حالانکہ اس دور میں صرف دعائیں ہی مفت دی جا سکتی ہیں"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ سرسلطان کی میز کی سائیڈ میں ایک بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ اعظم خان صاحب ہیں۔ یہ وزارت معدنیات میں سیکنڈ سیکرٹری ہیں اور اعظم خان صاحب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران ہے۔ اسے فضول باتیں کرنے کا مرض ہے اس لئے آپ اس کی باتوں کا برا نہ منائیں"...... سرسلطان نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی اعظم خان صاحب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"مجھے پریذیڈنٹ ہاؤس ایک انتہائی اہم میٹنگ میں جانا ہے اس

لئے مجھے اجازت اور اعظم خان صاحب آپ پوری تفصیل سے سب کچھ عمران کو بتا دیں اور پھر بے فکر ہو جائیں"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تشریف رکھیں جناب تاکہ میں بھی بیٹھ سکوں کیونکہ پیدل چلتے چلتے اب میری ٹانگوں میں جو تھوڑی بہت سکت موجود تھی وہ بھی ختم ہو چکی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اعظم خان سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح کرسی پر دھم سے بیٹھا جیسے وہ بیٹھنے کی بجائے گر پڑا ہو۔ اعظم خان کا چہرہ حیرت کی شدت سے اب اس حد تک بگڑ چکا تھا کہ شاید اب مزید بگڑنے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی تھی لیکن وہ کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

"آپ تو اس طرح مجھے دیکھ رہے ہیں جناب جیسے دولہا رونمائی کے وقت اپنی دلہن کو دیکھتا ہے اور بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ تصویر تو پری کی دکھائی گئی تھی لیکن نکاح کسی چڑیل سے پڑھوایا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا آپ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں"...... اعظم خان کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سرسلطان اب اس بڑھاپے میں جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اعظم خان بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ وہ۔ وہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ بہرحال یہ فائل دیکھیں"۔ اعظم خان نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔ شاید انہوں نے ایسا اپنی جان چھڑانے کے لئے کیا تھا۔ عمران نے فائل اٹھائی، اسے کھولا اور پھر منہ بناتے ہوئے بند کر دی۔

"یہ تو انگریزی میں ہے جبکہ میں تو اردو بھی نہیں پڑھ سکتا۔ آپ کو اسے پڑھ کر مجھے بتانا پڑے گا لیکن انگریزی نہیں بلکہ اس کا ترجمہ"...... عمران نے کہا تو اعظم خان کا چہرہ واقعی دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ اب وہ حیرت کی اس انتہا پر پہنچ چکے تھے کہ شاید ان کی زبان ہی بند ہو گئی تھی۔ اب وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو مسلسل دیکھے چلے جا رہے تھے۔

"اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے جناب۔ کیا نمائندہ خصوصی ان پڑھ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں وہ۔ وہ۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... اعظم خان کے منہ سے مسلسل یہ فقرہ بار بار نکلنے لگا تو عمران سمجھ گیا کہ اب پانی واقعی سے گزر چکا ہے۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اعظم خان صاحب آپ پہلے مجھے زبانی طور پر کچھ بتائیں تاکہ مجھے سیاق و سباق کا علم سکے اس کے بعد میں فائل بھی پڑھ لوں گا ورنہ بغیر پس منظر کے فائل

پڑھنے سے مجھے بات واضح طور پر سمجھ نہ آئے گی"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ جیسا کہ سر سلطان صاحب نے بتایا ہے کہ میرا تعلق معدنیات سے ہے۔ میرے پاس ایک نجی ملازم ہے جس کا نام حیات ہے۔ حیات کا تعلق ماہی گیروں کے خاندان سے ہے۔ اس کے بچپن میں ہی اس کا باپ فوت ہو گیا تھا۔ اس کے باپ نے ماہی گیروں سے باہر کسی خاندان میں شادی کی ہوئی تھی اس لئے حیات کے باپ کے فوت ہونے پر ماہی گیروں نے اسے تو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اس کی ماں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس پر اس کی ماں اسے لے کر ہمارے پاس ملازمت کرنے لگی اور اس طرح حیات ہمارے گھر میں ہی پلا بڑھا۔ وہ البتہ اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے رشتہ داروں کو ملنے جاتا رہتا تھا اور اس کے رشتہ دار بھی اس سے ملنے آتے رہتے تھے"...... اعظم خان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اب یہ آنا جانا رک گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں آپ کو تفصیل بتا رہا ہوں کیونکہ اس تفصیل کے بغیر آپ واقعی اصل معاملے کو نہ سمجھ سکیں گے"...... اعظم خان نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فرمائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس حیات سے ایک ماہی گیر لڑکا بشارت ملنے آنے لگا۔ حیات نے بتایا کہ بشارت طویل عرصہ باچان میں رہا ہے اور اب واپس پاکیشیا آیا ہے۔ ایک روز بشارت اور حیات باتیں کر رہے تھے کہ میں نے ان کی باتیں سن لیں۔ وہ سچے موتیوں کی فارمنگ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے"...... اعظم خان نے کہا تو عمران بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک آ گئی تھی۔

"سچے موتیوں کی فارمنگ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی آپ کی طرح اس بات پر چونکا تھا۔ میں نے اس بشارت کو بلا کر اس سے تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ قدیم دور سے ماہی گیر سچے موتیوں کی فارمنگ کرتے چلے آ رہے ہیں لیکن اس کا راز سینہ بہ سینہ چلتا ہے اس لئے عام آدمی تو ایک طرف عام ماہی گیروں کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ بشارت نے بتایا کہ وہ باچان میں ایک ایسے ماہی گیر کے پاس ملازم رہا ہے جو سچے موتیوں کی فارمنگ کرتا تھا۔ پھر وہ ماہی گیر اچانک فوت ہو گیا تو بشارت نے اس کے موتی اٹھائے اور پاکیشیا آ گیا لیکن راستے میں یہ موتی اس سے چوری کر لئے گئے۔ میرے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ راز ہے البتہ دنیا بھر کے سمندروں میں ہزاروں جگہوں پر پرل فارمنگ کی جاتی ہے اور کی جا رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس فارمنگ کا راز

جاننے والے مخصوص قسم کی سیپیوں کو تلاش کرتے ہیں اور پھر سمندر کی انتہائی گہرائی میں ایسی تہیں تلاش کرتے ہیں جہاں مخصوص قسم کی جڑی بوٹیاں موجود ہوں۔ پھر ان سیپیوں کو وہاں رکھا جاتا ہے اور ان کی نرسری بنائی جاتی ہے۔ اس طرح کافی تعداد میں جب یہ سیپیاں تیار ہو جاتی ہیں اور ایک مخصوص انداز میں بارش کے پانی کے قطروں سے انہیں بارآور کیا جاتا ہے اور پھر انہیں مخصوص گہرائی اور مخصوص علاقے میں پالا جاتا ہے اور اگر درست طور پر انہیں بارآور کیا جائے اور انہیں درست ماحول مل جائے تو سو میں سے ستانوے سیپیاں انتہائی قیمتی قدرتی موتیوں کی حامل ہو جاتی ہیں۔ یہ موتی بے حد قیمتی ہوتے ہیں اور ان موتیوں کی مارکیٹ میں انتہائی مانگ ہے اس لئے ایسے ماہی گیر اگر فارمنگ میں کامیاب ہو جائیں تو بے حد امیر ہو جاتے ہیں"...... اعظم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس بارے میں سنا تو ضرور تھا لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی اور نہ ہی ایسا کوئی آدمی آج تک مل سکا ہے کہ جو یہ راز جانتا ہو۔ بہرحال پھر کیا ہوا"...... عمران نے پوری دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بشارت سے پوچھا کہ کیا وہ یہ راز جانتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہاں وہ یہ راز جانتا ہے۔ وہ باچان میں پرل فارمنگ کرتا رہا ہے لیکن اس کے لئے بے حد وسیع سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔

بڑے سٹیمر، غوطہ خوری کے جدید ترین لباس اور ایسے ہی بے شمار اخراجات ہوتے ہیں اس لئے وہ باجود جاننے کے یہ کام نہیں کر سکتا۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر کوئی اس کام میں سرمایہ لگائے تو کیا وہ یہ کام کرے گا تو اس نے جواب دیا کہ عام طور پر ماہی گیر دوسروں کے سرمائے پر ہی یہ کام کرتے ہیں لیکن بعد میں سرمایہ کار پارٹیاں انہیں علیحدہ کر دیتی ہیں اور تمام پیداوار پر خود قبضہ کر لیتی ہیں یا پھر موتی ڈاکو موتی اڑا لے جاتے ہیں"...... اعظم خان نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"موتی ڈاکو کا کیا مطلب ہوا۔ موتی چُور تو ہوتے ہیں یہ موتی ڈاکو کیا سائنسی اصطلاح ہے"...... عمران نے کہا۔

"موتی چُور تو ایک خاص قسم کے لڈو کو کہتے ہیں۔ بہرحال میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ دنیا میں چھوٹی چھوٹی ایسی پارٹیاں موجود ہیں جو پرل فارمنگ پر ڈکیتی کرتی ہیں لیکن ایک تنظیم تو بین الاقوامی سطح پر یہ کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا نام پرل پائریٹ یعنی موتی ڈاکو ہے۔ بشارت کے مطابق یہ ایکریمیا کی تنظیم ہے۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ اگر حکومت پاکیشیا اس پر سرمایہ لگائے اور مکمل تحفظ دے تو کیا وہ یہ کام کرے گا۔ اس پر وہ رضامند ہو گیا اور میں نے ایک منصوبہ تیار کر کے اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کر دیا۔ اس منصوبے کے تحت اگر وسیع پیمانے پر پرل فارمنگ کی جائے تو اس سے حاصل ہونے والے موتیوں کی فروخت سے ملکی دولت میں

بیش بہا اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اس طرح یہ مسلسل اور کثیر تعداد میں حاصل ہونے والی دولت پاکیشیا کے انتہائی مفاد میں ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ بہرحال طویل صلاح مشورے اور ترامیم کے بعد میرا یہ منصوبہ منظور کر لیا گیا۔ اس پرل فارمنگ منصوبے کو بچانے کے لئے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا اور اس کے لئے نیوی میں علیحدہ سیکشن بنایا گیا جسے پرل سیکشن کہا جاتا ہے اور بشارت نے اس پر کام شروع کر دیا۔ پاکیشیا کی سمندری حدود کے قریب ایک دور دراز علاقے میں بہت تلاش کے بعد وہ خاص جگہ تلاش کی گئی اور پھر بشارت کی مدد سے سیپیاں تلاش کی گئیں۔ ان کی نرسری قائم ہوئی اور نرسری بے حد کامیاب رہی۔ اس کے بعد اس نرسری کی مدد سے خاصے بڑے پیمانے پر فارمنگ کی گئی اور الحمدللہ یہ فارمنگ بے حد کامیاب رہی اور پاکیشیا کو ان موتیوں کی وجہ سے انتہائی کثیر زرمبادلہ ملا۔ دو سالوں سے یہ کام اطمینان بھرے انداز میں چل رہا تھا اور اس پلان کی وجہ سے مجھے بھی حکومت نے خصوصی ایوارڈ سے نوازا اور بشارت کو بھی بے حد فائدہ ہوا لیکن اس نے اپنی کمائی باچان کے کسی بینک میں رکھ دی کیونکہ وہ باچان جانے کا بے حد خواہش مند تھا"...... اعظم خان نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"تو اب پرابلم کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"دو روز پہلے پوری فارمنگ ہی خالی کر دی گئی ہے۔ ایک سیپی بھی نہیں چھوڑی گئی اور سب سے بڑا ظلم یہ ہوا ہے کہ بشارت کو

بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کارروائی اس مجرم تنظیم پرل پائریٹ کی ہے"....... اعظم خان نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتائیں کہ بشارت کو کہاں ہلاک کیا گیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" مجھے اس سلسلے میں تھوڑی سی مزید تفصیل بتانی پڑے گی۔ بشارت یہاں کے ایک ماہی گیروں کے جزیرے پر رہتا تھا۔ اس جزیرے کے سردار کا نام سردار ماجھو ہے"....... اعظم خان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" ماہی گیروں کی بستی یا ماہی گیروں کا جزیرہ"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ساحل پر ماہی گیروں کی بستی بھی ہے اور ایک قریبی جزیرے پر بھی ماہی گیر رہتے ہیں۔ میں جزیرے کی بات کر رہا ہوں لیکن آپ نے کیوں خاص طور پر یہ بات پوچھی ہے"....... اعظم خان نے کہا۔

" اس لئے کہ ماہی گیروں کی بستی کے سردار کا نام سردار ماجھو ہے اور جزیرے کے سردار کا نام بھی ماجھو ہے"....... عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ بشارت کی وجہ سے مجھے ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے کہ ماہی گیروں کی بستی کے سردار کا نام بھی ماجھو ہے اور جزیرے کے سردار کا نام بھی ماجھو ہے۔ اسے اتفاق ہی سمجھے البتہ ماہی گیروں کی بستی کے سردار ماجھو کے دو بیٹے ہیں اور کوئی بیٹی

نہیں ہے جبکہ جزیرے کے سردار ماجھو کی صرف ایک بیٹی ہے جس کا نام بھاگی ہے اور یہ بھاگی بشارت کی منگیتر ہے اور سردار ماجھو ویسے بھی بشارت کا رشتے دار لگتا ہے۔ اس سردار ماجھو کی لاش سمندر میں بہتی ہوئی ماہی گیروں کو ملی۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ اس کی لڑکی بھاگی کی لاش تھانہ اے ڈویژن سے دستیاب ہوئی ہے۔ تھانے والوں نے اس کی تصویر اخبار میں شائع کرائی تاکہ اس کی شناخت ہو سکے اور پھر ماہی گیروں سے سیپیاں خرید کرنے والے ایک تاجر نے جو سردار ماجھو اور اس کی بیٹی کو جانتا تھا اسے پہچان لیا۔ اس طرح تھانے میں اس بھاگی کی شناخت ہوئی۔ تھانے والوں نے بتایا کہ اس لڑکی کی لاش سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی طرف سے ان کی تحویل میں دی گئی تھی۔ اس کے بعد بشارت کی لاش بھی ساحل سمندر پر پڑی ہوئی ملی۔ اسے بھی گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے"۔ اعظم خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس بات کا علم کیسے ہوا کہ اس فارمنگ پر ڈاکہ پرل پائریٹ نے مارا ہے۔ یہ کام بشارت بھی تو کر سکتا تھا"....... عمران نے کہا۔

" سردار ماجھو کو اس وقوعہ سے ایک روز پہلے ساحل پر دو ایکریمیوں کے ساتھ دیکھا گیا اور پھر وہ ایک لانچ میں ان دو ایکریمیوں کے ساتھ سمندر میں گیا اور اس کے بعد اس کی لاش ملی ہے اس لئے خیال یہ ہے کہ یہ واردات اس پرل پائریٹ نے ہی کی

ہے"...... اعظم خان نے جواب دیا۔

"کیا اس سردار ماجھو کو اس سپاٹ کا علم تھا جہاں فارمنگ کی گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں بشارت اپنے ہونے والے سسر اور منگیتر کو کئی بار وہاں لے گیا تھا۔ چونکہ بشارت اس تمام سیکشن کا ایک لحاظ سے روح رواں تھا اس لئے اس پر سختی بھی نہ کی جا سکتی تھی اور کسی کو یہ تصور تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... اعظم خان نے جواب دیا۔

"کیا اس بشارت سے حکومت کے کسی آدمی نے اس فارمنگ کے بارے میں کچھ نہیں سیکھا"...... عمران نے کہا۔

"سیکھا ہے لیکن ظاہر ہے جو مہارت بشارت کو حاصل تھی وہ ان لوگوں کو تو نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اب حکومت دوبارہ فارمنگ کرنے کا پلان بنا رہی ہے لیکن اس میں طویل عرصہ چاہئے"۔ اعظم خان نے کہا۔

"تو آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ اس تنظیم کا خاتمہ کیا جائے کیونکہ جب کثیر سرمایہ لگا کر دوبارہ فارمنگ ہو گی تو وہ لوگ دوبارہ اسے لوٹ سکتے ہیں۔ اس پر حکومت نے یہ فائل سر سلطان کو بھیج دی اور سر سلطان نے مجھے کال کیا اور پھر مجھ سے حالات پوچھنے کے بعد انہوں نے آپ کو کال کیا"...... اعظم خان نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"کیا وہاں کوئی حفاظتی انتظامات موجود تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہی تو اصل پرابلم ہے۔ ایک تو وہ سپاٹ کھلے سمندر میں ہے۔ قریب کوئی جزیرہ بھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ فارمنگ خالصتاً قدرتی ماحول میں ہوتی ہے۔ اگر وہاں زیادہ لوگ یں جائیں یا کوئی سائنسی حفاظتی اقدامات کئے جائیں تو پانی میں سائنسی ریز کی ملاوٹ ہو جاتی ہے اور قدرتی ماحول ختم ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں فارمنگ ناکام ہو جاتی ہے"...... اعظم خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سپاٹ کی نشاندہی کیسے کی جاتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ساحل سے سمت اور فاصلہ طے شدہ ہوتا ہے۔ اس فاصلے اور سمت کی بنیاد پر"...... اعظم خان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس فائل میں کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس فائل میں انہی باتوں کی تفصیل ہے"...... اعظم خان نے جواب دیا۔

"اس تنظیم کا سراغ کیسے لگ سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... اعظم خان نے بے بسی کے سے انداز میں کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ یہ فائل چھوڑ جائیں میں سیکرٹ سروس ک
چیف کو تمام حالات بھی بتا دوں گا اور یہ فائل بھی انہیں پہنچا دوں
اس کے بعد وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں یہ ان کا کام ہے"...... عمران
کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... اعظم خان نے کہا اور اس کے سا
ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اعظم خا
عمران سے مصافحہ کر کے واپس چلا گیا تو عمران نے دوبارہ کرسی
بیٹھ کر فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

ٹائیگر سٹار ہوٹل کے ہال میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا مشروب پینے میں مصروف تھا۔ ایک پارٹی سے اس کی یہاں ملاقات طے تھی لیکن مقررہ وقت گزرے پندرہ منٹ ہو چکے تھے لیکن ابھی تک وہ پارٹی نہ پہنچی تھی اور ٹائیگر نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر مشروب کی بوتل ختم ہونے تک وہ پارٹی آ گئی تو ٹھیک ورنہ وہ اٹھ کر چلا جائے گا کہ ویٹر تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"جناب فون روم میں آپ کی کال ہے"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ سٹار ہوٹل وہ اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں کا تمام عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اچھا میں آ کر پیمنٹ کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور مشروب کی آدھی بوتل میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی سائیڈ پر بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔

"یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھا کر کہا۔

"جونی بول رہا ہوں ٹائیگر۔ آئی ایم سوری تمہیں انتظار کرنا پڑا۔ جس پارٹی کا کام تھا میں اس کی طرف سے پیمنٹ کے انتظار میں تھا لیکن ابھی اس کی کال آئی ہے اس نے اب کام نہیں کرانا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ تم مزید انتظار نہ کرتے رہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کام کیا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کسی غیر ملکی کو ٹریس کرنے کا کام تھا۔ لیکن تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ جب تک پیمنٹ نہ مل جائے میں تفصیل میں نہیں جایا کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ اٹھا اور فون روم سے نکل کر وہ واپس اپنی سیٹ کی طرف بڑھنے لگا کیونکہ اس ہوٹل میں کاؤنٹر پر پیمنٹ کا رواج نہ تھا بلکہ ویٹر کو بل کی ادائیگی کرنی پڑتی تھی۔ ٹائیگر ابھی سیٹ پر جا کر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں ہال کے مین دروازے پر پڑیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے سے روزی راسکل داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی اور وہ اس انداز میں چل رہی تھی جیسے کوئی بڑا بدمعاش چلتا ہے اور ٹائیگر اس کا یہ انداز دیکھ کر مسکرا دیا۔ لیکن اسی لمحے شاید روزی راسکل کی نظریں

بھی ٹائیگر پر پڑ گئیں تو وہ بے اختیار چونکی اور پھر تیزی سے چلتی ہوئی ٹائیگر کی طرف آنے لگی۔

"تم یہاں بیٹھے ہو اور میں تمہیں سارے دارالحکومت میں تلاش کر کے ہلکان ہوتی رہی ہوں"...... روزی راسکل نے بڑے اطمینان سے سائیڈ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں تلاش کرتی رہی ہو۔ وجہ"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ تمہیں بتا سکوں کہ تمہاری وجہ سے مجھے کتنی پریشانی اٹھانی پڑی ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"میری وجہ سے۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر میں تم سے ملنے تمہارے اس گندے سے ہوٹل میں نہ جاتی تو مجھے خواہ مخواہ کی پریشانیاں تو نہ اٹھانی پڑتیں۔ پھر وہ تمہارا احمق استاد اور اس کا اکڑا ہوا ڈیڈی یہ سب عجیب لوگ ہیں۔ میرا کئی بار دل چاہا تھا کہ تمہارے استاد اور اس کے ڈیڈی کو بتا دوں کہ روزی راسکل کون ہے لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ وہ تمہارا استاد اور اس کا ڈیڈی ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"یس مس"...... ویٹر نے قریب آکر کہا۔

"کافی لے آؤ جلدی"...... روزی راسکل نے کہا اور ویٹر سر ہلاتا واپس مڑ گیا۔

"سنو"...... ٹائیگر نے ویٹر سے کہا تو ویٹر مڑ آیا۔
"یس سر"...... ویٹر نے کہا۔
"میرے لئے نہ لے آنا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔
"کیوں کیا تم میرے ساتھ کافی بھی نہیں پی سکتے۔ کیا مطلب کیا میں کوڑھی ہوں"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"جاؤ اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو"...... ٹائیگر نے روزی راسکل کو جواب دینے کی بجائے ویٹر سے کہا اور ویٹر سرہلاتا ہوا مڑ گیا۔
"سنو آئندہ اگر تم نے عمران صاحب کے لئے لفظ احمق استعما کیا یا ان کے ڈیڈی کے بارے میں کوئی نازیبا بات کی تو دو سانس نہ لے سکو گی سمجھیں۔ یہ میری طرف سے لاسٹ اور فا وارننگ ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو روزی راس بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"تم غصے میں زیادہ اچھے لگنے لگ جاتے ہو۔ بہرحال میں تم بتا رہی ہوں کہ جب کیس پولیس کو دے دیا گیا تو میں نے ضمانت کرا لی لیکن یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ میں تم ملنے گئی تھی"...... روزی راسکل نے کہا۔
"میں نے تمہاری منت تو نہ کی تھی کہ تم مجھ سے ملنے آؤ او بھی سن لو کہ میں کسی سے اپنے رہائشی کمرے میں ملنا پسند بھی کرتا اور تم سے تو کسی جگہ پر بھی ملنا مجھے پسند نہیں ہے اس لئے کافی پیو میں جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا

الجھنے لگا۔
"بیٹھ جاؤ۔ میری ایک بات غور سے سن لو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا استاد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور تم بھی اپنے آپ کو بڑے تیس مار خان سمجھتے ہو لیکن میں جانتی ہوں کہ تم ...ں کتنے پانی میں ہو اس لئے ضمانت کے بعد میں نے اس لڑکی کی ...ے پر کام کیا۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ ٹونی اور راجہ گروپ کے ان ...دمیوں کی بھی لاشیں مل چکی ہیں جنہوں نے اس لڑکی کو اغوا کر ...یا تھا لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ لڑکی ماہی گیروں کے سردا ماجھو کی بیٹی تھی اور یہ بھی سن لو کہ سردار ماجھو کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس لڑکی کے منگیتر بشارت کو بھی اور یہ کام ایکریمیوں نے کیا ہے"...... روزی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا تو کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا ٹائیگر ایکریمیوں کی بات سنتے ہی تیزی سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار دلچسپی کے تاثرات ابھرے تھے۔
"ایکریمیوں سے تمہاری کیا مراد ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ایکریمی ایکریمی ہی ہوتے ہیں جیسے ہم دونوں پاکیشیائی ہیں"۔ روزی راسکل نے اس انداز میں جواب دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ تم جیسے احمق کو سمجھانا بھی بے حد مشکل کام ہے۔
"سردار ماجھو سے میں مل چکا ہوں اس کی تو کوئی بیٹی ہی نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑی۔

"یہی تو فرق ہے تم میں اور مجھ میں۔ تم یقیناً ماہی گیروں کی بـ
کے سردار ماجھو سے ملے ہو گے"...... روزی راسکل نے ہنستے ہو۔
کہا۔

"ہاں کیوں۔ وہی تو ماہی گیروں کا سردار ماجھو ہے"...... ٹائـ
نے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا کیونکہ غیر ملکیوں بـ
ایکریمیوں کے بارے میں سن کر اسے اس سارے سلسلہ میں خاص
دلچسپی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"میں بھی پہلے وہیں گئی تھی لیکن پھر وہاں سے معلوم ہوا کہ ما
گیروں کے جزیرے کے سردار کا نام بھی ماجھو ہے اور اس کی ایک
لڑکی ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختـ
ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن میز پر لگا دـ
اور واپس چلا گیا۔

"پھر کیا ہوا"...... ٹائیگر نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ایک شرط پر بتا سکتی ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ کافی پیو"
روزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ پیالی بنا کر مجھے دو اور تم اپنے لئے اور مـ
لو"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس
چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ویٹـ
بلایا اور اسے ایک کپ کافی مزید لانے کا کہا۔ ویٹر نے سوالیہ نظر

ـہ ٹائیگر کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلایا اور ویٹر زیر
ـب مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ روزی نے کافی کا کپ تیار کر کے
ـے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔

"تم بولتی جاؤ۔ بولتی رہتی ہو تو مجھے غصہ نہیں آتا"...... ٹائیگر
نے کہا تو روزی ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پولیس نے اس لڑکی کی تصویر اخبار میں
شائع کرائی تو اسے شناخت کر لیا گیا کہ یہ سردار ماجھو کی اکلوتی بیٹی
ہاگی ہے۔ اسی وجہ سے میں سردار ماجھو سے ملنے گئی تھی کہ اس سے
اس لڑکی کی ہلاکت کے بارے میں معلوم کر سکوں لیکن وہاں تو
پوزیشن ہی بدلی ہوئی تھی۔ پتہ چلا کہ سردار ماجھو دو ایکریمیوں کے
ساتھ لانچ میں بیٹھ کر سمندر میں گیا اور پھر اس کی لاش سمندر میں
بہتی ہوئی ماہی گیروں کو ملی۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور یہ
بھی بتایا گیا کہ ساحل پر بھی اسے دو ایکریمیوں کے ساتھ باتیں کرتے
دیکھا گیا تھا اور ہاں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس لڑکی کا منگیتر کوئی
بشارت نامی لڑکا تھا جو طویل عرصہ تک باچان رہ کر واپس آیا تھا۔
اس کی بھی لاش ساحل سمندر سے ملی ہے"...... روزی راسکل نے کہا
اور پھر وہ خاموش ہو گئی کیونکہ ویٹر نے کافی کے برتن دوبارہ میز پر
لگانا شروع کر دیئے تھے اور ویٹر کے جانے کے بعد اس نے اپنے لئے
کافی بنانی شروع کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہو ہی سبز قدم۔ جہاں جاتی ہو وہاں

زخمی اور لاشیں ہی تمہیں ملنا شروع ہو جاتی ہیں"۔ ٹائیگر ۔ مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم مجھے سبز قدم کہہ رہے ہو۔ مطلب ۔ منحوس جبکہ میں نہیں تم سبز قدم ہو کیونکہ وہ لڑکی بے چاری تم ۔ ٹکرانے کے نتیجے میں مری۔ اس کا منگیتر ہلاک ہوا اور اس کے بار کو ہلاک کر دیا گیا۔ مجھے حوالات میں رہنا پڑا۔ ضمانت کرانی پڑی ا تم مجھے سبز قدم کہہ رہے ہو"...... روزی راسکل نے ٹائیگر کی تو کے عین مطابق بھڑک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا چھوڑو اس بات کو لیکن اس لڑکی کے پاس موتی کہاں ۔ آئے تھے جنہیں وہ ہوٹل میں فروخت کرتی تھی"...... ٹائیگر ۔ مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی تو معلوم کرنے میں گئی تھی اور میں نے معلوم کر لیا ہے یہ موتی اسے ہر ہفتے اس کا منگیتر بشارت ہی دیتا تھا۔ بشارت ٹونی دوست تھا اور بشارت کسی سرکاری محکمے میں کام کرتا تھا اس لئے ا انہیں خود فروخت نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ اس لڑکی کو بھیج تھا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اور وہ بشارت یہ موتی کہاں سے لے آتا تھا۔ کیا چوری کر تھا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چوری ہی کرتا ہو گا اور کیا۔ اسی لئے تو سب مارے گئے "۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک

تمہارا مطلب ہے کہ وہ ایکریمین ان موتیوں کے مالک تھے ے انہوں نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے ے کر کہا۔

تم بالکل ہی احمق ہو۔ سر سے پاؤں تک احمق۔ ایکریمیوں کو رارت ہے کہ وہ ماہی گیروں کے جزیرے پر جا کر موتی رکھیں کہ ماہی گیر انہیں چوری کر سکے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ے کہا۔

تو پھر وہ یہ موتی کہاں سے حاصل کرتا تھا"...... ٹائیگر نے الجھے ے لہجے میں کہا۔

مجھے کیا معلوم۔ تم تو مجھ سے اس طرح پوچھ رہے ہو جیسے میں ے ساتھ ساتھ رہتی ہوں۔ ارے ہاں ایک بات تو میں بتانا ہی گئی ہوں۔ ٹھہرو ایک منٹ"...... روزی راسکل نے کہا اور پھر نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بیج نکالا اور ٹائیگر کی طرف یا۔

یہ دیکھو یہ کیا ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے وہ اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ نیلے رنگ کے اس بیج پر ایک سیپ یر تھی جس کے نیچے دس بارہ موتی اس طرح رکھے ہوئے تھے رغی کے نیچے انڈے رکھے ہوتے ہیں، اور ان کے نیچے الفاظ ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے غور سے ان الفاظ کو دیکھنا شروع کر

دیا۔
"پرل پائریٹ۔ ٹی ایس"...... ٹائیگر نے رک رک کر اا
کو پڑھتے ہوئے کہا۔
"پڑھ تو میں نے بھی لیا تھا لیکن اس کا مطلب کیا ہوا"۔
راسکل نے کہا۔
"یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے"...... ٹائیگر نے اس کی
جواب دینے کی بجائے بیج کو الٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسری
دو ہندسے ابھرے ہوئے تھے جنہیں ملا کر پڑھا جائے تو ایک
سے بارہ اور دوسری طرف سے اکیس بنتا تھا۔
"یہ سردار ماجھو کی جیب سے ملا ہے"...... روزی نے کہا۔
"سردار ماجھو کی جیب سے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اس
کی تلاشی لی تھی"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔
"میرے پہنچنے تک تو دوسرا دن بھی ہو چکا تھا۔ ماہی گیروں
کی جیب سے ملا تھا اور میں نے ان سے ایک ہزار کے بدلے م
لیا۔ مجھے یہ اچھا لگا تھا"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر ۔
جیب میں ڈال لیا۔
"نہیں۔ یہ میرا ہے۔ مجھے واپس دو"...... روزی راسَ
چونک کر غصیلے لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر نے جیب سے ہزار ا
نوٹ نکالا اور روزی کے سامنے رکھ دیا۔
"یہ اٹھاؤ ایک ہزار روپیہ اور جاؤ"...... ٹائیگر نے سرد۔

تو تم مجھے بھکارن سمجھ رہے ہو۔ نکالو میرا بیج ورنہ"...... روزی
اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا تو ہال میں موجود افراد چونک کر ان کی
دیکھنے لگے۔
میں کہہ رہا ہوں ایک ہزار روپیہ لو اور جاؤ"...... ٹائیگر نے
تے ہوئے کہا۔
نہیں۔ میرا بیج واپس دو ابھی اور اسی وقت ورنہ"...... روزی
ل واقعی لڑنے بھڑنے پر آ گئی تھی۔ ٹائیگر نے بے اختیار ایک
ل سانس لیا اور پھر جیب سے بیج نکال کر اس نے میز پر رکھا اور
اٹھا کر اس نے قریب موجود ویٹر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
باقی تم رکھ لینا"...... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی
وازے کی طرف بڑھ گیا۔
ارے ارے سنو۔ اچھا چلو تم لے لو۔ ناراض ہو کر تو نہ
ا"...... روزی راسکل نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا اور ہال
ں موجود افراد اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیئے۔
میرے ساتھ آؤ"...... ٹائیگر نے مڑے بغیر کہا اور ہوٹل سے
ہر آ گیا۔ روزی راسکل بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئی۔ بیج اس کے
اتھ میں تھا۔
تم یہاں کس چیز پر آئی ہو۔ کار پر یا ٹیکسی پر"...... ٹائیگر نے مڑ
ر پوچھا۔

"ٹیکسی پر کیوں"...... روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میرے ساتھ آؤ میرے پاس کار ہے"...... ٹائیگر نے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ بچ تو لے لو"...... روزی نے مسرت بھرے لہجے میں شاید وہ اس بات پر خوش ہو گئی تھی کہ ٹائیگر اسے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ ٹائیگر نے اسے سائیڈ سیٹ پر بٹھایا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار پارکنگ سے نکالی اور گیٹ سے نکل کر وہ دائیں ہاتھ پر مڑ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو تم"...... روزی نے پوچھا۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"...... ٹائیگر سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے کیا میں تمہاری ملازمہ ہوں۔ میں تمہارا لحاظ کرتی ہوں اور تم مجھ اس لہجے میں بات کر رہے ہو۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم ساری ہڈیاں توڑ دوں۔ مجھے۔ خبردار اگر آئندہ مجھ سے اس لہجے بات کی"...... روزی راسکل نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں لیکن ٹائیگر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"ارے ایک تو تم ناراض بڑی جلدی ہو جاتے ہو۔ اچھا ٹھیک ہے میں تمہاری کسی بات کا برا نہیں مناؤں گی"...... چند لمحوں روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

اس بار بھی ٹائیگر نے اس کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کارکنگ روڈ پر موڑی اور پھر اس نے عمران کے فلیٹ کے سامنے جا کر کار روک دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو وہی فلیٹ ہے جو تمہارے احمق۔ اوہ۔ اوہ۔ وہی۔ تمہارے استاد کا"...... روزی راسکل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ میرے ساتھ"...... ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ پھر روزی راسکل بھی نیچے اتر آئی۔ ٹائیگر نے کار لاک کی اور پھر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا لیکن دو سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ روزی اس کے پیچھے نہیں آ رہی۔ وہ اتر کر مڑا تو روزی راسکل کار کے سامنے ہی کھڑی تھی۔

"کیا ہوا۔ میں نے کہا تھا کہ میرے ساتھ آؤ"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"اپنے استاد سے کہو کہ وہ نیچے آ کر میرا استقبال کرے پھر میں آؤں گی"...... روزی راسکل نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ملک کے صدر کو گھاس نہیں ڈالتا تمہارا استقبال کرے گا اس لئے خاموشی سے چلی آؤ"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں آتی۔ کیا کر لو گے میرا"...... روزی راسکل اپنی فطرت کے مطابق مزید اکڑ گئی۔

"پلیز روزی"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل کا چہرہ بے اختیار

کھل اٹھا۔
"اگر اسی انداز میں بات کرو تو میں سر کے بل چل کر آنے
لئے تیار ہوں"...... روزی راسکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا
ایک لحاظ سے دوڑتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ ٹائیگر تھوڑا آگے
اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازے تک پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے کا
بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ہوں۔ سلیمان دروازہ کھولو"...... ٹائیگر نے کہا تو درو
کھل گیا۔

"اوہ۔ مع شکار آئے ہو"...... سلیمان نے ٹائیگر کے ساتھ کھڑ
روزی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس ہیں فلیٹ پر"...... ٹائیگر نے اس کی بات نظرانداز کر
ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ"...... سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"آؤ روزی"...... ٹائیگر نے روزی راسکل سے کہا اور آگے
گیا۔

"یہ تم نے مجھے شکار کیوں کہا ہے۔ بولو"...... روزی راسکل
اندر داخل ہوتے ہوئے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری شکارن کہنا چاہئے تھا مجھے۔ ویسے میری بینائی کمزور ہو
ہے دور سے مرد اور عورت میں پہچان ہی نہیں کر سکتا"۔ سلیمان

ے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اپنی نظروں کا علاج کراؤ ورنہ کسی روز پسلیاں تڑوا بیٹھو
گے"...... روزی راسکل نے سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ
گئی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر کمرے میں موجود بڑی سی م
کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر لیکن بھاری جسم کے ایکریمی ن
چونک کر سر اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت س
بٹنوں میں سے ایک پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا او
ایک ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ا
ادھیڑ عمر کو سلام کیا۔

"آؤ جیمز بیٹھو"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیمز م
کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تمہارے اس نئے کارنامے کی فائل ہی پڑھ رہا ہوں۔ تم نے واقعی شاندار انداز میں یہ مشن مکمل کیا ہے اور مال بھی بہت ہاتھ لگا ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے چیف باس نے بھی تمہارے اس مشن کی بہت تعریف کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں خصوصی انعام دیا

جائے"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کی اور آپ کی مہربانی ہے باس"...... آنے والے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نمبر کیا ہے۔ بارہ"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے جواب دیا۔

"چیف کے خصوصی حکم پر تمہارا نمبر تھری کر دیا گیا ہے۔ اب تم ٹی سیکشن کے نمبر تھری ہو"...... باس نے کہا تو جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ اوہ۔ باس یہ تو واقعی خصوصی انعام ہے بے حد شکریہ"۔ جیمز نے کہا۔

"تمہارے نمبر تھری کے آرڈر کر دیئے گئے ہیں۔ تم اب آفس سنبھالو گے اور ہاں اپنا بیج واپس کر دو تاکہ تمہیں نیا بیج جاری کر دیا جائے"...... باس نے کہا۔

"باس میرا بیج سمندر میں گر گیا ہے"...... جیمز نے کہا تو باس کا چہرہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"گر گیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم نے اس کی حفاظت نہیں کی تھی"...... باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں تو اس کی حفاظت جان سے بھی زیادہ کرتا ہوں باس لیکن اس مشن کے دوران ٹرالر ایک بار بھنور میں پھنس گیا۔ اس کو

سمندر سے نکالنے کے لئے مجھے ٹرالر کی ایمرجنسی مشین کو بھی آن کرنا پڑا اور بیج میرے کوٹ کی اوپر والی جیب میں تھا وہ نیچے گر گیا۔ میں نے اسے پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ہاتھ نہ آسکا۔ میں نے واپس آکر اس کی باقاعدہ رپورٹ بھی کی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"کیا بیج تمہارے سامنے سمندر میں گرا تھا یا تم اندازے سے یہ بات کر رہے ہو"...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرے سامنے باس میں نے بتایا ہے کہ میں نے اسے پکڑنے کی بھی کوشش کی لیکن ٹرالر بھنور کی وجہ سے انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا اس لئے وہ میرے ہاتھ نہ آسکا اور میں سمندر میں بھی نہ اتر سکتا تھا۔ مجبوری تھی باس ورنہ ٹرالر تباہ ہو جاتا"...... جیمز نے جواب دیا تو باس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بہرحال تمہیں یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ آئندہ اگر تم نے بیج گم کیا تو ساتھ ہی تم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے گم ہو جاؤ گے"...... باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتا ہوں باس"...... جیمز نے جواب دیا اور اس باس نے میز کی سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ باس کی پرسنل سیکرٹری تھی۔

"میری۔ چیف کے حکم پر جیمز کو نمبر بارہ سے نمبر تھری پر ترقی

دے دی گئی ہے۔ تم اس بارے میں سرکلر تمام سیکشنز میں بھجوا دو اور انتھونی سے کہو کہ وہ نمبر تھری کا بیج لے کر میرے آفس آجائے"۔ باس نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب سنو بطور نمبر تھری۔ تمہارے لئے ایک اور مشن موجود ہے اور تم نے اسے بھی اسی انداز میں مکمل کرنا ہے جس انداز میں تم نے پاکیشیا کا مشن مکمل کیا ہے"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کی جلد والی فائل نکالی اور جیمز کے سامنے رکھ دی۔

"یس باس"...... جیمز نے فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اطلاع ملی ہے کہ ساحل سمندر پر ایک بوڑھا ماہی گیر رہتا ہے جسے اولڈ جوزف کہا جاتا ہے اور یہ اولڈ جوزف بہت ہوشیار آدمی ہے اور اس نے کئی بار ایکریمیا کی پرل مارکیٹ میں بھاری تعداد میں سچے موتی فروخت کئے ہیں اس لئے لازماً اس نے بھی پرل فارمنگ کی ہوئی ہو گی تم نے اس فارمنگ کا مال حاصل کرنا ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جیمز نے جواب دیا۔ اسی لمحے کمرے کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس

کے ہاتھ میں ایک بیج تھا۔ اس نے وہ بیج باس کے سامنے رکھ دیا۔ باس نے بیج اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اسے جیمز کی طرف بڑھا دیا۔ جیمز نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں بیج لیا اور پھر کھڑے ہو کر اس نے باقاعدہ باس کو سلام کیا۔

"تم نے اپنے آپ کو اس کا حقدار ثابت کیا ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں باس۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے۔ یہ تو آپ کی اور چیف کی قدر شناسی ہے"...... جیمز نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو باس نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے جیمز کی یہ بات پسند آئی ہو۔

"عہدہ مبارک ہو جیمز"...... بیج لے آنے والے نے کہا۔

"شکریہ انتھونی"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور انتھونی واپس اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک بات میں تمہیں بتا دوں۔ اس اولڈ جوزف پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل مت کرنا کیونکہ رپورٹ ملی ہے کہ وہ دل کا مریض ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ ہلاک ہو جائے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں اس سے بغیر تشدد کے سب کچھ معلوم کر لوں گا"...... جیمز نے کہا۔

"او کے اب تم جا سکتے ہو"...... باس نے کہا اور جیمز اٹھا اور اس

سلام کر کے فائل اٹھائی اور واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ ... باس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو دروازہ ...خود کھل گیا اور جیمز جیسے ہی دروازے سے باہر گیا دروازہ اس ... عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے سرخ ...گ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس بے اختیار چونک پڑا۔ اس ...نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"کارل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ ... سنائی دی۔

"کیا بات ہے"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس پاکیشیا سے ایک اہم رپورٹ ملی ہے کہ ماہی گیروں کے ... تنظیم کا بیج دیکھا گیا ہے اور انہوں نے یہ بیج ایک مقامی لڑکی کو ... ہزار روپے میں فروخت کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا ...اس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کس کا ہے وہ بیج"...... باس نے چونک کر پوچھا۔

"تفصیل کا تو علم نہیں ہو سکا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بیج جیمز کا ... سکتا ہے کیونکہ وہی پاکیشیا مشن پر کام کر رہا تھا"۔ کارل نے

"ہاں۔ اس نے رپورٹ کی ہے کہ اس کا بیج سمندر میں گر گیا ہے ...سی ماہی گیر کے ہاتھ لگا ہو گا"...... باس نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پھر باس کیا حکم ہے"...... کارل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا حکم"...... باس نے چونک کر پوچھا۔

"بج کے بارے میں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ جب یہ بات تمہارے نوٹس میں ہے تو تم پوچھ رہے ہو نانسنس۔ یہ بج ہر صورت میں واپس حا کرنا ہے"...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ وہاں پاکیشیا سے کس نے اطلاع دی ہے تمہیں"۔ نے پوچھا۔

"ان ماہی گیروں میں ہمارا ایک مخبر موجود ہے کیونکہ میں چاہتا تھا کہ مشن کے دوران ماہی گیروں کی موت کا کیا ردعمل ہے"...... کارل نے کہا۔

"ردعمل۔ کس قسم کا ردعمل"...... باس نے چونک کر پو

"باس یہ فارمنگ جو جیمز نے حاصل کی ہے حکومت پاکی تھی اس لئے ظاہر ہے حکومت کا ردعمل تو ہونا ہی ہے"...... نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ رہی تھی۔ اب بج کا فوری حصول ضروری ہو گیا ہے کیونکہ اگر یہ بج حکومت تک گیا تو کہیں حکومت کے ایجنٹ ہمارے خلاف کام نہ شرو

اقعی مرد چاہے کتنا ہی ضرر رساں ہو اس کی ضرر رسانی ختم ہو جاتی ہے اور جو شادی سے پہلے شیر ہوتا ہے وہ شادی کے بعد بلی بلکہ بھیگی بلی بن جاتا ہے"...... عمران نے اس انداز میں سرہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ ٹائیگر کی بات کی تائید کر رہا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ شادی کس کی شادی"...... روزی راسکل نے پہلی بار چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کی کیفیت نمایاں ہو گئی تھی۔

"باس میں شادی کی بات نہیں کر رہا۔ اس روزی راسکل کو ختم کرنے کی اجازت مانگنے آیا ہوں۔ یہ اب میرے لئے انتہائی ضرر رساں بن چکی ہے۔ اگر آپ نے مجھے منع نہ کیا ہوا ہوتا تو میں اسے وہیں ہوٹل میں ہی گولی مار دیتا"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے گولی مار دو گے۔ تمہاری جرأت ہے۔ یہ تو میں ہوں جو تمہارا لحاظ کر جاتی ہوں ورنہ تم جیسے پھٹیچر آدمی تو میرے جوتے چاٹتے پھرتے ہیں"...... روزی راسکل نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اطمینان سے ایک دوسرے کو کاٹ لینا پہلے چائے تو پی لو"...... عمران نے دونوں ہاتھ اٹھا کر انہیں روکتے ہوئے کہا۔

"اپنے شاگرد کو سمجھا لو۔ آئندہ اگر اس نے ایسی بات منہ سے

نکالی تو اس کا وہ حشر کروں گی کہ دنیا دیکھے گی۔ شکل دیکھی ہے کی اور باتیں سنو تو جیسے گلفام شہزادہ ہو"...... روزی راسکل انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس"...... ٹائیگر نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ ا کی آنکھوں سے واقعی شعلے نکلنے لگے تھے۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ بس اسی طرح ہی یہ طوفان باد و باراں سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا بات ہوئی ہے روزی۔ تم بتاؤ یہ تو ٹائیگر ہے۔ سوا غرانے کے اور کام نہیں آتا اسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں یہ میں ہی ہوں جو اسے سارے شہر میں تلاش کر رہی۔ ٹیکسیوں کے ذریعے پھر پھر کر میرا یہ سر خالی ہو گیا۔ پھر ایک ہوٹل میں یہ نظر آ گیا"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں ہونے والی بات چیت سے یہاں آنے تک کی پوری تفصیل بتا دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"گڈ شو۔ تمہاری اس روئیداد کا مطلب ہے کہ تم ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ دلیر بھی ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم نے یہ بج کیوں خرید ہے"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"باس کو بج دکھاؤ۔ میں باس کے لئے یہ بج تم سے لے رہا تھا"۔

ٹائیگر جو اب تک خاموش بیٹھا رہا تھا، نے اچانک کہا۔

"میں نے یہ بج اس لئے خریدا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اس کا اس لڑکی، اس کے منگیتر اور اس کے باپ کی ہلاکت سے گہرا تعلق ہے اور میں نے یہ بج اس لئے خریدا تھا کہ سے ٹائیگر کو دکھاؤں گی اور پھر ہم دونوں مل کر قاتلوں کو تلاش کریں گے لیکن یہ ٹائیگر تو یکسر احمق آدمی ہے۔ یہ الٹا مجھ پر غرانے لگا اور مجھے ایک ہزار روپیہ دے کر بج لینے لگا۔ نانسنس"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بج نکالا اور عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے بج اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی کیونکہ یہ بج اس بات کا ثبوت تھا کہ اعظم خان کی بات درست تھی۔ یہ واردات پرل پائیریٹ نے کی تھی۔

"اس بج سے تم قاتلوں کا سراغ کیسے لگانا چاہتی تھیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی سنیکس کی پلیٹیں بھی تھیں۔

"شکریہ سلیمان"...... ٹائیگر نے سلیمان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"ہنٹر ساتھ رکھا کرو پھر کوئی پریشانی نہ ہو گی"...... سلیمان نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ ہنٹر کا کیا مطلب"...... روزی راسکل نے
چونک کر کہا۔

"پرانے زمانے میں ایک فلم بہت مشہور ہوئی تھی ہنٹر والی۔ ا
کی ہیروئن ہر وقت ہاتھ میں ہنٹر رکھتی تھی اور بالکل تمہارے مزا
کی تھی اس لئے سلیمان نے تمہیں مشورہ دیا ہے کہ تم ہنٹر سا
رکھا کرو تاکہ ہنٹر والی کہلا سکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئ
کہا۔

"نہیں۔ اس نے یہ مشورہ ٹائیگر کو دیا ہے مجھے نہیں۔ م
پوچھتی ہوں اس سے"...... روزی راسکل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ کیوں تمہاری موت آئی ہے"...... ٹائیگر نے غرا
ہوئے کہا۔

"کس میں جرأت ہے کہ مجھے کچھ کہے میں اس کی بوٹیاں نہ ا
دوں گی اور یہ تم نے آخر کیا سوچ کر بات کی ہے۔ تم مجھے سمجھتے ک
ہو"۔ روزی راسکل ایک بار پھر ٹائیگر پر چڑھ دوڑی۔

"باس فار گاڈ سیک اجازت دے دیں اب یہ معاملہ میر
برداشت سے باہر ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں
کہا۔

"ارے ارے ابھی سے۔ ابھی تو ابتدا بھی نہیں ہوئی"۔ عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزی راسکل دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بلاؤ اپنے باورچی کو تاکہ وہ بتائے کہ اس نے کیوں ٹائیگر کو ک

ہ ہنٹر ساتھ رکھا کرے۔ بلاؤ اسے"...... روزی راسکل نے
ران سے مخاطب ہو کر کہا۔

شیرنی کو سدھانے کے لئے ہنٹر کی ضرورت ہوتی ہے روزی اور
ہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ سلیمان نے تمہیں شیرنی کہا ہے ورنہ تو
ہ ئ یچ کی شیرنی کو بھی بلی ہی کہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔

"تو اس نے ٹھیک کہا ہے۔ میں ہوں ہی شیرنی"۔ روزی
ل نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

باس کیا یہ بچ کسی کام آسکتا ہے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

نہیں۔ میرے کس کام کا ہے۔ اس کی تو دو ریوڑیاں بھی نہیں
ں گی خواہ مخواہ روزی نے ایک ہزار روپے ادا کر دیئے ہیں"۔
ان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیوں۔ کیا اس سے قاتلوں کا پتہ نہیں چل سکتا"...... روزی
ے چونک کر کہا۔

یہ جادو کی ڈبیا نہیں ہے کہ اس پر قاتلوں کے چہرے نظر آجائیں
ے۔ سمندر میں کسی سے گرا ہو گا اور کسی ماہی گیر نے اٹھا لیا ہو
...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ پھر تو واقعی میں نے اس کے خواہ مخواہ ہزار روپے ادا کئے۔
ور ہزار روپے۔ تم مجھے دو میں نے تمہاری خاطر یہ بچ خریدا تھا ورنہ
کیا ضرورت تھی اس پر رقم برباد کرنے کی"...... روزی نے اب

ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب نہیں دوں گا۔ اس وقت دیئے تھے تو تم نے لئے نہ
خود بھگتو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسے نہیں دو گے۔ میں کہتی ہوں ایک ہزار روپے دو۔
پاس حرام کی رقم نہیں ہے کہ میں فضول چیزوں پر انہیں بر
پھروں بلکہ پندرہ سو دو۔ پانچ سو تو میں نے تمہیں تلاش کر
لئے ٹیکسیوں کو کرایہ ادا کیا ہے۔ نکالو پندرہ سو"...... روزی
نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آہستہ بولو۔ میں نے بہت برداشت کر لیا ہے۔ ایک
گردن توڑ دوں گا"...... یکلخت ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ مجھ پر روزی راسکل
تمہاری یہ جرأت"...... روزی راسکل نے یکلخت اچھل کر کھ
ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت اکڑ گئے تھ
واقعی یوں لگتا تھا کہ وہ اب ٹائیگر پر جھپٹ پڑے گی۔

"بیٹھ جاؤ"...... اچانک عمران نے سرد لہجے میں کہا تو روزی
چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"تم نے سنا نہیں بیٹھ جاؤ"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ سرد
میں کہا تو روزی کے جسم نے یکلخت جھٹکا سا کھایا اور دوسرے
ایک جھٹکے سے بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا

"میں تمہاری اس لئے قدر کرتا ہوں کہ تم ذہین بھی ہو اور

ں بھی۔ گذشتہ کیس میں تم نے حکومت کی مدد کی تھی لیکن اس
مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی حدود سے تجاوز کر جاؤ۔ ٹائیگر اسے
ہ سو روپے دو اور فلیٹ سے باہر چھوڑ آؤ"...... عمران نے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"ائی ایم سوری۔ تم ٹائیگر کے استاد ہو اس لئے مجھے تمہارے
منے ٹائیگر پر غصہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ٹھیک ہے آئی ایم سوری۔
ب میں تمہارے سامنے ٹائیگر کو کچھ نہیں کہوں گی البتہ یہ باہر تو
پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو عمران بے
یار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر کیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں گی اور کیا ہو گا"...... روزی راسکل
نے جواب دیا۔

"پھر تو یہ معذور ہو جائے گا اور سڑکوں پر گھسٹتا پھرے گا"۔
ان نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ یہ واقعی غلط ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی
ائیگر اس طرح سڑکوں پر گھسٹتا پھرے۔ اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے
اسے کچھ نہیں کہوں گی"...... روزی نے بے اختیار جھرجھری لیتے
ے کہا جیسے وہ تصور میں ہی ٹائیگر کو سڑکوں پر گھسٹتا دیکھ کر
یشان ہو گئی ہو۔

کاش باس مجھے اجازت دے دیں تو کم از کم تمہاری چلتی ہوئی

زبان تو رک جاتی"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل یکلخت
طرح اچھلی جیسے اسے الیکٹرک شاک لگا ہوا۔

"تم۔ تم پھر۔ مجھے۔ اوہ۔ تم نے دیکھا۔ اب۔ اب بتاؤ"۔ ر
راسکل نے پہلے ٹائیگر سے اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر تیز لہجے
کہا۔

"ٹائیگر تم جا سکتے ہو"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر

"یس باس"...... ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے ک
پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹھہرو۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی"...... روزی راسکل
بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بیٹھو روزی میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے"۔
نے کہا۔

"نہیں۔ پھر ٹائیگر بھی بیٹھے گا ورنہ میں بھی نہیں بیٹھوں
روزی راسکل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ بات نہیں۔ تم ٹائیگر کے استاد ہو اور ویسے بھی م
روزی راسکل ہے۔ مجھے کوئی کیا کہہ سکتا ہے لیکن جب میں آئی
کے ساتھ ہوں تو جاؤں گی بھی ٹائیگر کے ساتھ ہی"......
راسکل نے کہا۔

"جب باس نے کہا ہے کہ تم بیٹھو تو تمہیں بیٹھنا ہو گا۔ باس کے
لی خلاف ورزی کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... ٹائیگر نے
ازے میں رک کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی
ازے کی طرف مڑ گیا۔

کیوں۔ میں کیوں اس کا حکم مانوں۔ یہ تمہارا استاد ہے میرا
ہیں"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور دروازے کی
ف بڑھنے لگی۔

"یہ اپنا بیج بھی لے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو اس بیج پر"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے
ازے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے
ملراتے ہوئے بیج اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

"یہ عورت واقعی کسی روز ٹائیگر کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے
...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ٹرالی پر
لی برتن رکھنے شروع کر دیئے۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ نہ ٹائیگر اسے مارنا چاہتا ہے اور نہ روزی
گر کو البتہ یہ جوڑی خاصی دلچسپ بنتی جا رہی ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے
لا اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے
یں۔ عمران قدموں کی آوازوں سے ہی سمجھ گیا کہ آنے والی روزی
کل ہے۔

"وہ۔ وہ کار لے کر چلا گیا ہے۔ میں اب اسے ڈھونڈ کر گ
دوں گی۔ میں تمہیں بتانے آئی ہوں۔ ہاں"...... روزی راسکا
ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی انتہائی پرجوش اور انتہائی
لہجے میں کہا۔
"کیا تم چاہتی ہو کہ وہ تمہیں لفٹ کرائے"...... عمرا
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لفٹ۔ کیا مطلب۔ مجھے کیا ضرورت ہے اس سے لفٹ لی
وہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔ نانسنس"...... روزی راسکل
زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"بیٹھو میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ تم حیران
گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کس بارے میں"...... روزی نے چونک کر کہا۔
خاموشی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا تھا۔
"ٹائیگر کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔
"اچھا۔ کون سی بات"...... روزی نے چونک کر کہا او
واقعی کرسی پر بیٹھ گئی۔
"تم کب سے ٹائیگر کو جانتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"کافی عرصے سے کیوں"...... روزی راسکل نے اپنی عاد
مطابق کہا۔
"کیا وہ کبھی تمہاری رہائش گاہ پر آیا ہے"...... عمران نے

ی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔
نہیں۔ اسے تو شاید معلوم ہی نہیں ہے کہ میں کہاں رہتی
ں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا اس نے کوئی بات کی تھی"۔
ی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
کیا تم کسی ایسی جگہ پر رہتی ہو جس کے بارے میں اگر کسی کو
م ہو جائے تو تمہیں شرمندہ ہونا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ کہیں تمہارا
ب یہ تو نہیں کہ میں طوائف ہوں اور طوائفوں کے علاقے میں
ی ہوں"...... روزی راسکل نے ناک سے شوں شوں کی تیز
یں نکالتے ہوئے کہا۔
تو پھر تم نے یہ بات کیوں کی کہ ٹائیگر نے تمہاری رہائش گاہ
بارے میں کوئی بات کی ہے یا نہیں"...... عمران نے منہ
تے ہوئے کہا۔
"اس لئے کہ اگر اس نے کوئی بات نہیں کی تو پھر تم کیوں پوچھ
ہو"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔
"اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ اس نے آج تک کوئی بات نہیں
اس کا مطلب ہے کہ اسے تمہاری رہائش گاہ کا واقعی علم نہیں
اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اسے پسند ہی نہیں کرتیں"۔
ن نے کسی نفسیات دان کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"یہ۔ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا۔ میں تو اسے پسند کرتی ہوں۔

یہ اور بات ہے کہ وہ احمق ہے اور اس کی باتیں سن کر مجھے غ
جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں لیکن
مجھے اپنے آپ کو کنٹرول کرنا پڑتا ہے اور اس کنٹرول کے لئے
طویل عرصے تک اس سے علیحدہ رہنا پڑتا ہے لیکن پھر مجھے نجا
ہوتا ہے کہ میں اس سے ملنے چل پڑتی ہوں"...... روزی نے
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی تمہیں بے حد پسند کرتا ہے"...... عمران نے کہا تو ر
بے اختیار اچھل پڑی۔

"وہ نہیں۔ وہ انتہائی احمق، سنگ دل اور کٹھور آدمی ہے بلک
آدمی ہی نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں کہ وہ آدمی نہیں ہے۔ و
ہے نجانے کس مٹی کا بنا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے خو
کے سے انداز میں کہا۔

"نہ وہ پتھر ہے اور نہ کٹھور۔ اصل میں وہ تم سے ڈرتا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈرتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ اسے ڈرنا تو چاہئے کیونکہ
روزی راسکل ہوں۔ مجھ سے تو سب ڈرتے ہیں"...... روزی را
نے کہا۔

"تو پھر تم اس کا ڈر دور کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"ڈر دور کرا دوں۔ کیا مطلب۔ کس طرح"...... روزی
چونک کر پوچھا۔

اسے ڈرایا مت کرو۔ اس پر غصہ ظاہر نہ کیا کرو"...... عمران
نے کہا۔

نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جب مجھے غصہ آتا ہے تو بس آ جاتا
ہے۔ وہ ڈرتا ہے تو ڈرتا رہے۔ میرا کیا بگڑتا ہے"...... روزی نے منہ
ناتے ہوئے کہا۔

اب تک وہ ماہی گیروں کے جزیرے تک پہنچ بھی گیا ہو گا"۔
ران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... روزی راسکل نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔

ٹائیگر۔ وہ تمہیں شکست دینا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

مجھے شکست اور وہ دے گا۔ اس کی جرأت ہے۔ میں اس کا خون
جاؤں گی۔ مجھے شکست دینے والا ابھی پیدا ہی نہیں ہوا لیکن تمہیں
معلوم ہوا کہ وہ وہاں گیا ہے اور پھر وہ وہاں کیوں گیا ہے"۔
وزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا۔

کڑک سیپ لینے کے لئے"...... عمران نے جواب دیا۔

کڑک سیپ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... روزی راسکل
نے حیران ہو کر پوچھا۔

تم جو بیج لے کر آئی ہو اس پر کیا لکھا ہوا ہے۔ تم نے دیکھا تو ہو
...... عمران نے کہا۔

ہاں اس پر ایک سیپ اور بہت سے موتی بنے ہوئے ہیں لیکن

ایسی تصویریں تو عام طور پر کیلنڈروں وغیرہ پر بھی بنی ہوئی ہیں"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

" پھر تم نے اسے ایک ہزار میں کیوں خریدا تھا"۔ عمران کہا۔

" اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ غیر ملکی ہے۔ پاکیشیا میں قدر خوبصورت بیج نہیں بن سکتا اور اگر یہ غیر ملکی ہے تو یہ یقی ایکریمیوں کا ہو گا جو اس سردار ماجھو سے ملتے رہے ہیں اور اس اس کی لاش سے ملنے کا مطلب ہے کہ انہوں نے اسے ہلاک کیا یقیناً انہوں نے ہی اس لڑکی بھاگی اور اس کے منگیتر بشارت کو کیا ہو گا اور اس بیج سے ان کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... ر راسکل نے کہا۔

" کیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی آسانی سے۔ میں اس بیج کو ایکریمی سفارت خانے لے گی۔ اس پر کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے اور اس کی پشت پر نمبر بھی مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا میں جسے جو چیز فروخت کی جاتی ہے ا نام وہیں رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے۔ سفارت خانے والے کمپنی سے معلوم کریں گے کہ اس بیج کو ان سے کس نے خرید اس طرح اس کا نام سامنے آجائے گا اور وہ آدمی چونکہ یہاں پا میں آیا ہوا ہے اس لئے سفارت خانے والوں کے پاس اس کا نام پتہ موجود ہو گا اس طرح اس کا نام مجھے معلوم ہو جائے گا اور پھر

اعتراف جرم کرنا ہی پڑے گا"...... روزی نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کی سادگی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تم یہ سمجھ کر اس بیج کو لے آئی تھیں جبکہ ٹائیگر تم سے یہ بیج اس لئے خرید رہا تھا کہ وہ اس سے بے پناہ دولت کمانا چاہتا تھا اور اب وہ واقعی ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے گا۔ یہ بیج تو ٹائیگر کے لئے لاکھوں روپے میں بھی سستا ہے اور تم اس سے صرف پندرہ سو روپے مانگ رہی تھیں"...... عمران نے کہا تو روزی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا مطلب۔ تم تو پہلے اسے بیکار کہہ رہے تھے اور اب کہہ رہے ہو کہ یہ لاکھوں کا ہے"...... روزی نے کہا۔

" بیکار میں نے اپنے لئے کہا تھا کیونکہ میں تو درویش منش آدمی ہوں۔ مجھے دولت سے قطعاً کوئی پیار نہیں ہے لیکن ٹائیگر کی تو زندگی کا مقصد ہی دولت کمانا ہے اس لئے تو وہ جرائم کی دنیا میں اپنی زندگی گزار رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس بیج سے دولت ملے گی۔ کیسے میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آرہی"...... روزی نے کہا۔

" جبکہ ٹائیگر سمجھ گیا ہے اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ وہ ماہی گیروں کے پاس پہنچ بھی چکا ہو گا اور اسے وہاں سے کڑک سیپ مل جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کڑک سیپ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... روزی نے اور زیادہ

حیران ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر بچوں جیسی حیرت اور معصومیت تھی۔

"کڑک مرغی جانتی ہو کسے کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ مرغی جو انڈے سیتی ہے۔ وہ انڈوں پر بیٹھی رہتی ہے اور پھر بچے نکل آتے ہیں لیکن خود انڈے دینا چھوڑ دیتی ہے لیکن کڑک مرغی تو ہوتی ہے لیکن یہ کڑک سیپ اس کا کیا مطلب ہوا"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بیج میں یہی راز تو ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح کڑک مرغی ہوتی ہے اس طرح کڑک سیپ بھی ہوتی ہے۔ اس بیج میں سیپ کے نیچے موتی اس طرح رکھے ہوئے ہیں جیسے مرغی کے نیچے انڈے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں مگر"...... روزی راسکل نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح کڑک مرغی انڈے سیتی ہے اسی طرح کڑک سیپ موتی سیتی ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا موتیوں میں سے بچے نکلتے ہیں۔ کیا مطلب موتیوں کے بچے"...... روزی نے انتہائی معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"موتیوں کے بچے نہیں نکلتے بلکہ موتی سیئے جانے کے بعد بڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کی چمک بڑھ جاتی ہے اور وہ انتہائی قیمتی ہو جاتے

ہیں اور عام سے موتی دنیا کے بیش قیمت موتی بن جاتے ہیں اور یہی وہ راز ہے۔ یہ ایکریمی بھی یہی کڑک سیپ ہی تلاش کرتے پھر رہے تھے اور شاید اس سردار ماجھو کو اس کا علم تھا اور بشارت کو بھی اور اس لڑکی بھاگی کو بھی۔ چنانچہ ان ایکریمیوں نے ان سے سیپ حاصل کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور اب ٹائیگر یہ سیپ ڈھونڈنے گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ اوہ۔ واقعی اگر کڑک سیپ مل جائے تو ہم کروڑ پتی ہو سکتے ہیں"۔ روزی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کروڑ کیا اربوں کھربوں پتی۔ بس عام سے موتی کڑک سیپ کے نیچے رکھے اور چند روز بعد وہ کروڑوں کے ہو گئے"...... عمران نے کہا تو روزی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"واہ۔ اب تو میں خود اسے حاصل کروں گی۔ یہ بات بتانے کا شکریہ۔ تم واقعی استاد ہو۔ خدا حافظ"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"استاد نہیں استادوں کے استاد"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن روزی نے اس کی بات نہیں سنی بلکہ تیزی سے دوڑتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ بیج بھی وہیں چھوڑ گئی تھی۔

بلینک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔ وہ ایکریمی نژاد تھا اور ایکریمیا سے تقریباً چار سال قبل پاکیشیا شفٹ ہوا تھا اور اس نے یہاں کی شہریت بھی حاصل کر لی تھی۔ بلینک پیشہ ور قاتل تھا اور یہاں پاکیشیا میں اس کے تعلقات بڑی بڑی پارٹیوں سے تھے۔ بلینک کا اصول تھا کہ وہ کام پارٹی کی مرضی کے مطابق اور انتہائی ماہرانہ انداز میں کرتا تھا اس لئے زیر زمین دنیا میں بطور پیشہ ور قاتل اسے بے حد پسند کیا جاتا تھا لیکن وہ صرف بڑی پارٹیوں کا کام لیتا تھا اور معاوضہ بھی اپنی مرضی کا وصول کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت کم لوگ اس کے بارے میں جانتے تھے ورنہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ کامیاب شارپر ہے اور بڑی مالیت کے جوئے کھیلتا ہے جس میں سے اکثر وہ جیت جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی بے حد کھلا تھا۔ وہ ہوٹلوں اور کلبوں میں دل کھول کر خرچ کرتا تھا اس لئے

بھی اسے زیر زمین دنیا میں بے حد پسند کیا جاتا تھا۔ ویسے اپنے چہرے مہرے اور رکھ رکھاؤ سے وہ کسی فلم کا ہیرو دکھائی دیتا تھا۔ بلینک کے پاس ہمیشہ نئے ماڈل کی شاندار کار رہتی تھی اور اس کی عادت تھی کہ وہ روزانہ کسی نہ کسی کلب میں بیٹھ کر دل کھول کر خرچ کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ جس کلب یا جس ہوٹل میں اس کی کار پہنچ جاتی وہاں کا عملہ بے حد خوش ہوتا تھا کیونکہ بلینک نہ صرف ویٹرز کو دل کھول کر ٹپ دیتا تھا بلکہ کاؤنٹر بوائے اور گارڈز کو بھی اپنی طرف سے انتہائی بھاری ٹپ دیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ہال میں موجود افراد کو بھی اپنی طرف سے انتہائی قیمتی شرابوں کے پیگ پلوانا پسند کرتا تھا۔ اب بھی اس کی کار سپر کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر سیدھی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پارکنگ بوائے نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو بلینک نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور پھر اطمینان سے مڑ کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر موجود دربانوں نے اسے باقاعدہ سیلوٹ کیا اور بلینک نے انہیں بھی بھاری مالیت کے نوٹ دیئے اور پھر اسی طرح وہ بھاری مالیت کے نوٹ بانٹتا ہوا سپر کلب کے مینجر جانسن کے آفس میں داخل ہوا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر جانسن بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بلینک اور جانسن دونوں گہرے دوست تھے اور زیادہ تر جانسن ہی اسے کام دیا کرتا تھا اور جانسن کی عادت تھی کہ وہ کام صرف غیر

ملکی پارٹیوں کا ہی لیتا تھا اور معاوضے بھی انتہائی بھاری وصول
تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جب بلینک کو کوئی کام دیتا تو اسے اس کا
قدر معاوضہ دیتا کہ خود بلینک کے تصور میں بھی اتنا معاوضہ نہ
کرتا تھا۔

"بڑے دنوں بعد کوئی کام لیا ہے تم نے"...... رسمی سلام
کے بعد بلینک نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکر
کہا۔

"ہاں تمہیں تو معلوم ہے کہ میں صرف اپنے مطلب کا کام
ہو"...... جانسن نے بھی کرسی پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور
اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے انتہائی قیمتی شراب کی بو
نکال کر اس نے بوتل ہی بلینک کی طرف بڑھا دی۔

"تم نہیں لو گے"...... بلینک نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی میں نے بوتل خالی کر کے ڈسٹ بن میں ڈا
ہے"...... جانسن نے کہا اور بلینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ ا
جانسن دونوں ہی بلانوش تھے اس لئے وہ شراب کو گلاس میں ڈا
اور چسکیاں لے لے کر پینے کے قائل ہی نہ تھے۔ بلینک نے بوت
کھولی اور پھر اسے منہ سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد جب آدھی سے زیا
بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل واپس میز پر ر
دی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کام کیا ہے"...... بلینک نے کہا تو جانسن نے

یک بار پھر میز کی دراز کھولی اور ایک تصویر نکال کر اس نے بلینک
ے سامنے پھینک دی۔ بلینک نے تصویر اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ
ے اختیار اچھل پڑا۔

"روزی راسکل۔ کیا مطلب۔ کیا اسے فنش کرنا ہے"...... بلینک
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اسے جانتے ہو"...... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیر زمین دنیا کا کون فرد ہو گا جو اسے نہ جانتا ہو گا۔ یہ خود بھی
ہترین پیشہ ور قاتلہ رہی ہے اور لڑنے بھڑنے میں خاصی مہارت
کھتی ہے"...... بلینک نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے فنش کرنا ہے"...... بلینک نے تصویر کو غور سے دیکھتے
ئے کہا۔

"نہیں"...... جانسن نے جواب دیا تو بلینک اس انداز میں اچھل
یسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔

"کیا کہا۔ نہیں۔ پھر"...... بلینک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
ں کہا۔

"اس نے ماہی گیروں کے جزیرے سے ایک بیج خریدا ہے ایک
ار روپے کے عوض۔ اس بیج پر سیپ اور موتیوں کی تصویریں بنی
ی ہیں۔ اس سے وہ بیج حاصل کرنا ہے۔ اصل کام تو یہی ہے باقی
ے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے اس سے کسی کو کوئی مطلب

نہیں ہے"...... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک بیج واپس لینا ہے اور بس یہ کیا چکر ہے جانسن۔ یہ کیس
قسم کا کام تم نے بک کیا ہے۔ اگر اس نے یہ ایک ہزار روپے م
خریدا ہے تو تم اسے دس ہزار دے کر اس سے واپس لے سکتے ہو یا
تم ہی کیا وہ پارٹی بھی لے سکتی ہے"...... بلینک کے لہجے میں حیرت
تھی۔

" تمہاری حیرت بجا ہے بلینک۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایکری
کی پارٹی ہے اور وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتی اور اسے تو روزی راسک
کے بارے میں بھی علم نہیں ہے۔ اس نے تو ماہی گیروں سے اس
حلیہ وغیرہ معلوم کیا اور پھر مجھے وہ حلیہ بتا دیا۔ حلیہ سن کر میں
گیا کہ یہ روزی راسکل ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اس سے یہ بیج ہر صور
میں اور ہر قیمت پر واپس لینا ہے تو میں نے اپنا معاوضہ بتا دیا ج
فوراً قبول کر لیا گیا۔ چنانچہ میں نے روزی راسکل کی تصویر حاصل
اور تمہیں کال کر لیا۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اسے ہلاک کر
بیج لے آتے ہو یا خرید کر لے آتے ہو۔ مجھے اس سے مطلب نہی
ہے۔ مجھے بس وہ بیج چاہئے"...... جانسن نے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا۔ اوکے ہو جائے گا کام"
بلینک نے مسکراتے ہوئے کہا تو جانسن نے میز کی سب سے نچ
دراز کھولی اور اس میں سے ایک بیگ نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا

" یہ تمہارا معاوضہ۔ کب تک کام ہو جائے گا"...... جانسن ۔

ف چند گھنٹوں میں۔ مجھے صرف اسے تلاش کرنا پڑے گا اور
بلینک نے بیگ اٹھا کر اٹھتے ہوئے کہا اور جانسن نے
میں سر ہلا دیا۔

اوکے"...... بلینک نے کہا اور بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے مڑا اور
ے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس کی رہائش
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ سب سے
م کو اپنے مخصوص سیف میں محفوظ کیا کرتا تھا اور اب وہ اپنی
گاہ کی طرف اسی مقصد کے لئے ہی جا رہا تھا۔ وہ مکان میں
ہتا تھا۔ اس کی زندگی چونکہ ہوٹلوں اور کلبوں میں ہی گزرتی
ں لئے اس نے کبھی کوئی ملازم رکھنے یا شادی کرنے کا سوچا
تھا۔ مکان میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے رقم کا بیگ اپنے
یف میں رکھا اور پھر سیف کو بند کر کے وہ اس کمرے میں آ کر
یا جس میں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے
ں کرنے شروع کر دیئے۔

ں۔ راسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
ی۔

ینک بول رہا ہوں راسٹر سے بات کراؤ"...... بلینک نے

ہ یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا

گیا۔

"ہیلو راسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور م
سنائی دی۔

"راسٹر میں بلینک بول رہا ہوں تم سے ایک کام ہے۔
جو چاہو گے مل جائے گا لیکن کام فوری ہونا چاہئے"۔ بلینک

"حکم دو بلینک تمہارا کام تو میں سر کے بل کرتا ہوں
نے کہا تو بلینک بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ۔ روزی راسکل کو جانتے ہو"...... بلینک نے کہ

"ہاں۔ کیوں خیریت"...... راسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"اس سے مجھے ضروری کام ہے میں اس سے فوری ملنا چاہ
مجھے معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں مل سکتی ہے لیکر
معلوم نہ ہو کہ میں نے اس بارے میں معلومات حاصل
بلینک نے کہا۔

"او کے کس نمبر پر بات کر رہے ہو"...... راسٹر نے پوچ

"اپنی رہائش گاہ سے نمبر تو تمہیں معلوم ہے"...... بلینک
کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں جی
اطلاع ملی میں تمہیں فون کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہ

"او کے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کر دوں گا"...... بلینک
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ

ام اس کا جال پوری زیر زمین دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس لئے وہ
ل روزی راسکل کو تلاش کر لے گا۔ اس نے اٹھ کر ایک الماری
راب کی بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھکن ہٹا کر اسے منہ سے لگا
ابھی بوتل خالی نہ ہوئی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی
ی۔

"اوہ۔ اتنی جلدی پتہ چل گیا اس روزی راسکل کا"...... بلینک
ہوئے فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر بوتل میں موجود
ونٹ اس نے حلق میں انڈیلا اور خالی بوتل ایک طرف پڑی
لری میں اچھال کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا جس
ی مسلسل بج رہی تھی۔

"یں بلینک بول رہا ہوں"...... بلینک نے رسیور اٹھاتے
کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں بلینک"...... دوسری طرف سے راسٹر کی
ائی دی۔

"ں۔ کچھ پتہ چلا اس کا"...... بلینک نے کہا۔

"ال سمندر پر ماہی گیروں کا ایک معروف ہوٹل ہے جسے سی
جاتا ہے۔ اس ہوٹل کا مالک ایک بوڑھا ماہی گیر ہے جس کا
ں ہے اور سب اسے اولڈ راوش کہتے ہیں۔ روزی راسکل اس
ں میں موجود ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"ن ہو سکتا ہے کہ میرے وہاں پہنچنے تک وہ وہاں سے نکل

پڑے اس لئے تم اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ اسے نظروں میں ر
اگر وہ وہاں سے چلی گئی تو میں پھر تم سے رابطہ کر لوں گا" ۔
نے کہا۔

" اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلینک نے رسی
اور اٹھ کھڑا ہوا۔

روزی راسکل نے عمران کے فلیٹ سے نکل کر ٹیکسی پکڑی اور سیدھی ساحل سمندر پر پہنچ گئی۔ وہاں پہنچ کر اس نے لانچ کرائے پر حاصل کی اور اس جزیرے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے اس نے وہ بچ خریدا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ٹائیگر بھی جزیرے پر موجود ہو گا لیکن وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر تو سرے سے یہاں آیا ہی نہ تھا۔ وہ سیدھی سردار کی جھونپڑی کی طرف بڑھ گئی۔ سردار ماجھو کی موت کے بعد اب فیکو نام کا ماہی گیر جزیرے کے ماہی گیروں کا سردار تھا۔ وہ بھی ادھیڑ عمر تھا لیکن خاصا ہوشیار اور چالاک آدمی تھا۔ وہ اپنی جھونپڑی کے باہر بیٹھا جال کی مرمت میں مصروف تھا۔

"تم ہو سردار فیکو"...... روزی راسکل نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہاں۔ میں ماہی گیروں کا سردار ہوں۔ ٹھہرو میں اندر سے کرسی

لے آتا ہوں"...... سردار فیکو نے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا
"نہیں میں اندر بیٹھ کر تم سے بات کروں گی۔ انتہائی اہم
ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔
"آؤ"...... سردار فیکو نے کہا اور جھونپڑی کا دروازہ کھول کر ا
گیا۔ روزی راسکل بھی اس کے پیچھے جھونپڑی میں آئی۔ جھونپڑی
پڑی تھی۔ اس میں ایک چارپائی کے علاوہ تین چار پرانی سی کر
موجود تھیں۔
"بیٹھو"...... سردار فیکو نے کپڑے سے ایک کرسی صاف کر
ہوئے کہا اور روزی راسکل سرہلاتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... سردار فیکو نے کہا
"تمہیں معلوم ہے کہ سردار ماجھو کی لاش سے ملنے والے یڑ
میں نے ایک ہزار روپے میں خریدا تھا"...... روزی راسکل نے ک
"ہاں مجھے معلوم ہے اور مجھے بعد میں بے حد افسوس ہوا تھ
میں نے اس لاش کی تلاشی کیوں نہ لی تھی ورنہ میں مفت میں
رقم کا مالک بن جاتا"...... سردار فیکو نے مسکراتے ہوئے جو
دیا۔
"تم اب بھی بڑی رقم کے مالک بن سکتے ہو سردار فیکو۔ بشر
تم مجھ سے تعاون کرو"...... روزی راسکل نے کہا۔
"اچھا۔ وہ کیسے"...... سردار فیکو نے چونک کر کہا۔
"مجھے کڑک سیپ چاہئے"...... روزی راسکل نے کہا تو س

بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
ات ابھر آئے۔
"کیا۔ کیا چاہئے آپ کو"...... سردار فیکو نے حیرت بھرے لہجے
ں کہا۔
"کڑک سیپ۔ وہ سیپ جس کے نیچے عام سے موتی رکھے جائیں
وہ انتہائی قیمتی ہو جاتے ہیں"...... روزی راسکل نے بڑے
اعتماد لہجے میں کہا۔
"کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہی ہیں"...... سردار فیکو نے کہا۔
"میں مذاق نہیں کر رہی۔ اس یچ پر اس کڑک سیپ کی ہی
ویر بنی ہوئی تھی"...... روزی راسکل نے کہا۔
"لیکن میں نے تو آج تک ایسی کسی سیپ کے بارے میں نہیں
ا۔ اگر ایسی سیپ ہوتی تو ہم ماہی گیر کیوں غریب ہوتے"۔ سردار
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے نایاب ہو گی۔ ہر سیپ تو کڑک سیپ نہیں ہو سکتی
ے ہر پتھر پارس پتھر نہیں ہوتا"...... روزی راسکل نے کہا۔
"مجھے افسوس ہے مس صاحبہ۔ ایسی کوئی سیپ نہیں ہوتی۔ اگر
تی ہے تو میں نے کبھی اس بارے میں نہیں سنا"...... سردار فیکو
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا تم مجھے کسی ایسے ماہی گیر کا پتہ بتا دو۔ میں تمہیں انعام
ں گی جو اس بارے میں جانتا ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یہاں پاکیشیا میں ایک ہی آدمی ایسا ہے جو ہم ماہی گیرا سب سے زیادہ سمندر کو جانتا ہے۔ اس کی پوری زندگی سمنا گزری ہے۔ اب اس نے ساحل پر اپنا ہوٹل بنا لیا ہے۔ اس ؛ نام سی ویو ہے اور وہ اس کا مالک ہے۔ اس کا نام راوش ہے اولڈ راوش کہا جاتا ہے۔ اگر ایسی کوئی سیپ ہو گی تو وہ لامحا ہو گا"...... سردار فیکو نے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... روزی راسکل نے اٹھتے ہوئے کہا اور کی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے سردار فیکو کو جھونپڑی سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لانچ کے ذریعے واپس پر پہنچ گئی۔ سی ویو ہوٹل اس نے دیکھا ہوا تھا اور اس میں آنے والوں کی زیادہ تعداد ماہی گیروں کی ہی تھی۔ روزی راسکل ہال داخل ہوئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ہال کو کسی بحری جہا اندرونی حصے کی طرح سجایا گیا تھا اور وہاں مقامی ماہی گیرو ساتھ ساتھ غیر ملکی ماہی گیر بھی موجود تھے۔ ایک طرف بڑا سا تھا۔ روزی راسکل کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس مس"...... کاؤنٹر پر موجود ایک پہلوان نما آدمی نے ر سے پوچھا۔

"ہوٹل کے مالک اولڈ راوش سے ملنا ہے"...... روزی نے ک

"آپ کا نام مس"...... اس پہلوان نے پوچھا۔

"روزی راسکل"...... روزی نے بڑے فخریہ لہجے میں ک

پہلوان نما آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے کچھ کہنے کی بجائے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہا ہوں جناب۔ ایک عورت جو اپنا نام روزی راسکل بتا رہی ہے آپ سے ملنا چاہتی ہے"...... پہلوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے خود ہی یہی نام بتایا ہے"...... پہلوان نے روزی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روزی بے اختیار مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے جناب"...... میگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور سائیڈ پر موجود ایک ویٹر کو بلایا۔

"مس صاحبہ کو باس کے آفس پہنچاؤ"...... میگی نے کہا۔

"آیئے مس"...... اس ویٹر نے کہا اور دائیں طرف موجود راہداری کی طرف مڑ گیا۔ روزی اس کے پیچھے چل پڑی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے کے سامنے ویٹر رک گیا۔

"یہ باس کا آفس ہے مس"...... ویٹر نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... روزی نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی تو اندر ایک بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک اونچے قد اور بھاری جسم کے بوڑھے آدمی نے چونک کر

اس کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ مس۔ میرا نام راوش ہے"...... اس بوڑھے نے کہا۔

" تم نے ہوٹل تو بڑا خوبصورت بنا رکھا ہے۔ میرا نام روزی راسکل ہے"...... روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تعریف کا شکریہ۔ بیٹھو"...... راوش نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل اس کے سامنے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

" تمہارا نام عجیب ہے۔ راسکل تو بدمعاش کو کہتے ہیں"۔ راوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ہوں ہی بدمعاش۔ دارالحکومت کی زیر زمین دنیا کے لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں"...... روزی نے جواب دیا تو راوش کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ٹھیک ہے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... راوش نے کہا۔

" مجھے کڑک سیپ چاہئے"...... روزی نے کہا تو راوش بے اختیار اچھل پڑا۔

" کڑک سیپ۔ کیا مطلب"...... راوش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے اپنی ساری زندگی سمندر میں گزاری ہے اس لئے تم اس بارے میں یقیناً جانتے ہو گے۔ مجھے وہ سیپ چاہئے جو کڑک مرغی کی

طرح موتی سیتی ہے۔ مطلب ہے ایسی سیپی جس کے نیچے عام سے موتی رکھ دیئے جائیں تو وہ بیش قیمت بن جاتے ہیں"...... روزی نے کہا تو راوش پہلے حیرت سے روزی کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہیں اس بارے میں کس نے بتایا ہے"...... راوش نے کہا۔

" ٹائیگر کے استاد علی عمران نے اور وہ غلط نہیں کہہ سکتا"۔ روزی نے جواب دیا۔

" کس طرح یہ بات شروع ہوئی تھی"...... بوڑھے راوش نے کہا۔

" ماہی گیروں کے جزیرے کے سردار ماجھو کو کسی نے ہلاک کر دیا۔ اس کی لاش ماہی گیروں کو سمندر سے ملی۔ اس کی لاش کی تلاشی لی گئی تو اس میں سے ایک بیج نکلا جو مجھے پسند آگیا۔ میں نے وہ بیج ایک ہزار روپے میں خرید لیا۔ اس پر ایک سیپ کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کے نیچے بہت سے موتی موجود تھے۔ یہ بیج میں نے ٹائیگر کو دکھایا تو وہ مجھے اپنے استاد علی عمران کے پاس لے گیا۔ اس نے بیج دیکھ کر بتایا کہ یہ کڑک سیپ ہے۔ جس کے پاس یہ ہو وہ کروڑوں اربوں روپے کما سکتا ہے"...... روزی نے تیز تیز لہجے میں کہا تو راوش بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو لڑکی تو خاموشی سے واپس چلی جاؤ اور کسی سے اس بیج کے بارے میں ذکر نہ کرنا۔ مجھے تمہاری

معصومیت پر رحم آرہا ہے"...... راوش نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے روزی راسکل کو۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ سکتی ہوں"...... روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو لڑکی۔ نجانے کیا بات ہے کہ مجھے تم واقعی معصوم نظر آ رہی ہو۔ میں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہوا ہے۔ تمہارے اندر وہ مکاری اور عیاری نہیں ہے جو تمہاری قبیل کی لڑکیوں میں ہوتی ہے اور میری مرحومہ بیٹی بھی تمہاری طرح ہی تھی اس لئے میں تمہیں اپنی بیٹی سمجھ کر بتا دیتا ہوں کہ جس بیج کی تم بات کر رہی ہو وہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم پرل پائریٹ کا خصوصی بیج ہے اور سردار ماجھو، اس کی بیٹی اور اس کا منگیتر تینوں کو بھی اسی تنظیم کے آدمیوں نے ہی ہلاک کیا ہے اور اب تک یقیناً انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کا یہ بیج گم ہو گیا ہے۔ وہ اسے ضرور تلاش کریں گے اور اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ بیج تمہارے پاس ہے تو وہ تمہیں ہلاک کر کے یہ بیج لے جائیں گے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خاموش رہو۔ جہاں تک کڑک سیپ کی بات ہے تو یہ کسی نے تمہارے ساتھ مذاق کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں بے شمار لوگ خفیہ طور پر سمندروں کی گہرائی میں موتیوں کی فارمنگ کرتے ہیں۔ انہیں پرل فارمنگ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا راز ہے جسے

ا. یہ سینہ دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ سردار ماجھو کی بیٹی کا منگیتر لارت بھی اسی فارمنگ کا ماہر تھا۔ وہ پہلے باجان رہتا تھا وہاں سے ں نے یہ فن سیکھا اور پھر یہاں آکر اس نے فارمنگ کی۔ اس کا علم ,دار ماجھو کو بھی تھا اور اس کی بیٹی کو بھی۔ سردار ماجھو کی بیٹی بھاگی منگیتر بشارت دارالحکومت کے ایک بدمعاش ٹونی کے ذریعے اپنی لیتہ کو بھیج کر فارمنگ کے موتی فروخت کراتا رہا۔ وہ خود سامنے ہیں آنا چاہتا تھا تاکہ پرل پائریٹ کو اس کا علم نہ ہو سکے لیکن انہیں طلاع مل گئی۔ اس کے نتیجے میں انہوں نے سردار ماجھو، اس کی بیٹی ,اس کے منگیتر تینوں کو ہلاک کر دیا اور ان کی فارمنگ لوٹ ا۔ راوش نے کہا تو روزی راسکل کے چہرے پر انتہائی حیرت کے اثرات ابھر آئے۔

"پرل فارمنگ۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... روزی نے انتہائی حیرت ہوے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خفیہ فن ہے۔ مجھے بھی اس کے بارے میں علم نہیں ، البتہ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہوتا ہے۔ ایسی سیپیاں تلاش کی جاتی یں جو بارآور ہو سکتی ہوں اور پھر ان کے اندر مخصوص انداز میں بارش کے قطرے ڈال کر انہیں بارآور کیا جاتا ہے اور خاص ماحول یں سمندر کی گہرائی میں انہیں رکھ کر ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ ب یہ سیپیاں بڑی ہو جاتی ہیں تو ان کے اندر موجود بارش کے نطرے موتی بن جاتے ہیں پھر ان سیپیوں کو اٹھا لیا جاتا ہے اور ان

سے موتی نکال لئے جاتے ہیں اور ایسی ہی دوسری سیپیاں دبا دی جاتی ہیں۔ یہ سب کام انتہائی خفیہ انداز میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بے شمار تنظیمیں ایسی ہیں جو انہیں لوٹ لیتی ہیں ان میں سے سب سے بڑی تنظیم پرل پائریٹ ہے"...... راوش نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے تفصیل بتا دی۔ اس علی عمران نے مجھے احمق بنانے کی کوشش کی ہے اب خود اس سے نمٹ لوں گی"...... روزی راسکل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی کو یہ نہ بتانا کہ میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی ہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ میرا ہوٹل ہی بموں سے اڑا دیا جائے اور مجھے بھی ہلاک کر دیا جائے۔ وہ بہت بڑا گینگ ہے۔ بہت ہی بڑا"...... راوش نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... روزی راسکل نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آئی اور ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک نئے ماڈل کی شاندار کار اس کے قریب آ کر رکی اور روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"ہیلو روزی۔ کہاں گھوم رہی ہو"...... کار کی کھڑکی سے ایک نوجوان نے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔

"اوہ بلینک تم۔ کیا یہاں بھی جوا ہوتا ہے"...... روزی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ بلینک زیرزمین دنیا کا سب سے بڑا جواری ہے۔

"نہیں یہاں تو میں ایک دوست سے ملنے آیا تھا۔ وہ تو نہیں ملا اب میں واپس جا رہا ہوں۔ کیا تم نے جانا ہے شہر"...... بلینک نے کہا۔

"ہاں۔ اچھا ہوا تم مل گئے"...... روزی راسکل نے کہا اور دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور بلینک نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"کہاں جاؤ گی"...... بلینک نے کہا۔

"گرین وڈ کلب پر مجھے ڈراپ کر دینا"...... روزی راسکل نے جواب دیا اور بلینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار شہر میں داخل ہوئی اور پھر تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک ویران سڑک پر پہنچ گئی۔

"ارے یہ تم کار کدھر لے آئے"...... روزی نے چونک کر کہا۔

"مجھے یہ سڑک ذاتی طور پر بے حد پسند ہے"...... بلینک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو آہستہ کر کے ایک سائیڈ پر روک دیا۔

"کیا ہوا۔ تم نے کار کیوں روکی ہے"...... روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے بلینک کا ہاتھ اسے اپنے چہرے

کی طرف بڑھتا نظر آیا اور پھر نامانوس سی بو اس کے ذہن سے ٹکر
اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح یکلخت تاریک ہو گیا
کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر درد کی ایک تیز لہر اس کے جسم
نمودار ہوئی تو اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی
دور ہو گئی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس
بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو
کہ وہ کسی کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے جسم کو رسیوں
باندھ دیا گیا ہے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے
جسم میں بار بار درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں۔ وہ ایک کمرے
موجود تھی لیکن کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کس نے یہ سب کیا ہے۔ کیا بلینک نے۔
کیوں"...... روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور بلینک مسکراتا ہوا اندر داخل ہو
اس نے ایک ہاتھ میں کوڑا پکڑا ہوا تھا۔

"یہ تم نے کیا ہے۔ بلینک تم نے"...... روزی نے ہونٹ
چباتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں نے تم سے ایک چیز حاصل کرنی ہے۔ اگر
وہ چیز میرے حوالے کر دو تو میں تمہیں انگلی لگائے بغیر آزاد کر دوں
ورنہ تم نے یہ کوڑا دیکھا ہے۔ یہ تمہارے جسم جسم کی نرم و نازک
کھال کو ادھیڑ کر رکھ دے گا اور جہاں تم موجود ہو یہ جگہ انتہائی

علاقے میں ہے۔ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہو
بلینک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

ن سی چیز"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں

ہ بج جو تم نے ماہی گیروں کے جزیرے سے خریدا تھا۔ جو ایک
ی لاش کی تلاشی کے دوران نکلا تھا"...... بلینک نے کہا تو
بے اختیار چونک پڑی۔

اس بج سے کیا تعلق ہے"...... روزی نے کہا۔

اس نے یہ کام بک کیا ہے اور میں نے اسے بہرحال کرنا ہے۔
تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے تمہاری تلاشی لی ہے لیکن
پاس وہ بج نہیں ہے ورنہ شاید میں تمہیں ہوش میں لا کر
چلا جاتا۔ مجھے صرف بج چاہئے میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا
اگر تم نے بج دینے سے انکار کیا تو پھر تمہارے ساتھ وہ کچھ
ہے جس کا تم شاید تصور بھی نہ کر سکو"...... بلینک نے
لہجے میں کہا۔

پارٹی نے تمہیں بک کیا ہے۔ کیا پرل پائریٹ نے"۔
نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے انتہائی مطمئن
پوچھا۔

کسی پرل پائریٹ ٹائپ کی چیز کو نہیں جانتا۔ مجھے ایک
ی نے اس کام کے لئے بک کیا ہے اور اس کا نام میں نہیں

بتا سکتا اور بس۔ اب باتیں ختم"...... بلینک نے کوڑے
چٹخاتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے مرد ہو کہ ایک عورت کو رسیوں سے باند
کے سامنے کوڑے چٹخا رہے ہو۔ کیا مردانگی اسی کا نام ہے"
راسکل نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں ٹھنڈے دل و دماغ کا آدمی ہوں روزی مجھے معلو
تم لڑنے بھڑنے کی بے حد شوقین ہو اور کسی حد تک تمہ
چلانے بھی آتے ہیں لیکن میں نے اپنا کام کرنا ہے اور بس
شرافت سے بتا دو کہ بیج کہاں ہے"...... بلینک نے کہا۔

"ٹائیگر کو جانتے ہو"...... روزی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... بلینک نے چونک کر پوچھا۔

"بیج ٹائیگر کے استاد علی عمران کے پاس ہے۔ میں نے
ہی ٹائیگر کے لئے تھا اور پھر میں اسے تلاش کرتی رہی۔ ابا
میں وہ مجھے مل گیا لیکن اس نے میری توہین کی جس پر مجھے
لیکن وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے استاد کے فلیٹ پر لے گیا۔ اس
اس سے بھی بڑا احمق ہے۔ اس نے مجھے ایک نئی کہانی
کڑک مرغی کی طرح کڑک سیپ ہوتی ہے اور اگر وہ کڑک
جائے تو عام موتیوں کو انتہائی بیش قیمت موتیوں میں
کے اربوں کھربوں روپے کمائے جا سکتے ہیں۔ اس نے یہ
اس قدر یقینی انداز میں کہا کہ میں سب کچھ بھول بھال

حاصل کرنے نکل کھڑی ہوئی اور بیج واپس لینا بھی مجھے یاد نہ
ماہی گیروں کے جزیرے پر گئی۔ وہاں کے سردار فیکو سے میں
بات کی تو اس نے لاعلمی کا اظہار کر دیا اور اس نے مجھے ساحل
واقع سی ویو ہوٹل کے مالک اولڈ راوش کی ٹپ دی کہ اگر
والی ایسی چیز ہوتی ہے تو اسے لازماً معلوم ہو گا۔ میں اس کے
کی تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کڑک سیپ والی بات غلط ہے۔
ایک بین الاقوامی تنظیم پرل پائریٹ کا ہے۔ میں وہاں سے نکل
نے کے لئے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جا رہی تھی کہ تم مل گئے
...... روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں
بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اب مجھے چکر دینا چاہتی ہو۔ اب تمہارے فرشتے بھی بتائیں
کہاں ہے وہ بیج"...... بلینک نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا
کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے کوڑا لہرا کر بندھی ہوئی
کے جسم پر مارا تو روزی کے منہ سے بے اختیار کربناک چیخ
نے واقعی اس کے جسم کی کھال ادھیڑ دی تھی۔

ورنہ"...... بلینک نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
کوڑے کی دوسری ضرب لگائی۔

تمہاری یہ جرأت کہ تم روزی راسکل کو مارو"...... روزی
نے انتہائی کربناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

تو میں آہستہ ضرب لگا رہا ہوں ورنہ"...... بلینک نے چیختے

ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کوڑے کی تیم
روزی راسکل کو لگی اور پھر تو جیسے روزی راسکل کا ذہن
ہو گیا۔ البتہ اس زور دار ضرب سے وہ چیختی ہوئی کرسی سم
گری اور تکلیف کی شدت سے اس نے بے اختیار تڑپنا شرو
فرش پر کرسی سمیت الٹ پلٹ ہونے لگ گئی۔ اس کے
خون نکل رہا تھا۔ جیکٹ اور پتلون کئی جگہ سے ادھڑ گئی
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں شعلے سے بھر

"ارے ابھی سے یہ حال ہے۔ ابھی سے "...... بلینک
لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے الٹ پلٹ
روزی کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سیدھ
کوشش کی ہی تھی کہ دوسرے لمحے روزی کے سر کی ٹکر
سے اس کی ناک پر پڑی اور وہ چیختا ہوا بے اختیار کئی قدم
گیا لیکن اگلا لمحہ اس کے لئے انتہائی بھاری ثابت ہوا کی
چونکہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے کرسی سمیت مسلسل ف
پلٹ ہوتی رہی تھی اس لئے رسیاں کئی جگہوں سے ٹوٹ گ
خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھیں اور جب بلینک نے روزی کو بازو
کرسی سمیت اٹھا کر سیدھا کرنا چاہا تو روزی کا جسم ان
گرفت سے باہر آ گیا البتہ کرسی وہیں فرش پر ہی پڑی رہ
روزی کو اسی لئے بلینک کی ناک پر ٹکر مارنے کا موقع بھی
اور ٹکر مارتے ہی روزی راسکل کے دونوں پیر جیسے ہی زمیں

لات کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور دوسرے لمحے اس کی گھومتی
ہوئی لات پوری قوت سے بلینک کی پسلیوں پر پڑی اور بلینک چیختا
ہوا اچھل کر پہلو کے بل زمین پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ بھی بجلی
کی سی تیزی سے اٹھا لیکن اس دوران اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے
فرش پر گرا ہوا کوڑا روزی راسکل کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر
روزی کا بازو اس قدر تیزی سے گھومنے لگا کہ جیسے اس کے بازو کو کسی
مشین سے منسلک کر دیا گیا ہو اور کمرہ بلینک کی انتہائی کربناک
چیخوں سے گونجنے لگا۔ روزی پر تو جیسے دیوانگی سی طاری ہو گئی تھی
لیکن اچانک کسی نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے کوڑا چھین لیا
تو وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی لیکن مسلسل اشتعال انگیزی اور جسم
پر کوڑوں کی ضربوں سے مسلسل نکلنے والے خون کی وجہ سے وہ شاید
پوری طرح سنبھل نہ سکی اور گھومتے ہوئے اچھل کر نیچے گری اور
اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر تاریکیوں نے ڈیرہ جما لیا
تھا۔

بتا سکتا اور بس۔ اب باتیں ختم"...... بلینک نے کوڑے ک
چٹخاتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے مرد ہو کہ ایک عورت کو رسیوں سے باند
کے سامنے کوڑے چٹخا رہے ہو۔ کیا مردانگی اسی کا نام ہے"
راسکل نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں ٹھنڈے دل و دماغ کا آدمی ہوں روزی مجھے معلو
تم لڑنے بھڑنے کی بے حد شوقین ہو اور کسی حد تک تمہیں
چلانے بھی آتے ہیں لیکن میں نے اپنا کام کرنا ہے اور بس
شرافت سے بتا دو کہ بیج کہاں ہے"...... بلینک نے کہا۔

"ٹائیگر کو جانتے ہو"...... روزی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... بلینک نے چونک کر پوچھا۔

"بیج ٹائیگر کے استاد علی عمران کے پاس ہے۔ میں نے
ہی ٹائیگر کے لئے تھا اور پھر میں اسے تلاش کرتی رہی۔ ایک
میں وہ مجھے مل گیا لیکن اس نے میری توہین کی جس پر مجھے
لیکن وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے استاد کے فلیٹ پر لے گیا۔ اس
اس سے بھی بڑا احمق ہے۔ اس نے مجھے ایک نئی کہانی سنا
کڑک مرغی کی طرح کڑک سیپ ہوتی ہے اور اگر وہ کڑک س
جائے تو عام موتیوں کو انتہائی بیش قیمت موتیوں میں تب
کے اربوں کھربوں روپے کمائے جا سکتے ہیں۔ اس نے یہ
اس قدر یقینی انداز میں کہا کہ میں سب کچھ بھول بھال کر

ماصل کرنے نکل کھڑی ہوئی اور بیج واپس لینا بھی مجھے یاد نہ
ہای گیروں کے جزیرے پر گئی۔ وہاں کے سردار فیکو سے میں
ت کی تو اس نے لاعلمی کا اظہار کر دیا اور اس نے مجھے ساحل
واقع سی ویو ہوٹل کے مالک اولڈ راوش کی ٹپ دی کہ اگر
ی ایسی چیز ہوتی ہے تو اسے لازماً معلوم ہو گا۔ میں اس کے
تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کڑک سیپ والی بات غلط ہے۔
بین الاقوامی تنظیم پرل پائریٹ کا ہے۔ میں وہاں سے نکل
نے کے لئے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جا رہی تھی کہ تم مل گئے
...... روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں
اتے ہوئے کہا۔

اب مجھے چکر دینا چاہتی ہو۔ اب تمہارے فرشتے بھی بتائیں
ں ہے وہ بیج"...... بلینک نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا
ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے کوڑا لہرا کر بندھی ہوئی
جسم پر مارا تو روزی کے منہ سے بے اختیار کربناک چیخ
ے نے واقعی اس کے جسم کی کھال ادھیڑ دی تھی۔

رنہ"...... بلینک نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
ے کی دوسری ضرب لگائی۔

تمہاری یہ جرأت کہ تم روزی راسکل کو مارو"...... روزی
انتہائی کربناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

میں آہستہ ضرب لگا رہا ہوں ورنہ"...... بلینک نے چیختے

ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کوڑے کی تہ
روزی راسکل کو لگی اور پھر تو جیسے روزی راسکل کا ذہن ا
ہو گیا۔ البتہ اس زور دار ضرب سے وہ چیختی ہوئی کرسی س
گری اور تکلیف کی شدت سے اس نے بے اختیار تڑپنا شرو
فرش پر کرسی سمیت الٹ پلٹ ہونے لگ گئی۔ اس ک
خون نکل رہا تھا۔ جیکٹ اور پتلون کئی جگہ سے ادھڑ گئی
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں شعلے سے بھر

" ارے ابھی سے یہ حال ہے۔ ابھی سے "...... بلینک
لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے الٹ پلٹ
روزی کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سید
کوشش کی ہی تھی کہ دوسرے لمحے روزی کے سر کی ٹکر
سے اس کی ناک پر پڑی اور وہ چیختا ہوا بے اختیار کئی قدم
گیا لیکن اگلا لمحہ اس کے لئے انتہائی بھاری ثابت ہوا ک
چونکہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے کرسی سمیت مسلسل ا
پلٹ ہوتی رہی تھی اس لئے رسیاں کئی جگہوں سے ٹوٹ گ
خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھیں اور جب بلینک نے روزی کو باز
کرسی سمیت اٹھا کر سیدھا کرنا چاہا تو روزی کا جسم ان
گرفت سے باہر آ گیا البتہ کرسی وہیں فرش پر ہی پڑی ر
روزی کو اسی لئے بلینک کی ناک پر ٹکر مارنے کا موقع مل
اور ٹکر مارتے ہی روزی راسکل کے دونوں پیر جیسے ہی ز

لات کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور دوسرے لمحے اس کی گھومتی
ہوئی لات پوری قوت سے بلینک کی پسلیوں پر پڑی اور بلینک چیختا
ہوا اچھل کر پہلو کے بل زمین پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ بھی بجلی
ی سی تیزی سے اٹھا لیکن اس دوران اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے
اس پر گرا ہوا کوڑا روزی راسکل کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر
وزی کا بازو اس قدر تیزی سے گھومنے لگا کہ جیسے اس کے بازو کو کسی
مشین سے منسلک کر دیا گیا ہو اور کمرہ بلینک کی انتہائی کربناک
یخوں سے گونجنے لگا۔ روزی پر تو جیسے دیوانگی سی طاری ہو گئی تھی
یکن اچانک کسی نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے کوڑا چھین لیا
وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی لیکن مسلسل اشتعال انگیزی اور جسم
کوڑوں کی ضربوں سے مسلسل نکلنے والے خون کی وجہ سے وہ شاید
وری طرح سنبھل نہ سکی اور گھومتے ہوئے اچھل کر نیچے گری اور
س کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر تاریکیوں نے ڈیرہ جما لیا
ھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک ا اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو اس بہانے تمہیں اٹھنے کا موقع تو مل جاتا ہے"...... ۔ دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکر کہا۔

"اور آپ کو بیٹھنے کا"...... بلیک زیرو نے بھی ترکی بہ ترکی جوا دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ آج کل دانش منزل کی بیٹ فل چارج ہے"...... عمران نے کہا۔

"بیٹری تو اس وقت چارج ہوتی ہے عمران صاحب جب چا سے منسلک ہو"...... بلیک زیرو نے ایک بار پھر خوبصورت جوا دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بہت خوب۔ لگتا ہے آج طبیعت زوروں پر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں آپ کے لئے کافی لے آتا ہوں"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کی تعریف نے اس کے چہرے پر گلاب کے پھول بکھیر دیئے تھے کیونکہ عمران کی تعریف واقعی ان سب کے لئے بین الاقوامی ایوارڈ سے کم نہ ہوتی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کو اپنی طرف کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہومر پرل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمی تھا۔

"آپ کے ہاں پرل ایکسپرٹ مسٹر تھامسن ہوں گے ان سے بات کرا دیجئے میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب جناب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اگر میں نے آپ کو ڈھمپ کا مطلب سمجھا دیا تو آپ یہ نوکری چھوڑ کر ڈھمپ کی ملکہ بننے کی کوشش شروع کر دیں گی اور ڈھمپ کی ملکہ کی جوتی کا وزن کئی کلو میں ہوتا ہے اور جب یہ جوتی سر پر پڑتی ہے تو ملکہ بننے کی خواہش کا سارا رومانس ہی چوپٹ ہو جاتا ہے"۔ عمران

کی زبان اچانک پوری رفتار سے رواں ہو گئی تھی۔

"بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا گیا۔ لڑکی نے شاید گھبرا کر لائن ملانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

"ہیلو تھامسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے اندازہ ہوتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈھمپ۔ کیا مطلب۔ یہ کون سا علاقہ ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کافرستان اور پاکیشیا کی سرحد کے درمیان ایک پہاڑی ریاست ہے جناب اور اسے اقوام متحدہ نے علیحدہ ریاست کے طور پر تسلیم کیا ہوا ہے البتہ کنگ آف ڈھمپ کو چونکہ کافرستان کی نسبت پاکیشیا زیادہ پسند ہے اس لئے انہوں نے اپنے طور پر ریاست کا الحاق پاکیشیا سے کر رکھا ہے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی لیکن اس کا لہجہ سنجیدہ تھا جبکہ اس دوران بلیک زیرو کافی کی دو پیالیاں اٹھائے کچن سے واپس آ گیا تھا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھا کر وہ میز کی دوسری سمت اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جی بہتر فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اس بار دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریاست ڈھمپ میں موتی کو شاہی نشان کا درجہ حاصل ہے جناب اس لئے کنگ آف ڈھمپ پوری دنیا سے بیش قیمت سچے موتی خریدتے رہتے ہیں اور ان کی خریداری کا یہ سارا کام میرے ذریعے ہوتا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ نہ ہی کنگ کو سچے موتیوں کی پہچان ہے اور نہ ہی مجھ پرنس کو اور کنگ کو اطلاع ملی ہے کہ اب لیبارٹری میڈ موتی بھی مارکیٹ میں فروخت کئے جا رہے ہیں اور فارمنگ شدہ موتی بھی جبکہ کنگ قدرتی موتی خریدنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیبارٹری میڈ موتی اور قدرتی موتیوں میں تو زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے جناب البتہ فارمنگ شدہ موتی تو قدرتی ہوتے ہیں اور زیادہ بیش قیمت ہوتے ہیں۔ بہرحال اگر آپ اس سلسلے میں ہماری کارپوریشن کو خدمت کا موقع دیں تو ہم آپ کی بہتر انداز میں خدمت کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے کیونکہ ایک کمپنی کے آدمی نے کنگ سے رابطہ کیا ہے۔ اس کمپنی کا نام پرل پائریٹ بتایا گیا ہے۔ اس نے بہت کم قیمت پر قدرتی موتی فروخت کرنے کی آفر کی ہے۔ مجھے میرے ایک ایکریمی دوست نے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ آپ موتیوں کی چیکنگ کے سپیشلسٹ ہیں اور اس بارے

میں بین الاقوامی شـ ـ کہتے ہیں۔ آپ پرل پائریٹ نامی کمپنی کو تو جانتے ہی ہوں گے۔ ویسے کنگ نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی خدمات مستقل طور پر ریاست ڈھمپ کے لئے ہائر کر لی جائیں اور اس کا معاوضہ آپ کو ماہانہ اتنا مل سکتا ہے کہ پھر آپ کو ملازمت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ میرا مطلب ہے دس لاکھ ڈالر ماہانہ مشاورت فیس"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس قدر معاوضہ اور بھی مشاورت کا۔ ٹھیک ہے میں تیار ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ پرل پائریٹ کوئی کمپنی نہیں ہے بلکہ موتیوں کے ڈاکوؤں کی تنظیم ہے۔ یہ دوسروں کی فارمنگ لوٹ لیتی ہے۔ آپ ان سے ہرگز رابطہ نہ رکھیں ورنہ بین الاقوامی طور پر آپ کے خلاف کام ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ آپ نے اچھا کیا کہ بتا دیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کا چیف کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں ان کے بارے میں ذاتی طور پر کچھ نہیں جانتا۔ میں نے تو اس بارے میں صرف سنا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے بہرحال میں جلد ایکریمیا آرہا ہوں پھر آپ سے بھی ملاقات ہو گی اور آپ سے معاملات بھی طے کر لئے جائیں گے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ موتیوں کا کیا سلسلہ ہے عمران صاحب۔ کیا کوئی نیا کیس

ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سر سلطان نے مجھے ایمرجنسی کال کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے اعظم خان سے ہونے والی ملاقات، ان کی بتائی ہوئی تفصیل اور فائل کے ساتھ ساتھ ٹائیگر اور روزی کے فلیٹ پر آنے تک کے سارے واقعات بتا دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ بج نکالا اور بلیک زیرو کے سامنے رکھ دیا۔

"حیرت انگیز۔ پرل فارمنگ کے بارے میں سنا تو میں نے ہوا ہے لیکن یہ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی حکومت بھی پرل فارمنگ کر سکتی ہے اور پھر پاکیشیا حکومت نے یہ سب کچھ کیا لیکن ہمیں اس کے بارے میں کوئی اطلاع ہی نہیں دی"...... بلیک زیرو نے بج اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرل فارمنگ کوئی جرم نہیں ہے اور پھر حکومت اپنے ملک کے مفاد کے لئے جو قانونی راستہ چاہے اختیار کر سکتی ہے اور واقعی اگر پرل فارمنگ وسیع بنیادوں پر کی جائے تو ملکی دولت میں خطیر اضافہ کیا جا سکتا ہے جس سے ملک کے عوام کو ظاہر ہے فائدہ ہو گا اور رہی یہ بات کہ ہمیں نہیں بتایا گیا تو یہ ایسی بات ہی نہیں تھی کہ ہمیں باقاعدہ اطلاع دی جاتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر بتایا جاتا عمران صاحب تو ہم وہاں حفاظتی انتظامات کر سکتے

تھے۔ اس طرح یہ نقصان تو نہ ہوتا جو اب ہوا ہے"...... بلیک زیرو
نے کہا۔
"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ پرل فارمنگ کھلے سمندر میں اور
انتہائی گہرائی میں ہوتی ہے اور وہاں سختی سے قدرتی ماحول قائم رکھنا
پڑتا ہے اور اگر وہاں کسی قسم کا کوئی سائنسی آلہ لگا دیا جائے تو اس
سے قدرتی ماحول میں فرق پڑ جاتا ہے اور فارمنگ کامیاب نہیں
ہوتی۔ البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ ایک جہاز یا سٹیمر لو اس جگہ کے قریب
مستقل بنیادوں پر رکھا جاتا لیکن ظاہر ہے طویل عرصے کے لئے ایسا
کرنا ممکن ہی نہیں ہے اور چونکہ سوائے خاص لوگوں کے کسی کو
اس بارے میں علم نہیں ہوتا کہ فارمنگ کہاں ہو رہی ہے اس لئے
چوری کا بھی خطرہ نہیں ہوتا"...... عمران نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس کے باوجود چوری ہو گئی"...... بلیک زیرو نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اس لڑکے بشارت کی حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس احمق
نے شاید اپنے طور پر علیحدہ فارمنگ کر رکھی ہو گی یا پھر وہ حکومتی
فارمنگ میں سے موتی چرا لیتا تھا۔ اس نے وہ موتی اپنی منگیتر اور
ایک بدمعاش کے ذریعے فروخت کئے اس طرح ان موتیوں کے
بارے میں اطلاعات موتیوں کے ڈاکوؤں تک پہنچ گئیں اور اس کے
نتیجہ میں یہ لڑکا، اس کی منگیتر اور اس لڑکی کا باپ سب ہلاک ہو

گئے"۔ عمران نے جواب دیا۔
"تو اب آپ اس پرل پائریٹ نامی تنظیم کے خلاف کام کریں
گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں مجھے یہ منصوبہ پسند آیا ہے اس لئے حکومت کو اس
منصوبے کو وسیع پیمانے پر اختیار کرنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ
ساتھ چونکہ چوروں اور ڈاکوؤں سے تحفظ بھی ضروری ہے اس لئے ان
تنظیموں کے خلاف بھی کام ہونا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔
"لیکن نجانے ایسی کتنی تنظیمیں ہوں گی۔ آپ کن کن کے
خلاف لڑیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"سب سے بڑی تنظیم فی الحال یہی پرل پائریٹ ہے اور چونکہ یہ
پاکیشیا میں واردات کر چکی ہے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے۔
اس کے بعد اگر کوئی اور تنظیم سامنے آئی تو اسے بھی دیکھ لیا جائے
گا"۔ عمران نے کہا۔
"یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ یہ لڑکی ٹائیگر سے ٹکرائی اور پھر
روزی راسکل بھی اتفاق سے وہاں پہنچ گئی اس طرح یہ چج سامنے آیا
اور یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہ واردات پرل پائریٹ کی ہے ورنہ تو
میں معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"جسے ہم اتفاق کہتے ہیں یہ بھی قدرت کی منصوبہ بندی کا ایک
حصہ ہوتا ہے۔ ویسے تو اعظم خان نے بھی اس تنظیم کی نشاندہی کی
ی لیکن روزی راسکل کے یہ چج لے آنے سے معاملہ کنفرم ہو گیا

ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے روزی راسکل سے یہ چپ کیسے حاصل کر لیا۔ وہ تو انتہائی اکھڑ عورت ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے دولت کمانے کا ایک ایسا طریقہ بتا دیا ہے کہ وہ چپ کو ہی بھول گئی اور اب اس طریقہ کو تلاش کرتی پھر رہی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا طریقہ"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے کڑک مرغی کی طرح کڑک سیپ کے بارے میں بتا دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی انتہائی دلچسپ بات ہے لیکن آپ نے اس پر ظلم کیا ہے۔ وہ واقعی پاگلوں کی طرح اب کڑک سیپ تلاش کرتی پھرے گی"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے دانستہ اسے یہ بات بتائی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"دانستہ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ چپ بین الاقوامی تنظیم کا ہے۔ اس کی گمشدگی کا یقیناً نوٹس لیا جائے گا اور پھر انہیں لامحالہ یہ اطلاع مل جائے گی کہ یہ چپ رو[زی] راسکل کے پاس پہنچ چکا ہے۔ وہ روزی راسکل کو تلاش کرنے

[ک]وشش کریں گے لیکن ظاہر ہے جب تک روزی راسکل سامنے نہ [آ]ئے گی وہ لوگ بھی سامنے نہیں آئیں گے اس لئے میں نے روزی راسکل کو یہ ٹپ دی ہے تاکہ وہ ماہی گیروں سے جا کر ملے گی، ان سے رابطے کرے گی تو ان لوگوں کے بھی سامنے آ جائے گی اور پھر اس کے ذریعے اس تنظیم تک پہنچنے کا راستہ مل جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح اس کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ راسکل ہے اتنی آسانی سے قابو میں آنے والی نہیں ہے اور تمہیں بھی زیادہ ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ٹائیگر سے کم پر اکتفا نہیں کرتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے [اخ]تیار ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب آپ اس تنظیم کے خلاف کام کیسے کریں گے۔ کیا اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جائے گا کیونکہ موتی تو لامحالہ [انہ]وں نے مارکیٹ میں فروخت کر دیئے ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر تباہ [کر]نے کا یہ مطلب تو نہیں کہ آئندہ وہ نیا ہیڈ کوارٹر قائم نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ ان کے بڑوں کا بھی خاتمہ کرنا [ہو]گا اس طرح ان کی بین الاقوامی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ بہرحال [کام] کا آغاز ایکریمیا سے کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نم
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ
گیا۔

"صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کو اطلاع دے دو کہ ا
کیس کے سلسلے میں انہیں عمران کی سربراہی میں ایکریمیا جانا
عمران تمہیں اس بارے میں بریف کر دے گا"...... عمران
مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی بات ک
عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے اٹھتے ہی بلیک
بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمارے حق میں دعا کرنا تاکہ ہمارے موتی مقابلہ
جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے ا
چونک پڑا۔

"آپ کے موتی۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران
کہا۔

"جولیا اور صالحہ دونوں سیکرٹ سروس کے انمول موتی ہی
باقی تو سب پتھر ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ بھی پتھر بنتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے
کہا۔

"پارس پتھر کہو"...... عمران نے کہا اور واپسی کے لئے مڑ گیا اور
بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

ٹائیگر اپنی کار میں سوار نواحی علاقے میں واقع ایک کلہ
طرف جا رہا تھا کہ اس نے ایک چوک سے مڑ کر بائیں طرف
ہوئی کار میں بیٹھی روزی راسکل کو دیکھا تو وہ بے اختیار چونک
بظاہر تو چونکنے والی کوئی بات نہ تھی کیونکہ کار جس طرف سے آ
ادھر ساحل سمندر تھا لیکن وہ چونکا اس بات پر تھا کہ بجائے
راستے سے شہر جانے کے کار اس سڑک پر مڑ گئی تھی جو انتہائی
علاقے سے گزرنے کے ساتھ ساتھ شہر جانے کی بجائے ا
نواحی قصبے کی طرف جا کر آگے جاتی تھی۔ روزی راسکل سائ
پر بیٹھی تھی جبکہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوار
وہ جانتا تھا۔ یہ بلینک تھا۔ زیر زمین دنیا کا جواری اور پیشہ و
گو اس کے ساتھ روزی راسکل کی موجودگی عام حالات میر
خیز نہ تھی لیکن ان دونوں کے شہر جانے کی بجائے اس ویرا

ں طرف جانے کی وجہ سے ہی وہ چونکا تھا لیکن اس نے چونکنے کے
علاوہ اور کچھ نہ کیا کیونکہ اسے روزی راسکل اور بلینک دونوں سے
وئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ عمران کے فلیٹ پر روزی راسکل کو اس لئے
لے گیا تھا تاکہ عمران صاحب یہ بیج بھی دیکھ لیں اور اگر ضروری
ہمیں تو روزی راسکل سے معلومات بھی حاصل کر لیں اور پھر
مران کے مخصوص اشارے پر کہ وہ روزی راسکل کو فلیٹ پر چھوڑ کر
چلا جائے۔ ٹائیگر وہاں سے آگیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کی
م موجودگی میں روزی راسکل سے بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ اس
ت وہ اپنے ایک دوست سے ملنے اس کے کلب جا رہا تھا لیکن کلب
ئ کر جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا دوست ملک سے باہر گیا ہوا ہے
اسے اپنے آپ پر غصہ آیا کہ اس نے اتنی دور آنے سے پہلے اسے
ن کر کے اس کے بارے میں معلوم کیوں نہ کیا۔ بہرحال اب تو
ہے اسے واپس جانا تھا اس لئے اس نے کار موڑی اور واپس شہر
طرف روانہ ہو گیا لیکن پھر ایک چوک پر وہ ایک بار پھر چونک پڑا
اس نے بلینک کی کار کو ایک سائیڈ روڈ پر مڑ کر جاتے ہوئے
۔ اس کے چونکنے کی وجہ یہ تھی کہ اب اس میں روزی راسکل
نہ تھی۔ جس طرف سے یہ کار آئی تھی یہ وہی طرف تھی جہاں
علاقہ تھا جہاں پہلے کار اس نے جاتے ہوئے دیکھی تھی۔ اس کا
تھا کہ روزی راسکل کے ساتھ اس بلینک نے کوئی واردات
اور اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے ٹائیگر نے اپنی کار بھی

اسی سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دی اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد
اس کی کار ایک ویران سے زرعی فارم کے سامنے پہنچ گئی۔ سائیڈ روڈ
اس فارم پر جا کر ختم ہوئی تھی۔ فارم کا پھاٹک ٹوٹا ہوا تھا اور سامنے
ہی فارم کے شکستہ برآمدے میں اسے بلینک کی کار کھڑی صاف نظر
رہی تھی۔ ٹائیگر نے کار سائیڈ پر کر کے آگے بڑھا دی اور پھر اس
کار کو فارم کے عقبی طرف لے جا کر روکا اور کار کا دروازہ کھول کر
اتر آیا۔ فارم کی سائیڈ سے گھوم کر وہ سامنے کے رخ پر آیا اور پھر ٹو
ہوئے پھاٹک سے گزر کر وہ آگے بڑھا تو بے اختیار اچھل کر سائیڈ
ہو گیا کیونکہ اسے برآمدے کی دائیں سائیڈ پر کسی حرکت کا احسا
ہوا تھا اور پھر اس نے بلینک کو برآمدے سے نکل کر کار کی ط
بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ٹائیگر چونکہ ایک سائیڈ ستون کی اوٹ میں تھا
شاید بلینک کو اس کی وہاں موجودگی کا تصور تک نہ تھا اس
بغیر کسی شک وشبہ کے کام کر رہا تھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھو
پھر سائیڈ سیٹ اوپر اٹھا کر وہ کچھ دیر تک جھکا رہا اور جب وہ سید
تو ٹائیگر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ بلینک کے ہاتھ میں ایک لم
کوڑا موجود تھا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر واپس برآمد
طرف مڑ گیا۔ اس کوڑے کو دیکھ کر ٹائیگر کی دلچسپی مزید بڑ
تھی۔ بلینک کے برآمدے میں غائب ہو جانے کے بعد ٹائیگ
بڑھا اور پھر اسے برآمدے سے ایک راہداری میں جاتے ہوئے
کے تازہ نشان نظر آ گئے۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ بلینک اسی راہدا

آگے بڑھا ہے اور پھر راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں
اور نیچے روشنی تھی۔ ٹائیگر نے جھانکا تو سیڑھیوں کے اختتام پر ایک
دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر روشنی کے ساتھ ساتھ بلینک کی آواز
بھی سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ ٹائیگر احتیاط
سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں
وزی راسکل کی آواز پڑی تو وہ حیرت سے اس طرح اچھل پڑا کہ اس
نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا ورنہ وہ لامحالہ سیڑھیوں
لڑھکتا ہوا نیچے جا گرتا۔ دروازے کا ایک پٹ بند تھا جبکہ دوسرا کھلا
وا تھا اور دروازے کے اوپر ایک روشندان بھی تھا۔ ٹائیگر اس بند
ٹ کی آڑ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایڑیاں اٹھائیں اور اس
شدان سے اندر جھانکنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس طرح
ے اندر کی طرف کچھ نظر نہ آ سکتا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ روشندان
سائیڈوں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی بازوؤں کے بل پر اس کا
م اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ روشندان کافی اندر لگا ہوا تھا اور باہر
ب بڑا سا کھانچہ سا بن گیا تھا کیونکہ قدیم دور کی عمارت ہونے کی
ے اس کی دیواریں کافی چوڑی تھیں۔ ٹائیگر نے اس کھانچے کو
لئے زیادہ محفوظ سمجھا تو اس نے اپنے جسم کو اندر موڑ کر اس
ں ایڈجسٹ کر لیا کہ اب صرف اوپر سے نیچے آنے والے کو تو وہ
سکتا تھا لیکن دروازے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے
کو وہ نظر نہ آ سکتا تھا جبکہ وہ اب آسانی اور اطمینان سے اندر کی

طرف دیکھ سکتا تھا۔ اندر روشنی ہو رہی تھی اور ٹائیگر یہ دیکھ کر
حیرت زدہ رہ گیا کہ کمرے میں ایک کرسی پر روزی راسکل رسی سے
بندھی بیٹھی تھی اور اس کے سامنے بلینک ہاتھ میں کوڑا اٹھائے کھڑا
تھا۔ روزی راسکل ہوش میں تھی اور وہ دونوں آپس میں باتیں کر
رہے تھے اور ٹائیگر یہ باتیں سن کر ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ
بلینک روزی راسکل سے اس چپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو پرل
پائنٹ کا تھا۔ ٹائیگر خاموشی سے کھانچے میں دبکا ہوا ان دونوں کے
درمیان ہونے والی بات چیت سنتا رہا۔ روزی راسکل جس انداز
میں جواب دے رہی تھی اس نے ٹائیگر کو کافی متاثر کیا تھا۔ تھوڑ
دیر بعد وہ بے اختیار چونک پڑا جب بلینک نے اچانک بندھی ہو
روزی کو کوڑا مار دیا اور کمرہ روزی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر
اپنے آپ کو اس کھانچے سے باہر نکالنے کی جدوجہد شروع کر دی لی
وہ کچھ اس طرح پھنس گیا تھا کہ اب اس کے لئے نکلنا بے حد مش
ہو رہا تھا۔ ادھر بلینک مسلسل روزی پر کوڑے برسا رہا تھا اور رو
کی چیخوں سے نہ صرف یہ کمرہ بلکہ پورا زرعی فارم گونج رہا تھا۔ تھ
دیر بعد بہرحال وہ نیچے اترنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ درواز
طرف مڑا ہی تھا کہ اس نے بلینک کی چیخ سنی تو وہ بے اختیار چو
پڑا۔ اس نے سائیڈ سے اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر حیرت
تاثرات ابھر آئے۔ اب روزی ہاتھ میں کوڑا لئے کھڑی تھی اور بل
زمین پر گرا ہوا تھا اور روزی انتہائی وحشیانہ انداز میں اس پر کو

ا رہی تھی۔ روزی کی دروازے کی طرف پشت تھی لیکن وہ زخمی
ل اور اس کے زخموں سے خون بھی رس رہا تھا۔ بلینک اب بے
ں د حرکت ہو چکا تھا لیکن روزی کسی روبوٹ کی طرح مسلسل
ں پر کوڑے برسا رہی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے
ب سے جھپٹ کر روزی کا بازو پکڑ کر اسے جھٹکا دیا تو کوڑا اس کے
تھ سے نکل گیا لیکن اس کے ساتھ ہی روزی جیسے ہی مڑی وہ لہراتی
الی نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل
انس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ روزی صرف غصے اور وحشت کے عالم میں
ے برسا رہی تھی ورنہ اس کی اپنی حالت بھی خراب ہو چکی تھی۔
یک طرف کرسی الٹی ہوئی پڑی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے واپس مڑا اور
ماگتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔ اسے اس تہہ خانے کی حالت
یکھ کر معلوم ہو گیا تھا کہ یہ تہہ خانہ صاف ستھرا ہے اور اس میں
قاعدہ تین کرسیاں بھی پڑی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ بلینک اس
انے زرعی فارم کو باقاعدہ استعمال کرتا رہتا تھا اس لئے اسے امید
ی کہ یہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس بھی کہیں نہ کہیں موجود ہو گا
ر پھر ایک کمرے سے اسے میڈیکل باکس مل گیا۔ اس نے اسے
ٹھایا اور واپس اسی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ میڈیکل باکس میں پانی کی
تلیں بھی موجود تھیں اور ضروری ادویات بھی۔ ٹائیگر نے سب سے
ہلے بلینک کے زخموں کو صاف کر کے ان پر بینڈیج کی کیونکہ وہ اسے
ر صورت میں زندہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس سے پوچھ سکے کہ وہ اس

یچ کو کیوں تلاش کر رہا ہے اور ویسے بھی وہ روزی راسکل سے ک
زیادہ زخمی تھا۔ اگر ٹائیگر پہلے روزی کی مرہم پٹی میں مصروف ہو
تو ہو سکتا تھا کہ اس دوران بلینک ہلاک ہو جاتا اس لئے اس
بلینک کی طرف پہلے توجہ دی تھی۔ اس کی طرف سے اطمینان
جانے کے بعد ٹائیگر نے روزی کے زخم پانی سے صاف کئے اور ا
مرہم لگائی اور پھر بینڈیج کر کے اس نے اسے طاقت کا انجکشن لگا
پھر اس نے میڈیکل باکس میں سے پانی کی بھری ہوئی دو تین بو
نکال کر باہر رکھ دیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان دونوں نے ہو
میں آتے ہی پانی طلب کرنا ہے اور اگر انہیں فوری طور پر پانی
تو ان کی حالت زیادہ بگڑ سکتی ہے۔ روزی راسکل کی طرف
اطمینان ہو جانے کے بعد ٹائیگر نے بلینک کو اٹھایا اور ایک کر
ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے فرش پر پڑی ہوئی رسی اٹھائی
بلینک کو اس رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر وہ تی
سے مڑا اور واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا۔ وہ اب بلینک کی
کی تلاشی لینا چاہتا تھا تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ بلینک کا تعلق ک
گروپ سے ہے لیکن کار میں سے سوائے اس کے کہ سائیڈ سیٹ
نیچے باکس میں اسلحہ اور دوسرا سامان موجود تھا اور کوئی چیز نہ تھ
ٹائیگر نے کار کا دروازہ بند کیا اور واپس سیڑھیاں اتر کر جب وہ
پہنچا تو اس نے روزی راسکل کے جسم میں حرکت کے تاثرات د
لئے۔ ٹائیگر ایک طرف کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں

روزی راسکل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ بے اختیار اٹھتی ہوئی سمت کر اٹھ بیٹھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جب سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

تم۔ تم اور یہاں۔ کیا مطلب اور یہ بینڈیج تم نے کی ہے اور وہ۔ وہ بلینک"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی تو اس کی نظریں بلینک پر پڑیں جو کرسی پر رسی سے بندھا بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ۔ یہ ابھی زندہ ہے۔ یہ کیسے زندہ رہ سکتا ہے اور تم نے اس کی بینڈیج کی ہے اس کی۔ تمہاری یہ جرأت۔ اس کو تو گولی مار دینی چاہئے تھی تمہیں"...... روزی راسکل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور یوں ادھر ادھر دیکھا جیسے وہ کوڑا تلاش کر رہی ہو۔

"تم اس کے ساتھ کار میں گھومتی پھر رہی تھیں۔ کیوں"۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا اور ہاں تم یہاں کیسے پہنچے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم خود تو کرسی پر بیٹھے ہو اور مجھے تم نے فرش پر ہی پڑا رہنے دیا۔ کیوں۔ بولو کیوں"...... روزی نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

"میں کسی عورت کو ہاتھ لگانے کا قائل نہیں ہوں۔ اب تم ہوش میں آ چکی ہو اس لئے اب تم خود کرسی پر بیٹھ سکتی ہو۔ تم نے

میرے سوال کا جواب نہیں دیا"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا یکلخت اس طرح کھل اٹھا جیسے ٹائیگر نے کوئی ایسی بات کر دی ہو جو اسے بے حد پسند آئی ہو۔

"تم اور تمہارے استاد کا کردار واقعی حیرت انگیز ہے تم دونوں اس دنیا کے آدمی ہی نہیں لگتے"...... روزی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہم دونوں اسی دنیا کے ہی آدمی ہیں لیکن ہمارے اندر شرم و حیاء موجود ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میرے اندر حیا شرم نہیں ہے۔ کیوں۔ بولو یہی مطلب ہے ناں تمہارا"...... روزی کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

"میں نے تو اپنی بات کی ہے بہرحال تم بتاؤ کہ تم اس یلینک کی کار میں کیسے پہنچ گئیں اور یہ تمہیں کس لئے ویران علاقے میں لے آیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی نے ایک بار پھر چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا یہ سوال بتا رہا ہے کہ تم مجھے پسند کرتے ہو ورنہ تمہیں کیا ضرورت تھی یہ بات کرنے کی۔ شکریہ۔ شکریہ"...... روزی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ پسند نہ پسند کا سوال اپنے پاس ہی رکھو کیونکہ میں اس قسم کے چکروں میں نہیں پڑا کرتا"۔

ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ساحل سمندر پر سی ویو ہوٹل سے نکل کر شہر آنے کے لئے ٹیکسی تلاش کر رہی تھی کہ اس نے کار روکی اور مجھے شہر جانے کی لفٹ دی۔ پھر یہ کار ویران علاقے میں لے گیا۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ اسے یہ جگہ پسند ہے۔ پھر اچانک اس کا ہاتھ میرے چہرے کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور پھر مجھے یہاں ہوش آیا لیکن تم کیسے یہاں آگئے"...... روزی نے کہا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میری حفاظت کے لئے آئے تھے۔ مجھے حفاظت کی تو ضرورت نہیں ہے لیکن تم نے میرے لئے اتنا کچھ کیا ہے میرے لئے یہی بہت ہے"...... روزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو میں باس کے فلیٹ پر چھوڑ آیا تھا پھر تم ساحل سمندر پر کیسے پہنچ گئیں"...... ٹائیگر نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تمہارا استاد اس سے تو میں نے ابھی جا کر پوچھنا ہے کہ اس نے مجھے کیا سمجھ کر بے وقوف بنایا ہے۔ میں اس کا وہ حشر کروں گی کہ دنیا دیکھے گی"...... روزی نے ایک بار پھر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں بے وقوف بنایا ہے۔ کیا مطلب"۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا تو روزی نے اسے کڑک مرغی کی طرح کڑک ٹیپ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تو ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا

کر ہنس پڑا۔

" تم ہنس رہے ہو۔ اس لئے کہ وہ تمہارا استاد ہے لیکن دیکھنا اس کا حشر"...... روزی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے یقیناً اس کڑک سیپ کی تلاش میں ماہی گیروں بات کی ہو گی۔ کیا بتایا ہے انہوں نے"...... ٹائیگر نے کہا تو رو نے ماہی گیروں کے جزیرے پر جا کر سردار فیکو سے ہونے والی با چیت اور پھر سی ویو ہوٹل میں اولڈ راوش سے ہونے والی ساری با چیت بتا دی۔

" اس کے باوجود تمہیں سمجھ نہیں آئی کہ باس نے تمہیں کیو کڑک سیپ تلاش کرنے کے لئے کہا تھا"...... ٹائیگر نے مسکرا ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... روزی نے چونک کر کہا۔

" باس کا مقصد یہی تھا کہ تم اس سلسلے میں جب بھاگ دوڑ کر گی تو لامحالہ اس تنظیم کی نظروں میں آ جاؤ گی جس کا بیج تم نے حاصل کیا تھا اس طرح اس تنظیم کے آدمی سامنے آ جائیں گے اور تم نے دیکھ لیا کہ باس کی ترکیب کامیاب رہی اور یہ بلینک سامنے آ گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ بات تھی لیکن یہ بات تمہارا استاد ویسے مجھے کہہ دیتا"...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویسے کہہ دیتا تو تم کہاں کام کرنے والی تھی۔ بہرحال اب دیکھو

بلینک کو ہوش آ رہا ہے اب میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا"۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ بلینک کو واقعی ہوش آ رہا تھا۔

" پوچھنا کیا ہے۔ اسے گولی مار دینی چاہئے۔ اس نے مجھ پر کوڑے برسائے ہیں۔ تمہارے پاس پسٹل ہو گا مجھے دو"...... روزی نے کہا۔

" نہیں۔ اس سے اس کی پارٹی کے بارے میں معلوم کرنا ہے اور پھر اس پارٹی سے معلومات حاصل کرنی ہوں گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیوں۔ کیا کرو گے پوچھ کر"...... روزی نے حیران ہو کر کہا۔

" تاکہ کڑک سیپ تلاش کی جا سکے"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی پہلے چونکی اور پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

" تو اب تم بھی مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو"۔ روزی نے کہا۔

" نہیں روزی۔ کڑک سیپ سے باس کا مطلب تھا کہ اس تنظیم کو تلاش کیا جائے جس نے موتی لوٹے ہیں اس طرح اس سے موتی حاصل کئے جا سکتے ہیں اور ظاہر ہے ان موتیوں کی مالیت اربوں کھربوں میں ہو گی اس طرح یہ واقعی کڑک سیپ ہی ثابت ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا استاد بے

حد عقلمند ہے۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا"..... روزی کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے یلینک نے کراہتے ہو آنکھیں کھول دیں تو ٹائیگر اٹھا اور اس نے کرسی اٹھا کر اس سامنے رکھی اور پھر کوٹ کی اوپر والی جیب سے اس نے ایک تیز د خنجر نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"تم مجھے لازماً پہچانتے ہو گے یلینک۔ پھر بھی میں بتا دیتا ہوں میرا نام ٹائیگر ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں لیکن تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"..... یلینک سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اتنی جلدی سنبھل جانے سے ہی ظاہر تھا کہ وہ انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔

"اگر میں یہاں آکر روزی کا ہاتھ نہ پکڑتا تو تم اب تک عالم کو سدھار چکے ہوتے۔ ویسے تم نے انتہائی گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا کہ ایک عورت کو باندھ کر اس پر کوڑے برساتے ہیں ..... ٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی بات چھوڑو اپنی بات کرو۔ تم کیا چاہتے ہو"..... یلینک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس پارٹی کے بارے میں بتاؤ جس نے تمہیں یہ کام ہے"..... ٹائیگر نے کہا تو یلینک بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم خود اس دنیا سے تعلق رکھتے ہو ٹائیگر اس لئے تم کیوں ایس احمقانہ باتیں کر رہے ہو۔ ظاہر ہے تم میرا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دو تو

بھی میں پارٹی کا نام نہیں بتاؤں گا"..... یلینک نے کہا۔

"او کے تمہاری مرضی"..... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا جس میں خنجر تھا اور اسی لمحے کمرہ یلینک کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو"..... روزی نے حیران ہو کر پوچھا لیکن اسی لمحے ٹائیگر کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر یلینک کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس بار اس کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"..... ٹائیگر نے کہا اور اس نے بڑے اطمینان سے خنجر کو یلینک کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یلینک اب کراہ رہا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ اب آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ پارٹی کے بارے میں بتا دو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ کبھی نہیں۔ کسی صورت بھی نہیں بتاؤں گا"۔ یلینک نے کسمساتے ہوئے انداز میں کہا لیکن اسی لمحے ٹائیگر نے مڑی ہوئی انگلی کی ضرب اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دی تو یلینک کا چہرہ تکلیف کی انتہائی شدت سے مسخ سا ہو گیا۔ اس کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ روزی اب اٹھ کر ٹائیگر کے قریب آکر

کھڑی ہو گئی تھی۔ وہ بڑے حیرت بھرے انداز میں ٹائیگر کو
رہی تھی۔

"بولو جواب دو۔ بتاؤ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"کبھی نہیں۔ نہیں"...... یلینک نے دائیں بائیں سر جھٹکتے ہ
کہا تو ٹائیگر نے دوسری ضرب لگا دی اور یلینک کا پورا جسم کانپنے
گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے میں شرابور ہو گیا تھا۔

"بولو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"سپر۔ سپر کلب کے جانسن نے۔ سپر کلب کے جانسن نے
یلینک کے منہ سے اس طرح مسلسل الفاظ نکلنے لگے جیسے ٹیپ
پڑتی ہے اور ٹائیگر نے بے اختیار جیب سے مشین پسٹل نکالا
دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ
گولیاں بندھے ہوئے یلینک کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور ٹ
نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"حیرت انگیز۔ تم تو انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو۔ یہ تم نے ک
تھا"...... روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ اب یہاں سے چلیں۔ اب ہم نے سپر کلب جانا ہے۔ ا
جانسن کے پاس"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔

نیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ادھیڑ
عمر آدمی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی
پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا"۔ باس نے کہا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس
کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی کال ڈائریکٹ ہو گئی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ پی ون بول رہا ہوں"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر فرام دس اینڈ۔ نام بتاؤ"...... دوسری طرف سے
ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ہوپ مین"...... باس نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چیف باس سے بات کرو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو ..... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

یس چیف میں ہوپ مین بول رہا ہوں ..... باس نے ا
انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

ہوپ مین پاکیشیا مشن کے دوران کیا کسی کا بیج وہیں ا
تھا ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہوپ مین بے اختیار چ
پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات
آئے تھے۔

یس چیف۔ جیمز نمبر بارہ نے یہ مشن مکمل کیا تھا۔ اس
رپورٹ دی تھی کہ اس کا بیج اچانک سمندر میں گر گیا جو باوجود
کے نہ مل سکا۔ پھر کارل نے رپورٹ دی کہ اسے پاکیشیا سے م
مخبر نے اطلاع دی ہے کہ جیمز کا بیج ماہی گیروں کو سمندر میں بہتا
ملا تھا جب وہاں کی ایک مقامی لڑکی نے ان ماہی گیروں سے خر
ہے۔ اس پر میں نے کارل کو حکم دے دیا تھا کہ وہ اس بیج کو ہر ق
پر اس لڑکی سے واپس حاصل کر کے ولنگٹن بھجوا دے ..... باس
تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

پھر کیا رپورٹ ہے اس بیج کے بارے میں ..... چیف نے
طرح سرد لہجے میں کہا۔

ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی چیف ...... باس نے کہ

سنو۔ ہوپ مین معاملات انتہائی سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ پاکیشیا
تم نے جو مشن مکمل کرایا ہے اس میں حکومت پاکیشیا براہ را

ث تھی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے ایک مقامی آدمی جو
ت معدنیات میں عہدیدار ہے اس نے اس واردات کا شبہ پرل
ت پر ظاہر کیا ہے اور حکومت پاکیشیا نے یہ کیس پاکیشیا کی
ٹ سروس کے چیف کو بھجوا دیا ہے۔ میں نے جو معلومات اس
لے میں حاصل کی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی
ں اور خطرناک تنظیم ہے اور اس کے کریڈٹ میں بے شمار
ائے ہیں۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی
ن تو پوری دنیا میں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔
س عمران کی ملاقات اس عہدیدار سے کرائی گئی اور اس عہدیدار
فائل اس علی عمران کے حوالے کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ اطلاع
ملی ہے کہ ایک مقامی لڑکی وہاں کے ماہی گیروں کے سردار سے
ہے۔ یہ وہی لڑکی ہے جس نے وہ بیج ماہی گیروں سے خریدا تھا۔
لڑکی نے سردار سے ایسی سیپ کے بارے میں معلومات حاصل
ے کی کوشش کی جس کی مدد سے عام موتیوں کو بیش قیمت بنایا
تا ہے۔ اس ماہی گیر سردار نے اسے ایک ہوٹل کے مالک کا پتہ
دیا اور یہ لڑکی پھر اس ہوٹل کے مالک سے ملی۔ اس ہوٹل کے
نے اسے پرل پائنٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ اس کے
و لڑکی غائب ہو گئی۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس لڑکی کا
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوگا اور وہ اس بیج کی مدد سے پرل
ٹ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو یہ سب اطلاعات کیسے مل گئیں چیف"...... باس
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں ہیڈ کوارٹر کا ایک خاص گروپ موجود ہے جس کے
یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ اس مشن کی تکمیل کے بعد اس بات کا
لگائے کہ کیا وہاں دوبارہ پرل فارمنگ کی جا رہی ہے یا نہیں
ہیڈ کوارٹر کا خاص طریقہ کار ہے کیونکہ اکثر جب فارمنگ پکڑ
جاتی ہے تو فارمنگ کرنے والے آئندہ اس جگہ کی بجائے
دوسری جگہ فارمنگ کرتے ہیں اس طرح ہیڈ کوارٹر باخبر رہتا
جب وہ فارمنگ مکمل ہونے والی ہوتی ہے تو ہیڈ کوارٹر ا
بارے میں آرڈر کر دیتا ہے۔ یہ گروپ اس عہدیدار سے ملا
پہلی فارمنگ بھی اس کی وجہ سے ہی ہوئی تھی اور اس طرح
والی بات سامنے آئی اور پھر اس گروپ نے اس عورت کے
میں معلومات حاصل کیں۔ اسی گروپ کو یہ اطلاع ملی تھی
گیروں نے تنظیم کا بیج فروخت کیا ہے۔ چنانچہ اس اطلاع پر
معلومات حاصل کی گئیں تو اس لڑکی کا سردار سے، پھر ہو
مالک سے ملنے کی بات سامنے آئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے
بارے میں تفصیلی رپورٹ ملی ہے۔ اس میں اہم بات یہ
کیونکہ بیج کی مدد سے یہ لوگ ہم تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے
تمہیں کال کیا ہے تاکہ اس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ کیا

ابھی ہوا ہے یا نہیں"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ بہرحال میں نے اس بیج کی واپسی کا آرڈر دے دیا
ہے جلد ہی یہ بیج واپس مل جائے گا"...... باس نے کہا۔

"اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پرل پائرٹ کے خلاف کام
شروع کر دیا تو پھر"...... چیف نے کہا۔

"چیف صرف بیج کی مدد سے تو وہ کسی قسم کا کوئی کلیو حاصل
نہیں کر سکتے اس لئے وہ ہم تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"۔ باس نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے کام کرنے کا انداز عام لوگوں سے ہٹ کر
ہوتا ہے ہوپ مین۔ تمہارا آج تک ایسے کاموں سے واسطہ نہیں پڑا
اس لئے تمہیں ان کے بارے میں علم نہیں ہے لیکن مجھے ایسے
لوگوں سے بہت واسطہ پڑتا رہا ہے اس لئے میں ان کی کارکردگی سے
خوبی واقف ہوں"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف پھر جو حکم آپ دیں اس کی تعمیل کی جائے گی"۔
اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فوری طور پر اپنے آپ کو اور اپنے گروپ کو کیموفلاج کر لو۔
تمام اوپن سرگرمیاں ختم کر دو کیونکہ یہ سیکرٹ سروس ہماری تنظیم
کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے
۔ ان کے مقابل لارڈ گروپ کو حرکت میں لے آؤں لیکن اس کے
لئے ضروری ہے کہ یہ لوگ تم تک نہ پہنچ سکیں کیونکہ بیج تمہارے
سیکشن کا ہے اور لامحالہ وہ اس سیکشن کے پیچھے ہی آئیں گے"۔ چیف

نے کہا۔

"لیکن کب تک ایسا ہو گا چیف"...... باس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب تک اس سیکرٹ سروس یا کم از کم اس عمران کا خاتمہ نہیں ہو جاتا"...... چیف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ آپ بہرحال بہتر سمجھتے ہیں جیسے آپ کا حکم"...... باس نے کہا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے چیف کا فیصلہ پسند نہیں آیا۔

"گڈ ہوپ۔ مجھے تمہاری یہی فرمانبرداری پسند ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ آج تک ہمارا سامنا کسی سیکرٹ سروس سے نہیں ہوا۔ اس لئے تمہیں ان کے بارے میں پوری طرح علم نہیں ہے لیکن میری آدھی سے زیادہ عمر سیکرٹ سروس ٹائپ کی ایجنسیوں میں کام کرتے گزری ہے اس لئے مجھے ان کے بارے میں سب معلوم ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے اور یہ علی عمران انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور اگر یہ ہماری راہ پر چل نکلا تو ہاٹ پوائنٹ کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے آدمی یقیناً ختم کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے میں نے مجبوراً یہ فیصلہ کیا ہے۔ بڑی قربانی سے بچنے کے لئے چھوٹی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اگر تم اس فرمانبرداری کا مظاہرہ نہ کرتے تو میں نے تمہیں ہی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اب ایسا

نہیں ہو گا۔ تم پورے سیکشن کو کیموفلاج کر کے خود ہاٹ پوائنٹ پر شفٹ ہو جاؤ"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر کیا یہ لارڈ گروپ ان لوگوں کا مقابلہ کر لے گا"...... ہوپ مین نے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ گروپ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ اس میں دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ شامل ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ ایک پرائیویٹ سیکرٹ سروس ہے۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ میں انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خاتمے کا ٹاسک دے دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ جلد از جلد ان کا خاتمہ کر دیں گے اس کے بعد پھر تمہارا سیکشن اطمینان سے کام کرتا رہے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... ہوپ مین نے کہا۔

"حکم کی فوری تعمیل کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہوپ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ بال بال بچا تھا ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر چیف اس کے خاتمے کا فیصلہ کر لیتا تو وہ دوسرا سانس نہ لے سکتا تھا۔ اس نے رسیور رکھ دیا اور سوچنے لگا کہ اپنے سیکشن کو کس انداز میں کیموفلاج کرے کہ دوبارہ جب چاہے آسانی سے اسے کام پر لگایا جا سکے۔

ٹائیگر اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹائیگر کی کار انتہائی تیزی سے شہر کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ بلینک کی کار اور اس کی لاش انہوں نے وہیں زرعی فارم میں ہی چھوڑ دی تھی۔ زرعی فارم میں لباسوں کی الماری موجود تھی اور روزی راسکل نے وہاں سے لباس لے کر پہن لیا تھا۔

"تم ٹیکسیوں میں سفر کرتی ہو۔ کار کیوں نہیں خرید لیتیں" اچانک ٹائیگر نے خاموش بیٹھی ہوئی روزی راسکل سے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی کافی عرصہ سے سوچ رہی ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جہاں میں رہتی ہوں وہاں کار جا ہی نہیں سکتی"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم کسی کنویں میں رہتی ہو یا کسی مینار پر کہ

وہاں نہیں جا سکتی"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے اور میرا گھرانہ جس محلے میں رہتا ہے۔ اس کی گلیاں اس قدر تنگ ہیں کہ وہاں کار داخل ہی نہیں ہو سکتی"...... روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم زیر زمین دنیا میں کیسے آگئیں۔ غریب گھرانوں کی لڑکیاں تو تمہاری طرح کے کام نہیں کرتیں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے بھی تم ایک اتفاق سمجھ لو۔ میرے والد اور میری والدہ دونوں ایک بس ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوگئے۔ میرے دو چھوٹے بھائی تھے جو ابھی پڑھ رہے تھے۔ گھر کا خرچ چلانے کا اور کوئی راستہ نہ تھا اس لئے مجبوراً میں نے ایک فرم میں لیڈی سیکرٹری کی جاب کر لی لیکن فرم کا باس انتہائی عیاش طبیعت آدمی تھا۔ اس نے ایک بار مجھے کام کے بہانے آفس میں رات گئے تک روکے رکھا اور پھر اس نے میری عزت پامال کرنی چاہی تو مجبوراً مجھے عزت بچانے کے لئے اسے ہلاک کرنا پڑا۔ اس نے مجھ پر خنجر تانا تھا لیکن جدوجہد کے دوران وہ خنجر میرے ہاتھ لگ گیا اور پھر میں نے اس خنجر سے اسے ہلاک کر دیا لیکن چوکیدار نے مجھے قتل کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں پکڑی گئی اور پھر مجھے جیل بھیج دیا گیا۔ وہاں میری ملاقات ایک آدمی آرتھر سے ہو گئی۔ آرتھر زیر زمین دنیا کے ایک گروپ کا چیف تھا۔

اس گروپ کا کام کرائے پر قتل کرنا تھا۔ آرتھر نے جب م
روئیداد سنی تو اس نے مجھے اپنی بیٹی بنا لیا کیونکہ اس کی بیٹی میری
کی تھی جسے اس کے مخالفوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ آرتھر ایک معو
جرم میں خود ہی گرفتار ہو کر جیل آیا تھا کیونکہ اس کا ایک مخا
جیل میں بند تھا۔ وہ اسے جیل میں ہلاک کرنا چاہتا تھا اور اس
ایسا ہی کیا لیکن کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ پھر آرتھر جیل سے ر
گیا۔ اس نے باہر جاتے ہی اس چوکیدار کو ہلاک کرا دیا جو میر
کیس میں چشم دید گواہ تھا۔ اس کے بعد آرتھر نے میرے
کوششیں کیں اور اس کی کوششوں سے مجھے رہائی مل گئی اور
میں آرتھر کی بیٹی بن کر اس کے ساتھ شامل ہو گئی۔ آرتھر نے
ٹریننگ دلائی اور پھر میں اس کے گروپ میں شامل ہو گئی۔ ج
تک آرتھر زندہ رہا میں اس کے گروپ میں شامل رہی لیکن آرتھ
موت کے بعد گروپ ختم ہو گیا تو میں پھر آزاد ہو گئی اور پھر میں
اپنے طور پر کام شروع کر دیا۔ اس طرح میں روزی راسکل بن گ
اپنے دونوں بھائیوں کو میں نے اعلیٰ تعلیم دلوائی اور انہیں مزید تو
کے لئے ایکریمیا بھجوا دیا۔ وہاں انہوں نے شادیاں کر لیں اور مجھ
اس بنا پر قطع تعلق کر لیا کہ میں ان کی نظروں میں جرائم پیشہ او
قاتلہ تھی حالانکہ یہ سب کچھ میں نے ان کے لئے کیا تھا۔ بہرحال اس
کے بعد میں آزاد ہو گئی لیکن میں نے وہ گھر نہیں چھوڑا۔ کیونکہ مجھ
اس گھر سے محبت ہے اور اس محلے کے لوگ بہت نیک اور شریف

لوگ ہیں"...... روزی راسکل نے پہلی بار اپنے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ تم قاتلہ ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہے اور اسی لئے وہ میری بے حد عزت کرتے ہیں کیونکہ ان کے مطابق میں نے اپنی عزت بچانے کے لئے اس شیطان کو قتل کیا ہے اور یہ ان کے نزدیک بہت اہمیت کی بات ہے"۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جب اس لباس میں وہاں سے نکلتی ہو گی یا واپس جاتی ہو گی تو کیا وہ اعتراض نہیں کرتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں صبح منہ اندھیرے وہاں سے نکل آتی ہوں اور رات کو دیر گئے جاتی ہوں اور اگر کبھی مجھے دیر ہو جائے تو پھر میں چادر اوڑھ کر وہاں سے نکلتی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تم کسی کالونی میں کوٹھی لے کر بھی تو رہ سکتی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اکیلی وہاں نہیں رہنا چاہتی"...... روزی نے جواب دیا۔

"کوئی نوکر رکھ لو یا کوئی ملازمہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نوکر مرد ہو گا اور مجھے مردوں پر اعتبار نہیں ہے جہاں تک ملازمہ کا تعلق ہے تو ملازمہ کا بھی کوئی نہ کوئی تعلق کسی مرد سے

بہرحال ہو گا“...... روزی راسکل نے جواب دیا تو ٹائیگر بے ا
ہنس پڑا۔

”تمام دن تم مردوں سے ملتی رہتی ہو اور اس کے باوجود
باتیں کر رہی ہو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”وہ دوسری بات ہے لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ
مرد رات کو میری کوٹھی میں رہے چاہے وہ چوکیدار ہی کیوں
ہو“...... روزی راسکل نے کہا۔

”کیوں۔ وہ تمہیں کیا کہے گا۔ تم اب کوئی عام عورت تو
ہو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن میرے اندر اس معاملے
ایک نفسیاتی گرہ سی موجود ہے اور بس“...... روزی نے جواب د

”تو پھر شادی کر لو“...... ٹائیگر نے کہا تو روزی بے ا
چونک پڑی۔

”ہاں ایسا ہو سکتا ہے بشرطیکہ میرے مطلب کا کوئی مرد مل جا
تو“...... روزی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”مثلاً کس قسم کا مرد“...... ٹائیگر نے بھی مسکراتے ہوئے کہ

”تمہاری طرح کا اکھڑ۔ سنگ دل اور سخت مزاج“...... روز
نے فوراً ہی جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

”ارے میرا خیال تھا کہ تم کہو گی انتہائی فرمانبردار، تابعدار قسم
مرد ہونا چاہئے“...... ٹائیگر نے کہا تو روزی بے اختیار ہنس پڑی۔

”مجھے تابعدار اور فرمانبردار قسم کے مردوں سے شدید نفرت ہے۔
مجھے وہ سرے سے مرد ہی نہیں لگتے“...... روزی نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر تو ظاہر ہے تمہیں اکیلا ہی رہنا پڑے
گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیوں۔ کیا تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے“...... روزی نے
کہا۔

”نہیں سوری۔ میرا شادی کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے اس
لئے آئندہ ایسی بات نہ کرنا“...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

”کیوں وجہ“...... روزی نے کہا۔

”میرے استاد نے چونکہ شادی نہیں کی اس لئے میں بھی نہیں کر
سکتا“...... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی بے اختیار ہنس پڑی۔

”مطلب ہے کہ اگر تمہارا استاد شادی کر لے تو پھر تم شادی کر
لو گے“...... روزی نے کہا۔

”شاید لیکن یہ بات پہلے سن لو کہ اگر مجھے شادی کرنی بھی ہوئی تو
تم سے بہرحال نہیں کروں گا“...... ٹائیگر نے صاف اور دوٹوک لہجے
میں کہا تو روزی کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیوں۔ کیا تم مجھے غلط عورت سمجھتے ہو“...... روزی نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں سرے سے عورت ہی نہیں سمجھتا۔ بری یا اچھی تو بعد
کی بات ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ کیوں۔ کیا میں تمہیں مرد نظر آتی ہوں۔ کیا کہنا چاہتے
تم"...... روزی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں نے کب کہا ہے کہ تم مرد نظر آتی ہو"...... ٹائیگر نے
بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر"...... روزی نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم راسکل ہو اور راسکل سے نہ دوستی کی جا سکتی ہے او
شادی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی بے اختیار ہنس پڑی۔
"تمہارے لئے میں صرف روزی ہی بن سکتی ہوں صرف تمہار
لئے"...... روزی راسکل نے اس بار بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہ
ٹائیگر نے یکلخت کار کے پوری قوت سے بریک لگا دیئے اور تیزی
چلتی ہوئی کار ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی۔
"کیا ہوا"...... روزی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
"دروازہ کھولو اور نیچے اتر جاؤ اور اب آئندہ اگر مجھے تمہاری شـ
نظر آئی تو گولی مار دوں گا۔ اترو نیچے"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد
میں کہا۔
"کیا مطلب۔ کیوں"...... روزی شاید ذہنی طور پر ٹائیگر کی بات
کا مطلب ہی نہ سمجھ سکی تھی اس لئے بجائے غصہ آنے کے اس کے
لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔
"میں ایسی عورت کو برداشت نہیں کر سکتا جو اس لاڈ بھرے
انداز میں بات کرے اگر عمران صاحب نے مجھے خصوصی طور پر حکم

ایا ہوتا کہ تمہیں برداشت کیا جائے تو میں تمہیں گولی مار دیتا اس
ہ تمہاری جان بچ رہی ہے۔ اترو نیچے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے
ا تو روزی کا چہرہ یکلخت بدل گیا۔
"تم مجھے کہہ رہے ہو۔ مجھے نانسنس۔ مجھے کہہ رہے ہو۔ میں
ہارا خون پی جاؤں گی"...... روزی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو
ئیگر نے یکلخت کار آگے بڑھا دی۔
"بس تمہارا یہ انداز پھر بھی قابل برداشت ہے"...... ٹائیگر نے
ا۔
"تم آخر ہو کیا بلا۔ میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آ
ی"...... روزی نے کہا۔
"میرا نام ٹائیگر ہے بس تمہارے لئے اتنا جان لینا کافی ہے اور یہ
ن لو کہ جب تک عمران صاحب کا تمہیں برداشت کرنے کا حکم قائم
ہے گا تم بھی زندہ رہو گی جب یہ حکم تبدیل ہو گا اس وقت تم بھی
وسرا سانس نہیں لو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔
"مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ میں تمہیں اور تمہارے استاد دونوں کو
ولی مار دوں گی۔ سمجھے"...... روزی نے چیختے ہوئے کہا۔
"جس روز تم نے ایسا کیا وہ تمہاری زندگی کا آخری روز ہو
ا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو سپر
لب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑا اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے
لیا۔

"تم چاہو تو ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس جا سکتی ہو"...... ٹ
کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ میں کیوں جاؤں بلکہ تم جا سکتے ہو۔ تمہارا
ہے۔ میں خود اس جانسن سے بات کر لوں گی۔ وہ مجھے جانہ
روزی راسکل نے بھی نیچے اتر کر کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم جاؤ کیونکہ وہ آسانی سے زبا
کھولے گا اور مجھے اس پر تشدد کرنا پڑے گا اور اس طرح تم
نشانہ بن سکتی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے کسی نے کیا نشانہ بنانا ہے۔ میرا نام روزی راسکَ
روزی راسکل۔ تم دیکھنا کہ مجھے دیکھتے ہی وہ کس طرح سب
دے گا"...... روزی راسکل نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا اور
ہی تیزی سے مین گیٹ کی طرف چل پڑی۔ ٹائیگر نے کاندھے ا
اور اس کے پیچھے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں داخل ہو
سیدھے کاؤنٹر پر پہنچے۔

"جانسن موجود ہے دفتر میں"...... روزی راسکل نے آ
ہوئے لہجے میں کاؤنٹر مین سے کہا۔

"یس میڈم۔ کیا میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دوں"۔
مین نے کہا۔

"دیتے رہو۔ آؤ ٹائیگر"...... روزی راسکل نے بڑے بے نیا
لہجے میں کہا اور سائیڈ راہداری کی طرف مڑ گئی۔ ٹائیگر مسکرا

ا کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جانسن کے دفتر میں داخل ہو
ے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آج تم دونوں اکٹھے پھر رہے ہو۔ بہت خوب۔ اچھی
ی ہے"...... جانسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"جوڑی کی بات آئندہ مت کرنا جانسن۔ میں اس قسم کی خرافات
ل نہیں ہوں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سوری۔ بہرحال بیٹھو۔ کیسے آنا ہوا"...... جانسن نے
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے بلینک کو میرے پیچھے لگایا تھا جانسن اور تمہارا یہ بلینک
۔ ہو چکا ہے"...... روزی نے سرد لہجے میں کہا تو جانسن بے اختیار
ں پڑا۔

"اوہ۔ ویری سرپرائز۔ اتنا آسان شکار تو نہ تھا۔ بہرحال ٹھیک
۔ ایسا بھی ہو جاتا ہے"...... جانسن نے کہا۔

"اب تم بتاؤ گے کہ تم نے کس پارٹی کے کہنے پر بلینک کو
ے پیچھے لگایا تھا"...... روزی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سوری۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے اور تم مجھے اچھی طرح
ہو"...... جانسن کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"میری بات سنو جانسن۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے معاملات
نہیں الجھتے جن کا تعلق ملکی سلامتی سے ہو"...... روزی راسکل
ولنے سے پہلے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ بھی میرا اصول ہے"...... جانسن نے جواب دیا۔
"لیکن اب تم ایسا کر چکے ہو۔ تم نے بلیلنگ کو اس لئے
کے پیچھے لگایا تھا کہ وہ روزی سے وہ بیج حاصل کر سکے جو اس
گیروں سے خریدا تھا لیکن اب یہ بیج روزی راسکل کے ہاتھوں
کر ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچ چکا ہے جس کا تعلق سیکرٹ
سے ہے اور اس بیج کا تعلق جس تنظیم پرل پائریٹ سے ہے ا
حکومت پاکیشیا کے ایک منصوبے کو تباہ کر دیا ہے اس لئے
حکومت کی مجرم ہے۔ روزی راسکل تو خواہ مخواہ درمیان میں کو
ہے ورنہ اب اس کا کوئی تعلق اس بیج سے نہیں رہا اور تمہار۔
میں یہی بہتر ہے کہ تم اپنے آپ کو اس چکر سے باہر نکال لو و
جانتے ہو کہ تمہارا یہ ہوٹل تم سمیت فنا کیا جا سکتا ہے"......
نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہر حال میں پارٹی کا نام نہیں بتا سکتا۔ یہ
اصول کے خلاف ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں پارٹی کو انکار کر
کہ میں مزید یہ کام نہیں کر سکتا"...... جانسن نے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے انکار کرو"...... روزی راسکل
یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی
حرکت میں آیا اور کمرہ جانسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے بے ا
گونج اٹھا۔ روزی نے اس کے چہرے پر اپنا پنجہ بالکل کسی
طرح مارا تھا اور جانسن نے چیختے ہوئے یکلخت اپنے دونوں ہاتھ

ا لئے تھے۔ اسی لمحے روزی کا بازو گھوما اور جانسن کرسی سمیت الٹ
دوسری طرف گرا ہی تھا کہ روزی نے چھلانگ لگائی اور وہ ایک
ک کے لئے میز پر نظر آئی۔ دوسرے لمحے وہ نیچے گر کر اٹھتے ہوئے
ن کے اوپر جا گری اور جانسن کے حلق سے یکلخت ایک اور چیخ نکلی
اس کے ساتھ ہی روزی کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر
رش پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی جانسن بھی یکلخت اچھل کر کھڑا
لیا۔ ٹائیگر اطمینان سے کھڑا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کمرہ ساؤنڈ
ف ہے اس لئے اندر کی آوازیں باہر نہ جا سکتی تھیں۔ وہ دیکھنا
تا تھا کہ روزی راسکل کیا کرتی ہے۔ جانسن کا چہرہ خراشوں سے
ہوا تھا اور اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں اور ان کے
وں سے خون کے قطرے رس رہے تھے۔ اس کی آنکھیں بھنچی
تھیں۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے تیزی سے میز کی دراز کھولنے کی
شش کی لیکن ظاہر ہے بھنچی ہوئی آنکھوں کی وجہ سے وہ تیزی سے
نہ کر پا رہا تھا۔ اسی لمحے روزی راسکل یکلخت کسی سپرنگ کی
اچھلی اور پھر اس سے پہلے کہ جانسن سنبھلتا روزی راسکل کا بازو
کی سی تیزی سے گھوما اور جانسن ایک بار پھر چیختا ہوا کرسی سے
یا اور پھر کرسی سمیت وہ روزی راسکل کے قدموں میں آ گرا۔
ی راسکل بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی لیکن جانسن نے اس کی
ں پنڈلیاں پکڑ کر اسے کھینچ لیا اور روزی راسکل ایک بار پھر
ئی ہوئی پشت کے بل نیچے گری لیکن اس بار اس کا سر عقب میں

موجود شراب کی بوتلوں سے بھرے ہوئے لوہے کے سٹینڈ سے
انداز میں ٹکرایا کہ وہ نیچے گر کر صرف ایک لمحے کے لئے تڑپی او
ساکت ہو گئی۔ پھر اس سے پہلے کہ جانسن سیدھا ہوتا ٹائیگر نے
کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے مار دیا اور جانسن
چیختا ہوا اوندھے منہ نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات حرکت میں
اور کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے جانسن کو بھی روزی را
کی طرح بے ہوشی کے عالم میں پہنچا دیا۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا او
نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر واپس آ کر اس نے فرش پ
ہوش پڑی ہوئی روزی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر
چند لمحوں بعد روزی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے
تو اس نے ہاتھ ہٹا دیئے اور جانسن کو گھسیٹ کر اس نے ایک
سے اٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لیا۔ اسی لمحے روزی راسکل کسم
ہوئی ہوش میں آ گئی۔

"جلدی اٹھو روزی ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"......
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو روزی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو

"میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ میں اسے گولی مار دوں"
روزی نے اٹھتے ہی اپنی عادت کے مطابق چیختے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے میرے پیچھے آ جاؤ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے
اور پھر تیزی سے وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ یہا
اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ جانسن کے اس آ

ایک خفیہ راستہ کلب کی عقبی سمت کو نکلتا ہے۔ اس نے
ہ کر لیا تھا کہ وہ جانسن کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے جائے گا اور پھر
اس سے اطمینان سے معلومات حاصل کرے گا۔

"تمہیں کار چلانی آتی ہے"...... ٹائیگر نے اپنے پیچھے آنے والی
زی راسکل سے کہا۔

"ہاں۔ کیوں اور یہ تم اسے اٹھا کر کہاں لے جا رہے ہو۔ اسے
اتارو تاکہ میں اس سے پارٹی کا پوچھوں"...... روزی نے انتہائی
میلے لہجے میں کہا۔

"یہ چابیاں لو اور پارکنگ سے کار عقبی طرف لے آؤ۔ ہم اسے
نا ہاؤس لے جاتے ہیں پھر وہاں اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کرتی
نا یہاں کسی بھی وقت اس کا کوئی آدمی آ سکتا ہے"...... ٹائیگر نے
ما۔

"اوہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم واقعی عقلمند آدمی ہو"...... روزی
نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود
ابیاں جھپٹیں اور پھر اس کی سائیڈ سے ہو کر وہ تیزی سے دوڑتی
ائی آگے بڑھ گئی۔ ٹائیگر کا دایاں ہاتھ فارغ تھا اس لئے اس نے
ب سے چابیاں آسانی سے نکال لی تھیں۔

سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ولنگ
معروف شاہراہ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرا
سیٹ پر ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ ا
جسم پر گہرے براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے چہرے پر سختی
جیسے ثبت سا نظر آتا تھا۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر پہلی نظر
محسوس ہوتا تھا کہ اس کے چہرے پر کبھی مسکراہٹ آ ہی
سکتی۔ آنکھوں پر گہرے رنگ کی گاگل تھی۔ سر پر سنہرے رنگ
بال تھے جنہیں پیچھے کی طرف کر کے سنوارا گیا تھا۔ وہ کار میں
تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور پھر پہلے کی ط
رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد ا
کار ایک سفید رنگ کی عمارت کے گیٹ پر جا کر رک دی۔ گ
کسی ڈاکٹر آسٹن کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ اس سخت چہرے وا

ے اتر کر ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
"کون ہے"...... ایک سخت سی آواز ستون میں موجود ڈور فون
سنائی دی۔
"آرتھرینگ"...... اس سخت چہرے والے نے جواب دیا۔ اس کا
اس کے چہرے کی طرح سخت تھا۔
"اوکے"...... ڈور فون سے آواز سنائی دی اور آرتھر واپس کار میں
بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور
ر نے کار سٹارٹ کر کے اسے اندر کی جانب موڑا۔ یہ ایک
بصورت کوٹھی تھی لیکن یہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ پھاٹک
کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا تھا۔ آرتھر نے کار پورچ میں لے
ر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ عمارت میں داخل ہونے کی بجائے تیز
قدم اٹھاتا دائیں طرف موجود سائیڈ گلی میں مڑا اور ایک بند
ازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھل
تو آرتھر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک
ے سے کمرے میں ہوا۔ آرتھر اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کا
ازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ
لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ آرتھر اطمینان سے کھڑا تھا۔ چند
بعد کمرے کی حرکت رک گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ
خود کھل گیا تو آرتھر اس کمرے سے باہر آ گیا۔ یہ ایک اور
اری تھی۔ آرتھر اس راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر

راہداری کے اختتام پر موجود دروازے کے سامنے پہنچ کر رک
دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد بلب
اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گا تو آرتھر اندر داخل ہو
ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک
ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عم
بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے
کی مناسبت سے عام چہروں سے بڑا تھا۔ سر کے بال چھوٹے
اوپر کو اٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے البتہ اس کی آنکھوں میں
جیسی چمک تھی۔

"آؤ آرتھر"..... اسی ادھیڑ عمر نے بھاری لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"..... آرتھر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو"..... لا
آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو آرتھر بے اختیار چونک پڑا۔ ا
چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات نظر آنے لگے تھے۔

"یس لارڈ۔ میں اس سے کئی بار ٹکرا چکا ہوں"..... آرتھ
کہا۔

"پھر تو علی عمران کے بارے میں بھی جانتے ہو گے"۔ لارڈ
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ"..... آرتھر نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف کیس بک کیا ہے اور میں نے اس کے لئے تمہارا اور تمہارے سیکشن کا انتخاب کیا ہے۔ کیا تم اس مشن پر کام کرنے کے لئے رضامند ہو"..... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ کیوں نہیں۔ میں نے اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کئی بدلے چکانے ہیں"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ میں نے تمہاری تفصیلی فائل خصوصی طور پر دوبارہ پڑھی ہے اور مجھے اس فائل سے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے تمہارا اخراج اس علی عمران کی وجہ سے ہی ہوا تھا"..... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ وہ میرے ہاتھوں سے نکل گیا تھا اور نہ صرف نکل گیا تھا بلکہ اس نے مجھے شدید زخمی بھی کر دیا تھا اور اپنا مشن بھی مکمل کر لیا تھا۔ اس ناکامی پر مجھے گولی بھی ماری جا سکتی تھی لیکن بلیک ایجنسی کے چیف نے میری سائیڈ لی اور پھر مجھے صرف ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا"..... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر یہ مشن تم سنبھالو لیکن اس بار ناکامی کا لفظ سامنے نہیں آنا چاہئے"..... لارڈ نے کہا اور میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر اس نے آرتھر کی طرف بڑھا دی۔

"کیا مجھے پاکیشیا جانا ہو گا"..... آرتھر نے فائل اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ لوگ ایکریمیا میں ہی آئیں گے میں تمہیں پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ تم اپنا لائحہ عمل اس پس منظر کو سامنے رکھ کر تیار کرو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... آرتھر نے کہا۔

"دنیا بھر کے سمندروں میں ماہی گیر پرل فارمنگ کرتے ہیں یہ ایک خاص راز ہے جو ماہی گیروں میں سینہ بہ سینہ چلتا ہے وہ ایسی سیپیاں تلاش کرتے ہیں جو بار آور ہو سکتی ہوں پھر ان کی نرسری قائم کرتے ہیں اور اس طرح کثیر تعداد میں وہ سیپیاں تیار کر لیتے ہیں اس کے بعد ایک خاص عمل کے تحت وہ ان کے اندر بارش کے قطرے ڈال کر انہیں بار آور کرتے ہیں اور سمندر کی انتہائی گہرائی میں مخصوص جگہوں پر ان سیپیوں کو رکھ کر ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ جب یہ بڑی ہو جاتی ہیں تو ان کے اندر بارش کے قطرے انتہائی قیمتی موتی بن جاتے ہیں پھر ان سیپیوں سے یہ موتی نکال کر فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ انہیں پرل فارمنگ کہا جاتا ہے اور یہ کام انتہائی خفیہ طریقے سے ہوتا ہے۔ بہرحال جہاں ماہی گیر یہ کام کرتے ہیں وہاں ایسی تنظیمیں بھی قائم ہو چکی ہیں جو ایسی فارمنگ کا سراغ لگاتی ہیں اور جب یہ فارمنگ تیار ہوتی ہے تو وہ اسے لوٹ لیتے ہیں اس طرح وہ ان موتیوں کے مالک بن جاتے ہیں۔ تم انہیں موتیوں کے ڈاکو بھی کہہ سکتے ہو۔ ایسی ہی ایک تنظیم بین الاقوامی سطح پر کام کر رہی ہے اس کا نام پرل پائرٹ ہے۔ یہ بہت باوسائل تنظیم ہے

اس تنظیم نے ہمیں اس کام کے لئے بک کیا ہے کیونکہ پاکیشیا حکومت نے پاکیشیا کے سمندر میں پرل فارمنگ کی جسے پرل پائرٹ نے لوٹ لیا اور پھر یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا اور اس کی اطلاع پرل پائرٹ تک پہنچ گئی۔ چونکہ پرل پائرٹ بذات خود اس قسم کی تنظیم نہیں ہے کہ وہ سیکرٹ ایجنٹوں کا اور خاص طور پر اس علی عمران کا خاتمہ کر سکیں۔ اس لئے انہوں نے ہمیں ہائر کیا ہے تاکہ یہ لوگ پرل پائرٹ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں"۔ لارڈ نے کہا۔

"اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... آرتھر نے پوچھا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہی ہے لیکن ولنگٹن میں اس کا مین سیکشن کام کرتا ہے۔ پاکیشیا میں واردات اسی مین سیکشن نے کی تھی لیکن پرل پائرٹ کے چیف نے اس سیکشن کو کیمو فلاج کر دیا ہے اور اس کے باس کو کسی دوسرے پوائنٹ پر بھیج دیا ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"پھر تو ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہو گا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ وہاں پہنچیں گے"...... آرتھر نے کہا۔

"ہاں میرے ذہن میں بھی یہی بات تھی۔ گو اس تنظیم نے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا لیکن میں نے اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر جزائر غرب الہند کے سب سے مشہور جزیرے درتھ میں ہے بظاہر یہ ایک جہاز

راں کمپنی ہے جو چھوٹے جہاز اور سٹیمر کرائے پر دیتے ہیں لیکن ان ' اصل بزنس موتیوں کی ڈکیتی ہی ہے البتہ اس کا چیف جس کا نا' برنارڈ ہے وہ ناراک میں رہتا ہے۔ برنارڈ جیولرز کے نام سے اس کی بہت بڑی کارپوریشن ہے اور یہ کارپوریشن جواہرات کا بین الاقوامی سطح پر کاروبار کرتی ہے"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کس قسم کا ہوگا باس۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں کیا ہوتا ہوگا"...... آتھر نے پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے لیکن میرا انداز ہے کہ وہاں انتہائی جدید سٹیمر اور جہاز وغیرہ ہوتے ہوں گے اور جیسے ہی انہیں اطلاع ملتی ہو گی وہ لوگ ان سٹیمروں کی مدد سے موقع پر پہنچ کر سمندر کی تہہ میں اتر کر فارمنگ کو لوٹ لیتے ہوں گے۔ پھر ان سیپیوں کو ہیڈ کوارٹر لایا جاتا ہو گا اور وہاں سے موتی نکال کر برنارڈ کارپوریشن پہنچا دیئے جاتے ہوں گے جہاں سے انہیں فروخت کر دیا جاتا ہو گا"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں جا کر کیا کریں گے۔ زیادہ سے زیادہ وہ سٹیمروں اور جہازوں کو تباہ کر دیں گے اس سے کیا ہو گا دوسرے جہاز یا سٹیمر خریدے جا سکتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ لوگ برنارڈ کو پکڑیں گے اور پھر اس سے اس کے خاص آدمیوں کی تفصیلات معلوم کر کے ان کا خاتمہ کریں گے"...... آرتھر نے کہا۔

"ہاں یقیناً ایسا ہی ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"تو پھر ہمیں تمام توجہ اس برنارڈ پر مرکوز رکھنی چاہئے"...... آرتھر نے کہا۔

"یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں بہرحال ں برنارڈ کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے اس کے بارے میں صیلات حاصل کی ہیں۔ ہمارا مشن بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس خاتمہ ہے۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم پہلے یہاں ولنگٹن میں اپنا ل پھیلاؤ۔ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ براہ راست نارڈ تک نہیں پہنچ سکتے وہ لامحالہ پہلے یہاں آئیں گے کیونکہ یہاں ے سیکشن نے ان کے ملک میں کام کیا ہے پھر یہاں سے معلومات اصل کر کے وہ ورتھ جائیں یا ناراک بہرحال وہ پہلے یہیں آئیں گے"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس طرح کام نہیں ہو گا لارڈ"...... آرتھر نے منہ بناتے ہوئے لہا۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یہاں ولنگٹن میں ہمارے پاس کوئی ٹارگٹ ہونا چاہئے ورنہ لنگٹن میں ان کی تلاش ناممکن ہے۔ ظاہر ہے وہ یہاں اپنی اصل نکلوں میں تو نہیں آئیں گے"...... آرتھر نے کہا۔

"ہاں اس کے لئے ایک ٹپ موجود ہے۔ یہاں کا باس ہوپ مین ہا اور ہوپ مین کی ایک گرل فرینڈ ہے جس کا نام ماریا ہے یہ ماریا

ایک کلب میں ڈانسر ہے اور یہاں کے سب لوگ جانتے ہیں کہ ہوپ مین کی خاص عورت ہے۔ ماریا سپر لگژری پلازہ میں رہتی ہے اس کے فلیٹ کا نمبر اٹھارہ ہے عمران لامحالہ اس ہوپ مین کا سرا لگائے گا اور پھر وہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لـ ماریا تک پہنچے گا"...... لارڈ نے کہا تو آرتھر کی آنکھوں میں پہلی ب چمک ابھر آئی۔

"گڈ لارڈ یہ درست ٹپ ہے۔ میں یہاں بھی اور ناراک میں بھ اپنے سیکشن کو بھجوا دوں گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی لامحا ہمارے ہاتھ چڑھ جائیں گے لیکن کیا ان کی لاشیں محفوظ رکھنی ہیں یا نہیں"...... آرتھر نے کہا۔

"پرل پائریٹ یا برنارڈ تو ظاہر ہے ان سے واقف نہیں ہے اس لئے اس نے ان لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ بہرحال ہم نے اسے اطلاع دینی ہے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے اس لئے تم نے اپنے طور پر کنفرم رپورٹ دینی ہے اور بس"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے لارڈ۔ اب مجھے اجازت"...... آرتھر نے کہا اور لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا تو آرتھر اٹھا اس نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل سے سیدھا اپنے فلیٹ پر پہنچا تاکہ ایکریمیا نے کی تیاری کرنے کے ساتھ ساتھ سلیمان کو بھی بتا سکے کہ وہ ن پر ایکریمیا جا رہا ہے۔ لیکن وہ جیسے ہی فلیٹ پر پہنچا فون کی گھنٹی اٹھی اور عمران نے خود ہی رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) راہی ملک عدم سوری راہی ملک ایکریمیا بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور ا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس رانا ہاؤس سے"...... دوسری طرف ے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"رانا ہاؤس سے کیا مطلب۔ یہ تم نے رانا ہاؤس میں ڈیرہ کیوں ڈالا ہے کیا سنیک کلرز نے کوئی اور کیس شروع کر دیا ہے"۔ ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ وہ پرل پائریٹ والے سلسلہ میں پیش رفت ہوئی
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"پیش رفت ہوئی ہے۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر
پوچھا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے روزی راسکل کو بلینک کلب
میں دیکھنے سے لے کر زرعی فارم میں ہونے والی تمام روئیداد اور
سپر کلب کے جانسن کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنے تک کی
تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پھل پکتا جا رہا ہے"...... عمران
کہا۔
"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... دوسری
طرف سے ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"روزی کے صبر کے پھل کی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال کیا
ہے اس جانسن نے"...... عمران نے کہا۔
"اس نے بتایا ہے باس کہ اسے یہ کام یہاں کے ایک جیولر
دیا ہے۔ اس جیولر کا نام کرامت ہے اور اس کی جیولری کی
مارکیٹ میں کرامت جیولرز کے نام سے دکان ہے اور وہ جواہرات
کی سمگلنگ میں بھی ملوث ہے اور اس سمگلنگ کے سلسلہ میں
اس کے تعلقات جانسن سے ہوئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"پھر اس کرامت کا کچھ کیا ہے تم نے یا روزی راسکل کے
ہی چلتے رہو گے"...... عمران نے کہا۔

ہاں روزی راسکل تو آپ کے حکم کی وجہ سے زندہ ہے ورنہ"۔
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
ارے ارے اس نے تو تمہاری زندگی بچائی ہے ورنہ تم وہیں
ی میں پڑے پڑے ختم ہو جاتے۔ زہریلا خنجر جان لینے میں
یر نہیں لگایا کرتا۔ بہرحال تم روزی راسکل کو رانا ہاؤس سے
ا اور آئندہ اسے وہاں نہ لانا۔ البتہ جوزف کو اس جیولر کے
یں تفصیل بتا دو۔ وہ جوانا کے ذریعے اسے اٹھوا لے گا"۔
نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
ی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔
پ رات کو ڈنر کرنے کون سے ہوٹل جا رہے ہیں صاحب"۔
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
ایکریمیا کے سب سے مشہور ہوٹل گرانڈ میں۔ کیوں تمہیں
تراض ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
کریہ۔ بس یہی پوچھنا تھا کیونکہ میں رات کو ہوٹل شیرٹن میں
عو ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔
سلیمان"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
ی صاحب"...... سلیمان نے مڑتے ہوئے کہا۔
س نے مدعو کیا ہے تمہیں وہاں"...... عمران نے جان بوجھ
کو سنجیدہ رکھتے ہوئے کہا۔
س جولیا نے نہیں کیا اس لئے بے فکر رہیں"...... سلیمان

نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے
چلا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب حریرے بند کرانے ہی پڑیں گے"...... عمران ۔
ہوئے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جو
سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں مس جولیا"...... عمران نے انتہا
میں کہا۔

"یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب"
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان بتا رہا ہے کہ تم نے اسے رات ہوٹل میں ڈنر
ہے جبکہ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ سلیمان میرا باورچی ہے
نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے دوسری طرف سے سرد لہجے
عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے شاید جولیا کی طرف
رد عمل کی توقع نہ تھی۔

"پھر یہ کہ میں اپنے باورچی کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں"
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اسے زندہ بھجوا دیا جائے گا اور کچھ"...... جو

بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اس انداز میں
بوں کر رہی ہے۔

ر اجازت دو تو میں بھی اس کے ساتھ آ جاؤں۔ اس کے
، کے بعد ظاہر ہے تم تنہا رہ جاؤ گی اور تنہائی اچھی نہیں
عمران نے کہا۔

ی ہمارے ساتھ ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
تھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے
یا۔

نے پوچھ لیا مس جولیا سے۔ یہ لیجئے چائے پیجئے"۔ سلیمان
اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی

، تو کہا تھا کہ جولیا نے تمہیں مدعو نہیں کیا جبکہ اس کے
نے مدعو کیا ہے۔ تم نے میرے سامنے جھوٹ کیوں بولا
مران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

س جولیا نے نہیں بلکہ تنویر نے مدعو کیا ہے۔ ہو سکتا ہے
ں کے ساتھ ہو"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے
ب پڑا۔

اس کا مطلب ہے کہ میرے خلاف انتہائی خوفناک سازش
، اور تم میرے رقیب روسیاہ اوہ سوری رو سفید کے ایجنٹ
...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تنویر کو چند ایسے مشورے دیئے ہیں جن پر
وہ کامیاب ہو چکا ہے اور اسی خوشی میں اس نے مجھے ڈنر کی
ہے"۔ سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"آج تک تمہارے مشوروں کا مجھے تو کوئی فائدہ نہیں
کو کیا ہو گا اس لئے شوق سے جاؤ"...... عمران نے منہ
کہا۔

"آپ نے تو آج تک میرے مشوروں پر عمل ہی نہیں
تنویر عمل کر چکا ہے اس لئے مس جولیا اس کے ساتھ
ہے"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے باہر چلا گیا اور
اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمرا
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جوانا اس جیولر کو لے آیا ہے باس"...... جوزف نے

"اتنی جلدی۔ کیا مطلب۔ کیا وہ اسے رانا ہاؤس کے
مل گیا تھا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ وہ اسے اس کی دکان سے لے آیا ہے"..
نے جواب دیا۔

"سب کے سامنے۔ اوہ پھر تو پولیس بھی پیچھے ہو گی"...... عمران
کہا۔

"جی نہیں۔ وہ اپنی مرضی سے آیا ہے"...... جوزف نے جواب

"کیا مطلب۔ یہ آج کیسا سورج طلوع ہوا ہے کہ ہر آدمی مجھے ہی
ق بنانے پر تلا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

"جوانا نے بتایا ہے باس کہ وہ اس کی دکان پر گیا اور اس نے
ے بتایا کہ وہ رانا تہور علی کا سیکرٹری ہے اور رانا صاحب اس سے
ہرات کے سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ بازار میں نہیں آ
ۃ اس لئے وہ اس کے ساتھ چلے اور وہ اٹھ کر آ گیا"...... جوزف
کہا۔

"اچھا۔ پھر تو جواہرات بھی ساتھ لایا ہو گا۔ ویری گڈ۔ کچھ دن
رج چلنے کی امید تو پیدا ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ جوانا نے اسے کہہ دیا تھا کہ رانا صاحب اپنے خاندانی
واہرات فروخت کرنا چاہتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ وہ ٹائیگر اور روزی راسکل
ا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"وہ آپ کے فون کے فوراً بعد ہی چلے گئے تھے"...... جوزف نے
واب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی
کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے اٹھنے کا
ملتوی کرتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران
کہا۔
"جولیا بول رہی ہوں۔ چیف نے فون پر کہا تھا کہ وہ ایک
کسی مشن پر ٹیم بھیج رہے ہیں اور تم اس ٹیم کو بریف کرو گے"
دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ٹیم میں کون کون شامل ہے"...... عمران نے مسکرا
ہوئے پوچھا۔
"میرے ساتھ صالحہ، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل"...... :
نے جواب دیا۔
"تو ٹھیک ہے۔ میں چیف کے حکم پر اسے بریف کر دیتا ہو
اب صرف تم اور میں ایکریمیا جائیں گے"...... عمران نے جوا
دیا۔
"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے جب چیف نے خود
منتخب کی ہے تو تم کیسے روک سکتے ہو"...... جولیا نے انتہائی حیر
بھرے لہجے میں کہا۔
"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ چیف نے کہا ہے کہ میں ٹیم
بریف کروں گا تو میں نے بریف کر دیا۔ بریف کا مطلب یہی ہوتا

ں کہ مختصر کرو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
بکواس مت کرو۔ میں نے ٹیم کو تیار رہنے کا کہہ دیا ہے۔ بریف
مطلب ہے کہ تم ہمیں کیس کے بارے میں بتاؤ گے"...... جولیا
غصیلے لہجے میں کہا۔
میں کیسے بتا سکتا ہوں کیس کے بارے میں۔ میں نے تو
س پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ کیس کے بارے میں تو کوئی لیڈی
ی بتا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
یو نانسنس۔ اب گھٹیا پن پر اتر آئے ہو"...... جولیا نے پھاڑ
نے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر
عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی
بڑھ گیا۔
سلیمان"...... عمران نے راہداری میں رک کر کہا۔
جی صاحب"۔ سلیمان نے فوراً ہی کچن سے باہر آتے ہوئے کہا۔
میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ جولیا کا فون آئے تو اسے بتا دینا کہ
سے خود ہی فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔
جی صاحب"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور
ن سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
د اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ولنگٹن کے سب سے بدنام بار آئرن راڈ کے ہال کے ایک ا
میں کارل اپنے سامنے شراب کا جام رکھے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس
نظریں ہال کے دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد درواز
اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے وہیں رک کر پہلے ہا
طائرانہ نظریں ڈالیں اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا کارل کی ط
آنے لگا۔ کارل اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے تو کسی لڑ
آمد کی توقع تھی لیکن لڑکی کی جگہ یہ کھلنڈرا سا نوجوان اس کی ط
بڑھا چلا آرہا تھا۔ نوجوان جس طرح کارل کو دیکھ کر چونکا تھا اور
انداز میں وہ اس کی طرف بڑھا تھا اس سے کارل سمجھ گیا تھ
نوجوان اس کی میز پر ہی آرہا ہے۔

"ہیلو۔ تمہارا نام کارل ہے"...... نوجوان نے قریب آ
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... کارل نے مختصر سا جواب دیا۔

"میرا نام بیکر ہے اور میرا تعلق لارڈ سے ہے"...... آنے والے نے کہا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیکن مجھے فون تو کسی مس روفی نے کیا تھا"...... کارل نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا سیکشن کیموفلاج ہو چکا ہے اور تمہارا باس ہوپ مین کسی دوسرے پوائنٹ پر شفٹ ہو چکا ہے اس لئے کہ تمہاری تنظیم پرل پائریٹ کو اس بات کا خطرہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کرے گی"...... بیکر نے کہا تو اسی لمحے ویٹر نے وہسکی کا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے پھر"...... کارل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارے چیف نے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کے لئے لارڈ کو ہائر کیا ہے"...... بیکر نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے پھر"...... کارل نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے دراصل یہ کھلنڈرا سا نوجوان پسند نہیں آیا تھا۔ اس نے لارڈ کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن یہ نوجوان کسی طرح بھی اس کے معیار پر پورا نہ اترتا تھا۔

"اور یہ بھی تمہیں معلوم ہو گا کہ پاکیشیا میں جو مخبر کام کر رہے

ہیں وہ تمہارے منتخب کردہ ہیں اور تمہارا ان سے رابطہ ہے"۔ بیکر نے ایک اور گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے"...... کارل نے جواب دیا۔

"اور تمہارا ایجنٹ اپنا بیچ پاکیشیا میں چھوڑ آیا تھا۔ اس کی بازیابی کے لئے بھی تم نے پاکیشیا میں آدمی منتخب کئے تھے"...... بیکر نے کہا۔

"تمہاری معلومات واقعی حیرت انگیز ہیں"...... کارل نے پہلی بار قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بیکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مسٹر کارل تم نے سیکرٹ ایجنسی کا صرف نام ہی سنا ہے جبکہ میں طویل عرصہ تو نہیں لیکن تھوڑے عرصے کے لئے سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں۔ ہم لوگ بنیادی معلومات حاصل کر کے ایک ٹریک منتخب کرتے ہیں اور پھر اس ٹریک پر آگے بڑھتے رہتے ہیں اور یہی کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کرے گی۔ پاکیشیا میں تمہارے منتخب کردہ آدمی ان کے ہاتھ آئیں گے تو ولنگٹن میں تمہارا نام ان کے سامنے جائے گا اور تم چونکہ پرل پائریٹ کے اہم اور بنیادی آدمی ہو اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹریک تمہاری ذات سے شروع ہو گا۔ وہ یہاں پہنچ کر تمہیں تلاش کریں گے اور پھر تمہارے ذریعے وہ تمہارے سیکشن باس ہوپ مین تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور ہوپ مین کے ذریعے پرل پائریٹ کے ہیڈ کوارٹر اور سربراہ تک اس طرح وہ اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... بیکر نے کہا تو کارل پہلی بار

چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل سی گئی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں تو تمہیں کھلنڈرا سا نوجوان سمجھ رہا تھا لیکن تم تو واقعی بے حد ذہین ہو"...... کارل نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن یہ ہمارے لئے معمولی بات ہے اور اسی لئے ہمارے سیکشن نے تمہیں یہاں چارہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح وہ جس ٹریک پر چلیں گے وہ ٹریک سیدھا ہمارے ٹریپ میں آکر ختم ہو گا"...... بیکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو ایک اور گلاس لانے کا اشارہ کر دیا۔

"لیکن اگر ان سانڈوں نے چارہ کھا لیا تو"...... کارل نے کہا تو بیکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ تمہیں دیکھتے ہی گولی نہیں ماریں گے۔ انہوں نے تم سے ہوپ مین کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ ہم نادیدہ آنکھوں کی طرح تمہارے ارد گرد ہر وقت موجود رہیں گے لیکن تمہیں وہ کچھ کرنا ہو گا جو ہم تمہیں بتائیں گے بالکل بے داغ اداکاری ورنہ اگر انہیں معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو پھر واقعی چارہ کھایا بھی جا سکتا ہے"...... بیکر نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر وہسکی کا بھرا ہوا ایک اور گلاس آکر رکھ گیا۔

"لیکن اگر میں چارہ بننے سے انکار کر دوں تب"...... کارل نے یکلخت ایک خیال کے تحت کہا۔

"تمہارے چیف نے اس پلان کی باقاعدہ منظوری دے دی
اگر تم انکار کرو گے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم کہاں ہو گے
بیکر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارل نے بے اختیار ایک طو
سانس لیا کیونکہ وہ بیکر کی چھپی ہوئی دھمکی کو اچھی طرح سمجھ گیا
لیکن بیکر نے جس انداز میں بات کی تھی۔ یہ انداز اسے پسند نہیں
تھا۔ اس کے دل میں بیکر کے لئے نفرت کی ایک لہر سی پیدا ہوئی
لیکن اس نے بہرحال اسے جھٹک دیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا"...... کا
نے کہا۔

"تم قطعاً بے فکر رہو۔ تمہارا بال تک بیکا نہیں ہو گا ا
تمہارے دشمن اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں
چونکہ تمہاری وجہ سے تمہاری تنظیم بچ جائے گی اس لئے تمہیں تنظیم
میں بڑا عہدہ بھی ملے گا۔ مس روفی نے پہلے ہی تمہارے چیف سے
وعدہ لے لیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہوپ مین کی بجائے تم ولنگٹن
سیکشن کے چیف بنا دیئے جاؤ گے"...... بیکر نے کہا تو کارل کو پہلی
بار یہ نوجوان بے حد اچھا لگا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"ویری گڈ۔ پھر تو میں دل و جان سے یہ کام کروں گا۔ بتاؤ مجھے کیا
کرنا ہے"...... کارل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو تم نے میرے ساتھ مس روفی کے پاس چلنا ہے۔ وہ
میری طرح لاابالی نہیں ہے بلکہ انتہائی نفیس مزاج کی لڑکی ہے۔ وہ

تمہیں پوری تفصیل سے وہ سب کچھ سمجھا دے گی جو تمہیں اس کام
کے لئے سمجھنا ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ جب تم روفی کے
سامنے بیٹھو گے تو تمہیں فوراً سمجھ آ جائے گی ورنہ اگر میں نے سمجھانا
شروع کیا تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں سمجھ ہی نہ آئے"...... بیکر نے کہا
تو کارل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ روفی انتہائی خوبصورت لڑکی ہے"۔ کارل
نے کہا۔

"خوبصورت کا لفظ اس کے حسن کی توہین ہے کارل۔ وہ تو بس
روفی ہے"...... بیکر نے کہا تو کارل مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر
کارل نے ہی کاؤنٹر پر پیمنٹ کی اور دونوں اس بدنام زمانہ کلب سے
باہر آ گئے۔

"تم کار میں آئے ہو"...... کارل نے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ کار کی ضرورت نہیں۔ ہم پیدل چل کر بھی روفی
تک پہنچ سکتے ہیں وہ لمبے فاصلوں کی قائل ہی نہیں ہے"...... بیکر نے
ہنستے ہوئے کہا تو کارل حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"میرے دوست مس روفی اس آئرن راڈ کی مالکہ بھی ہے اور منیجر
بھی۔ آؤ عقبی طرف سے اس کے خصوصی دفتر کو راستہ جاتا ہے"۔
بیکر نے کہا تو کارل کے چہرے پر ایسے حیرت کے تاثرات ابھر آئے
جیسے کسی نے اس کے چہرے کو مکے مار مار کر مسخ کر دیا ہو اور پھر اسی
حیرت بھرے انداز میں چلتا ہوا وہ کلب کی سائیڈ پر گیا۔ وہاں سے

سیڑھیاں چڑھ کر وہ ایک راہداری میں پہنچا اور پھر وہ ایک دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ ظاہر ہے کارل کی رہنمائی بیکر تھا۔ کارل کے ذہن میں روفی کا تصور ابھر رہا تھا لیکن اس کے ہی وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس قدر خوبصورت اور نفیس عورت اس قدر بدنام زمانہ کلب کی مالکہ اور مینجر کیسے ہو سکتی دونوں باتیں ایک دوسرے سے متضاد تھیں لیکن کارل یہ سو مطمئن ہو گیا کہ اسی تضاد میں ہی زندگی کا حسن ہو۔ بیکر نے ہاتھ کر دروازے پر دستک دی۔

"کم ان"...... ایک چیختی ہوئی انتہائی مکروہ آواز سنائی دی کارل بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی علاقے میں کوئی چڑیل چیخی ہو۔

"آؤ"...... بیکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر داخل ہوا۔ کارل اس کے پیچھے اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ اس پر جیسے سکتہ سا طاری ہو گیا۔ سامنے ایک بہت بڑی آفس کے پیچھے ایک ہتھنی سے بھی موٹی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس جسم پر تیز سرخ رنگ کے پھولوں والا لیکن انتہائی سستے کپڑے سکرٹ تھا لیکن یہ سکرٹ اتنا بڑا تھا کہ جیسے دنیا کے گرد چکر لگانے والا غبارہ ہو۔ اس کا چہرہ بھی کسی بڑے سے بھینسے جیسا ہی تھا۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں اور اس کے چھوٹے سرخ رنگ کے بال یہ سب کچھ دیکھ کر وہ اس طرح کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا

ہا۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ آؤ۔ آؤ یہ روفی ہے۔ انتہائی نفیس مزاج خاتون اور روفی یہ کارل ہے۔ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب تم اسے سمجھاؤ اور مجھے اجازت دو"...... بیکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ روفی کچھ کہتی بیکر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"بیٹھ جاؤ کارل۔ مجھے یقین ہے کہ اس بیکر نے تمہارے سامنے میری خوبصورتی کے قصیدے پڑھے ہوں گے اس لئے تمہارے تصور میں نجانے کیا ہو گا لیکن تم حقیقت دیکھ کر سکتے میں آگئے ہو لیکن اس میں تمہارے لئے ایک نصیحت بھی ہے کہ جو کچھ بتایا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ حقیقت ہی ہو۔ بیٹھ جاؤ"...... روفی نے اس بار اپنی طرف سے نرم لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز قدرتی طور پر اس قدر پھٹی ہوئی تھی کہ کارل کو یوں محسوس ہوا تھا کہ اس کی آواز تیز چھری کی مانند ہے جو اس کے کانوں کے پردے کاٹتی ہوئی گزر رہی ہو۔ اس نے بے اختیار کندھے اچکائے اور پھر شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ حقیقت زیادہ خوبصورت ہوتی ہے"۔ کارل نے کہا تو روفی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چونکنے کی وجہ سے اس کے پورے جسم میں ایسی لہریں سی دوڑ گئیں جیسے سمندر میں لہریں پیدا ہو کر آگے بڑھتی ہیں۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست ثابت

ہوا۔ اس موتی ڈاکوؤں کی تنظیم میں تم ہی سب سے زیادہ ذہین
ہو"...... روفی نے ہنستے ہوئے کہا تو کارل نے بے اختیار ایک
سانس لیا۔
"شکریہ۔ تم واقعی خوبصورت ہو۔ اب مجھے بیکر کی بات پر ا
گیا ہے"...... کارل نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ
اب وہ نارمل ہو چکا تھا اور روفی بے اختیار ہنس پڑی اور کارل
کے ہنسنے کی وجہ سے اس کے جسم میں پیدا ہوتی ہوئی لہریں گننے
"کیا تم واقعی لارڈ گروپ کی سیکشن چیف ہو۔ کیا واقعی"۔۔
نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ لارڈ نے میری خدمات ہائر کی ہیں اور سن لو کہ
آئرن سنڈیکیٹ کی سربراہ ہوں۔ میری انگلی کا ایک اشارہ ولنگٹن
گورنر کو زندگی سے محروم کر سکتا ہے۔ پورے ولنگٹن میں می
آدمیوں کا جال پھیلا ہوا ہے اس لئے لارڈ نے میری خدمات ہائر
ہیں"۔ روفی نے کہا۔
"حیرت ہے کہ سیکرٹ سروس کو پکڑنے کے لئے سنڈیکیٹ
خدمات حاصل کی جا رہی ہیں"...... کارل نے کہا تو روفی ایک بار
ہنس پڑی۔
"یہ واقعی حیرت کی بات ہے لیکن وہ مجبور ہیں اس لئے کہ ولنگ
انسانوں کا جنگل ہے۔ یہاں کسی آدمی کو ٹریس کرنا ناممکن ہے لیک
یہ کام میں کر سکتی ہوں۔ تمہیں چارہ بنایا گیا ہے اس لئے تم یہا

ہ۔ ڈب میں رہو گے بحیثیت سپروائزر اور ہزاروں آنکھیں تمہاری
انی کرتی رہیں گی۔ جب وہ لوگ تم تک پہنچیں گے تو میرے آدمی
یں ٹریس کر لیں گے اور پھر وہ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے۔
الی نے کہا اور کارل نے ایک طویل سانس لیا۔ اب سارا منصوبہ
ل کی سمجھ میں آ گیا تھا اور واقعی یہ منصوبہ جس نے بھی بنایا تھا وہ
ما عقلمند تھا۔ آئرن سنڈیکیٹ جس طرح کارل کی نگرانی کر سکتا تھا
طرح ایکریمیا کی فوج بھی نہ کر سکتی تھی اس لئے اب وہ پوری
ن مطمئن ہو گیا تھا کہ یہ منصوبہ کامیاب رہے گا اور اس کے بعد
تنظیم میں بڑا عہدہ مل جائے گا۔

"تم نے جہاں جانا ہو میں تمہیں وہاں ڈراپ کروں گا۔ رانا ہاؤس سے باہر نکلتے ہی ٹائیگر نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس جیولر کے پاس نہیں جاؤ گے جس اس جانسن نے بتایا ہے"...... روزی نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ باس اب خود ہی اسے ڈیل کرے گا۔ اس نے کہا ہم اس سلسلے میں مزید کچھ نہ کریں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن وہ تمہارا باس ہے میرا تو باس نہیں ہے اس لئے جیولرز مارکیٹ پر ڈراپ کر دو"...... روزی نے منہ بناتے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں تمہارے لئے یہی بہتر ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

ہاں۔ لیکن تم کیوں آ گئی ہو۔ کیا تم میرا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑ سکتی ہوں لیکن ایک شرط پر کہ تم مجھ سے دوستی کر لو"۔ زی نے بڑے اطمینان سے اس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جس پر پہلے ٹائیگر بیٹھا رہا تھا۔

"سوری۔ یہ کام میں نہیں کر سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر بھگتو اور یہ سن لو کہ یہ میرا موڈ ہے کہ میں نے تمہاری واہٹ برداشت کر لی ہے ورنہ اگر میرا موڈ نہ ہوتا تو اب تک تمہاری بتیسی فرش پر پڑی ہوتی اور تم منہ اٹھائے کسی گیدڑ کی طرح ے نظر آتے"...... روزی نے کہا۔

"تم پہلے بتاؤ کہ تم آئی کیوں ہو"...... ٹائیگر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا ورنہ اس کا دل تو چاہا تھا کہ وہ ران کی ہدایت کو نظرانداز کر کے جیب سے مشین پسٹل نکالے اور پورا میگزین روزی پر خالی کر دے۔

"میں تمہیں یہ بتانے آئی ہوں کہ تمہارا باس واقعی احمق ہے"۔ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر نیچے جا گری۔ ٹائیگر سے اشت نہ ہو سکا تھا اس لئے اس کا بازو بے اختیار گھوم گیا تھا لیکن دوسرا لمحہ ٹائیگر کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب چیختی وئی روزی نیچے گری اور پھر وہ کسی کھلے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلی

اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر جو اس کے چہرے پر ضرب لگا کر اطمینا
سے کھڑا تھا الٹ کر پیچھے بیڈ پر جا گرا۔ روزی اچھل کر اس سے ا
انداز میں ٹکرائی تھی کہ وہ اسے ساتھ لیتی ہوئی بیڈ پر گری تھی لی
ٹائیگر کا اوپر کا آدھا جسم بیڈ پر گرا تھا جبکہ باقی آدھا جسم نیچے لٹک
تھا۔ روزی نے نیچے گرتے ہی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے
اچھل کر بیڈ کی دوسری طرف جا کھڑی ہوئی۔ جیسے ہی روزی ا
ٹائیگر نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی روزی ا
بار پھر چیختی ہوئی ہوا میں اڑ کر ایک زور دار دھماکے سے سامنے ف
پر جا گری۔ ٹائیگر کا آدھا جسم بیڈ پر تھا اس لئے اس کی دونوں ٹان
اوپر کو اٹھیں اور پھر قوس کی صورت میں گھومتی ہوئیں بیڈ کی دوسر
طرف کھڑی روزی کی گردن میں کسی قینچی کی طرح جم گئیں۔ پھر ا
سے پہلے کہ روزی سنبھلتی ٹائیگر کی ٹانگیں پوری قوت سے واپ
آئیں اور اس کے نتیجے میں روزی ہوا میں اڑتی ہوئی ایک دھماکے ۔
سامنے فرش پر جا گری تھی جبکہ ٹائیگر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا لی
ابھی وہ پوری طرح سنبھلا ہی نہ تھا کہ جو حرکت ٹائیگر نے کی ت
وہی روزی نے کی اور نیچے گرتے ہی اس نے انتہائی حیرت انگیز اند
میں ایک بار پھر الٹی قلابازی کھائی اور اس کی دونوں جڑی ہو
ٹانگیں پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے پر پڑیں اور اس بار ٹائیگر اچھ
کر پہلے بیڈ پر گرا اور پھر پوری طرح اپنے آپ کو سنبھال نہ سکنے کی
وجہ سے پلٹ کر نیچے جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے کسی لٹو کی

طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ بھی بیک
اقت حرکت میں آ گئے اور روزی جو اس کی پسلیوں پر لات مارنے لگی
تی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری تو اس کا سر پوری قوت سے سنٹرل
ٹبل کے کنارے پر لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے نکلنے
الی چیخ اس کے حلق میں دب کر رہ گئی۔ اس کا جسم یکلخت ایک جھٹکا
لے کر ساکت ہو گیا تھا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو
گیا لیکن اس کی نظریں جیسے ہی روزی کے سر سے بہنے والے خون کی
لیر پر پڑیں وہ چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے یقین ہو گیا کہ
وزی ہلاک ہو چکی ہے لیکن پھر اس نے روزی کے جسم میں خفیف
ی حرکت دیکھ لی۔

"اوہ۔ یہ مصیبت زخمی ہو گئی ہے۔ نانسنس"...... ٹائیگر نے
صیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑ کر اس نے الماری
ں موجود میڈیکل باکس نکالا اور پھر اس نے روزی کے سر پر آ جانے
الے گہرے زخم کو صاف کر کے اس کی بینڈیج کر دی اور پھر اسے دو
جکشن لگانے کے بعد اس نے باکس بند کیا اور اسے واپس الماری
ں رکھ کر وہ آ کر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے صرف بینڈیج کی
ی۔ روزی کو اٹھا کر صوفے پر یا بیڈ پر نہ ڈالا تھا۔ تھوڑی دیر بعد
زی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا جسم حرکت
نے کے لئے سمٹنے لگا لیکن ٹائیگر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ باوجود
شش کے اس کا جسم پوری طرح حرکت نہ کر پا رہا تھا اور دوسرے

لمحے وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ الٹ کر گرتے ہو
اس کا سر تو میز کے کنارے سے ٹکرایا لیکن اس کی ریڑھ کی ہڈی
مہرہ زور دار جھٹکے کی وجہ سے معمولی سا اپ سیٹ ہو چکا ہے اور ا
جب تک یہ مہرہ ایڈجسٹ نہیں کیا جائے گا روزی حرکت نہ کر
گی اور وہ آسانی سے اس مہرے کو ایڈجسٹ کر سکتا تھا۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ میں حرکت نہیں کر سکتی۔ یہ مجھے کیا ہوا ہے
اچانک روزی نے چیختے ہوئے کہا۔

" تم اپنی حماقتوں کی وجہ سے اب ہمیشہ کے لئے معذور ہو
ہو۔ اب تمہاری باقی زندگی اسی طرح گزرے گی اور تم جانتی ہو
کوئی بھی تمہارے لئے کچھ نہ کر سکے گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ
خودکشی کر لو۔ میں تمہیں مشین پسٹل دے کر کمرے سے چلا
ہوں۔ تم خودکشی کر لو تاکہ ہمیشہ کی ذلت سے نجات حاصل
لو"۔ ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں خودکشی نہیں کروں گی اور تم خود غرض
سنگدل، پتھر۔ تم یہ بات کر رہے ہو تم۔ میں تمہارا خون پی جا
گی"...... روزی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" اب تمہیں میرا خون پینے کا موقع اگلے جہان ہی مل سکے گا۔
نے تمہیں کہا تھا کہ میرا پیچھا چھوڑ دو لیکن تمہیں شاید قسمت خود
اس انجام کی طرف دھکیل رہی تھی اس لئے اب بھگتو"۔ ٹائیگ
اپنے لہجے کو بے رحم بناتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ فوراً ڈاکٹر کو بلاؤ اور مجھے ہسپتال پہنچاؤ۔
جلدی کرو"...... روزی نے چیختے ہوئے کہا۔

" کیوں وجہ۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں
تمہیں بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر راہداری میں پھینک
دوں۔ پھر ہوٹل والے جانیں اور تم جانو۔ چاہے وہ تمہیں ہسپتال
پہنچائیں یا کسی کچرا گھر میں پھنکوا دیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم واقعی انسان نہیں ہو۔ اگر تم انسان ہوتے تو کم از کم
تمہیں اس بات کا احساس ہوتا کہ تم زہریلا خنجر کھا کر راہداری میں
پڑے تھے اور میں تمہیں اٹھا کر اندر لے آئی تھی اور تمہارا علاج کیا
تھا۔ اگر تمہارے اندر انسانیت کی معمولی سی رمق بھی ہوتی تو تم یہ
بات نہ کرتے"...... روزی نے کہا تو ٹائیگر کو بے اختیار شرمندگی سی
محسوس ہوئی۔ اسے یاد آگیا کہ عمران نے بھی اس سے یہی بات کی
تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ روزی راسکل نے ہی دراصل اس کی
زندگی بچائی تھی ورنہ وہ اس زہریلے خنجر سے ہلاک ہو جاتا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ اس منزل پر بہت کم لوگ آتے ہیں۔ اس نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

" میں نے دو بار تمہارے سر کی بینڈیج کر کے تمہارا وہ احسان تو
چکا دیا تھا لیکن اس کے باوجود چونکہ تم نے یہ بات کی ہے تو میں
تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں لیکن پہلے تم وعدہ کرو کہ آئندہ میرے
رے میں نہیں آؤ گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور اگر وعدہ نہ کروں تب"...... روزی نے کہا۔

"تو پھر میں اپنے پہلے والے ارادے پر عمل کروں گا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا"...... روزی نے کہا تو ٹائیگر اٹھا اور اس نے جھک کر روزی کا بازو پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے الٹا دیا۔ اب روزی اوندھے منہ فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔ ٹائیگر نے جھک کر دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی ریڑھ کی ہڈی پر مخصوص انداز میں گردن سے کچھ نیچے کر کے آخری حصے تک پھیریں اور پھر وہ ان انگلیوں کو کچھ اوپر لے گیا اور ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا۔ اس نے مخصوص انداز میں انگلیوں سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے اس مہرے کو پکڑا اور پھر اپنے دوسرے ہاتھ کو مکے کی صورت میں کر کے اس نے اپنے اس ہاتھ پر مخصوص انداز میں مارا جس سے اس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کو پکڑا ہوا تھا۔ ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب اٹھو"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی نے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ حیرت انگیز۔ تم تو انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو"...... روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور ادھر ادھر قدم بڑھا کر وہ اپنے آپ کو چیک کرنے لگی جبکہ ٹائیگر مسکراتا ہوا واپس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اب تم بالکل ٹھیک ہو چکی ہو اس لئے اپنے وعدہ کے مطابق یہاں سے جاؤ اور آئندہ اس کمرے میں نہ آنا"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی مسکراتی ہوئی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے نہ آنے کا وعدہ کیا ہے جانے کی بات نہیں کی تھی اور اگر میں سرے سے جاؤں ہی نہ تو پھر آنے کا کیا سوال"...... روزی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تمہارے اندر بعض اوقات شاید کوئی روح حلول کر جاتی ہے کہ تمہاری حیرت انگیز صلاحیتیں سامنے آ جاتی ہیں ورنہ تم عام طور پر انتہائی احمق نظر آتے ہو۔ چونکہ میں نے نہ آنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب میں اس کمرے سے باہر نہیں جاؤں گی"...... روزی نے کہا۔

"میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔ سمجھیں"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ تم اچھے لڑاکے ہو۔ میں نے چیک کر لیا ہے لیکن اب اتنے بھی نہیں کہ مجھے اٹھا کر باہر پھینک سکو۔ میرا نام روزی راسکل ہے روزی راسکل۔ یہ تو میرا سر میز سے ٹکرا گیا تھا جس کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گئی ورنہ میں تمہاری ساری ہڈیاں ایک

ایک کر کے توڑ دیتی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اگر میں تمہیں وعدے سے آزاد کر دوں تو پھر تو تم جاؤ گی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے پھر تو مجھے جانا ہی پڑے گا۔ ویسے بھی یہ کمرہ اس قابل نہیں ہے کہ میں یہاں رہ سکوں۔ یہ مجھے کمرے کی بجائے کسی گیدڑ کی کھوہ لگتی ہے"...... روزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تمہیں وعدے سے آزاد کیا اب تم جاؤ"...... ٹائیگر نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"چلی جاؤں گی لیکن اپنی مرضی سے سمجھے اور آئندہ مجھے حکم دینے کی کوشش نہ کرنا۔ روزی راسکل کسی کا حکم نہیں مانتی اور میں چونکہ بری طرح تھک گئی ہوں اور زخمی بھی ہوں اس لئے تم میرے لئے کافی منگواؤ"...... روزی نے کہا۔

"سوری۔ مجھے یہ چونچلے نہیں آتے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود منگوا لیتی ہوں"...... روزی نے کہا اور رسیور اٹھا لیا اور پھر اس نے ٹائیگر کے کمرے میں دو کافی بھیجنے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مسکراتے ہوئے روزی اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی سے ٹرے اس نے روزی کے سامنے میز پر رکھی اور واپس چلا گیا۔

"تم نے دیکھا تمہاری وجہ سے یہ ویٹر کس طنزیہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔ صرف تمہاری وجہ سے"...... ٹائیگر نے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی روزی راسکل پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔

"تو کیا ہوا۔ لوگ تو مسکراتے رہتے ہیں مسکراتے رہیں۔ کسی کے مسکرانے سے ہمارا کیا بگڑ جاتا ہے"...... روزی نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کافی کی ایک پیالی تیار کر کے ٹائیگر کے سامنے رکھ دی۔

"لو اسے زہر مار کر لو"...... روزی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ مجھے یہ زہر مار ہی کرنی پڑے گی"۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم جلدی جلدی کافی پیو اور جاؤ تاکہ میں اپنے کسی کام جا سکوں"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا تھا کہ میں کیوں آئی تھی۔ سنو میں تمہیں بتانے آئی تھی کہ جانسن نے جھوٹ بولا تھا۔ کرامت جیولرز کا مالک کرامت اس کی پارٹی نہیں تھی"...... روزی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ اس نے لاشعوری طور پر اس کا نام لیا تھا اور شعور تو جھوٹ بول سکتا ہے لاشعور نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اصل میں اسے بھی اصل تفصیل

کا علم نہیں تھا۔ کرامت کا مینجر ریڈی اصل پارٹی ہے لیکن وہ نا
کرامت کا ہی استعمال کرتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگ
حیران رہ گیا۔

" ریڈی اصل پارٹی ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ٹائیگر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ریڈی ایکریمی نژاد ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں رہ ر
ہے۔ وہ دراصل کسی ایکریمی جہاز میں ملازم تھا۔ وہاں اس کی لڑا
کسی سے ہو گئی تو اسے پاکیشیا بندرگاہ پر اتار دیا گیا لیکن پھر وہ واپ
نہ گیا اور یہاں پاکیشیا میں ہی ماہی گیروں کے ساتھ شامل ہو گیا۔
اس نے کرامت کے پاس ملازمت کر لی اور آہستہ آہستہ وہ اس
سیاہ و سفید کا مالک ہو گیا۔ اب ریڈی ہی کرامت کی طرف
پوری دنیا میں جیولری کا سودا کرنے جاتا ہے۔ اس کے تعلقات
حد وسیع ہیں۔ وہ اصل پارٹی ہے"...... روزی نے کہا۔

" لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا"...... ٹائیگر نے اس
جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے تو میں یہاں آئی تھی لیکن تم نے الٹا لڑائی شروع
دی۔ سنو جب تم مجھے جیولرز مارکیٹ چھوڑ کر چلے گئے تو میں کرام
جیولرز پر گئی۔ کرامت وہاں موجود تھا۔ میں اس کی دکان میں بیٹھ
زیورات دیکھنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا وہاں آ گیا۔ اس
کرامت سے کہا کہ کوئی رانا اپنے خاندانی جواہرات فروخت کرنا چ

اس لئے وہ اس کے ساتھ چلے۔ کرامت اس کے ساتھ چلا گیا۔
ہیں بیٹھی تھی کہ کرامت کا مینجر ریڈی تیزی سے اٹھا اور جوانا
لرامت کے پیچھے چل پڑا۔ اس کا انداز بے حد مشکوک تھا اس لئے
بھی اس کے پیچھے گئی۔ جب جوانا کرامت کو اپنی کار میں بٹھا کر
لیا تو ریڈی ایک پبلک فون بوتھ میں گھس گیا۔ میں قریب ہی
د تھی۔ اس نے کسی میگی سے بات کی اور اسے بتایا کہ وہ
بیا کسی کارل کو اطلاع دے دے کہ عمران کا ساتھی جوانا
ت کو لے گیا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ عمران حرکت میں آ
ہے۔ پھر وہ فون بوتھ سے نکلا اور بجائے دکان پر واپس جانے کے
یک گلی میں گھس کر ایک مکان کے اندر چلا گیا۔ میں اس کے
اس مکان میں گئی تو وہ ایک کمرے میں ٹرانسمیٹر پر کسی سے
کر رہا تھا لیکن میرے پہنچنے تک اس نے بات ختم کر دی۔ یہ
ن چونکہ خالی تھا اور اس میں اس ریڈی کے علاوہ اور کوئی نہ تھا
لئے میں نے اسے گھیر لیا اور پھر اپنی چند ہڈیاں تڑوانے کے بعد
نے سب کچھ اگل دیا۔ اس نے بتایا کہ وہ پرل پائریٹ کے اہم
کارل کا یہاں مینجر ہے اور کارل نے اسے بتایا تھا کہ وہ دو کام
ے۔ ایک تو یہ معلوم کرے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی
ن ان کے خلاف حرکت میں ہے یا نہیں اور دوسری بات یہ کہ وہ
اپس حاصل کرے۔ اس پر اس نے ماہی گیروں سے جا کر میرا
معلوم کیا اور پھر اس نے کرامت بن کر جانسن کو مجھ سے بیچ

واپس لینے کا ٹاسک دیا لیکن پھر اسے معلوم ہوا کہ جانسن کو
طور پر اغوا کر لیا گیا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ جانسن کرامت کا نام
وہ اب انتظار میں تھا کہ کرامت تک کون پہنچتا ہے اس طرح
معلوم ہو جائے گا کہ جانسن کو کس نے اغوا کیا ہے۔ اس
جوانا آیا تو وہ سمجھ گیا کیونکہ وہ عمران، جوزف اور جوانا کو اچھ
جانتا ہے۔ اس کی دوستی ایسے لوگوں سے رہی ہے جو سنٹرل
جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں اس طرح اسے
ہے۔ اس نے فون پر اپنے آدمی کو اطلاع دی کہ وہ کارل کو اطلا
دے اور پھر وہ یہاں اپنے اس عارضی ٹھکانے پر آیا اور ا
ٹرانسمیٹر پر جانسن کے نمبر ٹو کو اطلاع دی کہ وہ جانسن کو رانا
سے حاصل کر سکتے ہیں"...... روزی راسکل نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"کارل کا کچھ اتہ پتہ بتایا ہے اس نے"...... ٹائیگر نے پوچھا
"ہاں۔ میں نے اس سے معلوم کر لیا تھا۔ ولنگٹن میں
جواہرات کی فرم ہے کارل انٹرپرائزر وہ اس کا مالک ہے اور یہ
نیشنل پلازہ سیٹلائٹ سٹریٹ میں واقع ہے"...... روزی نے ج
دیا۔

"اب کہاں ہے وہ ریڈی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"میں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا اس لئے میں اس
معلومات حاصل کر کے اسے وہیں چھوڑ کر واپس آ گئی۔ شاید

ہسپتال میں پڑا ہائے ہائے کر رہا ہو گا"...... روزی نے منہ
ئے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس
شروع کر دیئے۔ یہ فون ڈائریکٹ تھا۔ اس کا کوئی تعلق ہوٹل
تھا۔

انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
ساتھ بیٹھی ہوئی روزی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے
ت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ بولنے والی کا لہجہ اور زبان سے ہی
معلوم ہو گیا تھا کہ ٹائیگر نے ایکریمیا فون کیا ہے۔
کارل انٹرپرائزر نیشنل پلازہ سیٹلائٹ روڈ کا نمبر دیں"۔ ٹائیگر
ا۔

سوری سر۔ دو روز پہلے یہ فرم بند کر دی گئی ہے اور نمبر کٹوا دیا
"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
دو روز پہلے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا کارل کو پہلے اطلاع مل
ھی جبکہ ریڈی کی اطلاع تو آج گئی ہو گی"...... ٹائیگر نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔
ہو سکتا ہے کہ اس کے اور مخبر بھی ہوں اور انہیں پتہ ہو کہ
مارا گیا ہے"...... روزی نے کہا۔
نہیں۔ صرف بلینک کے مرنے سے وہ لوگ اپنا کاروبار بند
کر سکتے۔ بہرحال اب ریڈی کو تلاش کرنا ہو گا تاکہ اس سے

کارل کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کی جا سکیں"۔۔۔۔۔
نے کہا۔

"آؤ چلو۔ ابھی ڈھونڈ لیتے ہیں اسے"۔۔۔۔۔۔ روزی نے اٹھتے
کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مران رانا ہاؤس پہنچ کر بلیک روم میں پہنچا جہاں جوانا نے
ت کو بے ہوش کر کے راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ عمران
چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ اس کے سامنے موجود کرسی پر
گیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے کیونکہ کرامت کا
بتا رہا تھا کہ وہ سیدھا سادھا عام سا کاروباری آدمی ہے جبکہ
ں نے اس کا نام اس انداز میں بتایا تھا کہ جیسے وہ اس بین
ی تنظیم کا یہاں سب سے بڑا نمائندہ ہو۔

اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر
وا آگے بڑھا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے منہ اور ناک پر
ر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات
ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی
ساتھ کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کرامت نے کراہتے ہوئے

آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے بے اختیار سیدھا ہونا چاہا لیکن
راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا
جیسے ہی اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کی سا
کھڑے ہوئے جوانا پر پڑیں اس کے چہرے پر شدید ترین حیر
تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں جکڑا ہوا ہے۔ وہ رانا
کہاں ہیں۔ یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔ میں نے کیا قص
ہے"...... کرامت نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم سپر کلب جاتے رہتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے می
کرامت ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے
ابھر آئے۔

"سپر کلب نام تو سنا ہوا ہے لیکن میں تو کبھی کسی کلب
گیا۔ میں تو کاروباری آدمی ہوں۔ دن رات کاروبار میں لگا رہ
تم کون ہو اور یہ مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے"...... کرامت نے
عمران اس کے لہجے اور انداز سے ہی فوراً سمجھ گیا کہ یہ آد
عام سا کاروباری آدمی ہے۔
"تو تم کبھی سپر کلب نہیں گئے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور کیوں یہ سب کچھ اس انداز
رہے ہو"...... کرامت نے تیز لہجے میں کہا۔
"سپر کلب کے مینجر جانسن نے ایک لڑکی کو ہلاک کرا

ایک پیشہ ور قاتل کو بک کیا۔ اس پیشہ ور قاتل کو گرفتار کر لیا
ا۔ اس نے جانسن کا نام لیا اور پھر جب جانسن کو پکڑا گیا تو اس نے
ارا نام لیا ہے کہ یہ کام تم نے اسے دیا ہے"...... عمران نے سرد
یں کہا تو کرامت بے اختیار چونک پڑا۔
"م۔ م۔ میں نے قتل۔ قتل کا کام۔ اوہ۔ اوہ نہیں۔ یہ کیسے ہو
ہے۔ میں نے تو کبھی مکھی تک نہیں ماری میں کسی لڑکی کو
ں قتل کراؤں گا۔ م۔ م۔ میں تو جانسن کو جانتا تک نہیں۔ یہ
غلط ہے۔ تم بے شک پوری مارکیٹ سے معلوم کر لو۔ یہ سب
ہے"...... کرامت نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم نے ابھی کہا ہے کہ تم نے سپر کلب کا نام سنا ہوا ہے۔ کس
سنا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ بات
عجیب سی ہو گئی تھی۔ جانسن نے اس کا نام لیا تھا جبکہ یہ آدمی
تصور دکھائی دیتا تھا اور عمران کو جوزف اور جوانا سے تفصیل
م ہو چکی تھی کہ ٹائیگر نے جانسن کے نتھنے کاٹ کر اس کی
بانی پر ضربیں لگا کر اس سے یہ نام حاصل کیا تھا اور عمران جانتا تھا
وہ اس حالت میں غلط نہیں بتا سکتا جبکہ یہ کرامت بھی سچ بول رہا
تو پھر اصل چکر کیا تھا۔
"م۔ مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔ میرے ذہن میں ہے کہ یہ نام میں
سنا ہوا ہے۔ شاید کسی اخبار میں پڑھا ہو۔ میں بتا نہیں سکتا"۔
مت نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم سچے موتیوں کا کاروبار بھی کرتے ہو"...... عمرا پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں۔ میں تو بڑا صاف ستھرا کاروبار کرتا ہوں۔ دکان کی ساکھ تو پورے پاکیشیا میں ہے۔ میں نے کبھی غلط کام کیا"...... کرامت نے کہا۔

"یہ سچے موتی کہاں سے خرید کرتے ہو"...... عمران نے کہا

"بیرونی ممالک سے آئے ہیں"...... کرامت نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ موتیوں کی بھی باقاعدہ فارمنگ ک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہوا ہے کہ پرانے زمانے ماہی گیر ایسا کرتے تھے لیکن اب تو ایسا نہیں ہو سکتا"...... کر نے کہا۔

"کیوں۔ اب ایسا کیوں نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ میرا مطلب ہے کہ وہ تو پرانے زمانے کے ماہی گیر تھے"...... کرامت نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اختیار مسکرا دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ موتیوں کے ڈاکو بھی ہوتے ہیں عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہت ہوتے ہیں"...... کرامت نے جواب دیا تو عم اس بار چونک پڑا۔

کسی ایک کا نام بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

نام۔ نام۔ میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ سچے ی بے حد قیمتی ہوتے ہیں اس لئے ڈاکو انہیں لوٹ لیتے ہیں اب نام کیسے بتا سکتا ہوں۔ ویسے میری دکان پر تو کبھی ڈاکہ نہیں پڑا اخباروں میں تو ڈاکے کی خبریں آتی ہی رہتی ہیں"...... کرامت کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرامت طلب عام ڈاکوؤں سے ہے۔

تم ایکریمیا تو آتے جاتے رہتے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار گیا ہوں۔ بزنس ٹور کے سلسلے میں"۔ کرامت جواب دیا۔

وہاں تم مارکیٹ سے ہٹ کر دوسرے لوگوں سے سچے موتی دتے رہتے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

ہاں۔ اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ لوگ خاندانی زیورات اور ہرات خفیہ طور پر فروخت کرتے ہیں جیسے یہ صاحب میرے پاس ے اور انہوں نے بتایا کہ کوئی رانا صاحب اپنے خاندانی زیورات ر جواہرات فروخت کرنا چاہتے ہیں میں چل کر ان کی قیمت بتاؤں یں چلا آیا اور اب یہاں اس حالت میں ہوں"...... کرامت نے اب دیا تو عمران مسکرا دیا۔

سنو اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو۔ اس حاملے میں چونکہ ملک کے مفادات شامل ہیں اس لئے اگر تم نے

جھوٹ بولا تو تمہاری لاش گٹڑ میں تیرتی نظر آئے گی"...... عمرا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو کرامت کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"مم۔ ملکی معاملات۔ مم۔ مم۔ میں سمجھا نہیں کیسے معاملا کرامت نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا میں ایک مجرم تنظیم ہے جس کا نام پرل پائریٹ ۔ اس نے حکومت پاکیشیا کے انتہائی قیمتی سچے موتی چرائے ہیں۔ا ایک بیج اس لڑکی کے ہاتھ لگ گیا تھا جسے قتل کرنے کے لئے جا نے پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کی تھیں تاکہ اسے ہلاک کر اس سے بیج واپس حاصل کر سکے لیکن وہ پیشہ ور قاتل خود پکڑا گیا اس نے سپر کلب کے جانسن کا نام لیا۔ پھر جانسن نے انتہائی تشدد کے بعد تمہارا نام لیا اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہارا کسی بات کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اب بھی وقت ہے سب کچھ سچ ب ورنہ"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہ کرامت کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں۔ مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہور کرامت نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خ کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک ط سانس لیا۔

"جوانا اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا بڑھا اور اس نے ایک بار پھر اس کا منہ اور ناک ایک ہاتھ سے بند

یا۔ چند لمحوں بعد کرامت کے جسم میں ایک بار پھر حرکت کے ثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا گیا۔ چند لمحوں بعد کرامت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ن اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات جیسے منجمد سے ہو گئے تھے۔

"ٹھیک ہے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم بے گناہ ہو اور اس جانسن نے غلط بتایا ہے"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ یا اللہ تیرا شکر ہے"...... کرامت نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن تم نے ایک وعدہ کرنا ہے کہ تم نے یہاں ہونے والی ت چیت سے کسی کو آگاہ نہیں کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو پھر اری لاش ہی دیکھنے کو ملے گی۔ یہ حکومتی معاملات ہیں سمجھے"۔ ان نے کہا اور کرامت نے فوراً وعدہ کر لیا۔

"جوانا کرامت کو رہا کر کے اسے واپس مارکیٹ چھوڑ آؤ"۔ عمران ، اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا کرامت کی کرسی کی طرف ، گیا۔ رانا ہاؤس سے نکل کر وہ سیدھا جولیا کے فلیٹ پر پہنچا اور نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"در دل پر اس خاکسار کے علاوہ اور کون دستک دے سکتا ہے"۔ ان نے جواب دیا تو فوراً ہی دروازہ کھل گیا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ یہاں بے شمار لوگ رہتے ہیں اگر کسی نے

تمہارا یہ احمقانہ ڈائیلاگ سن لیا تو"...... جولیا نے دروازہ کھول
ایک طرف ہٹتے ہوئے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ میں دستک کی بجائے در دل۔ اوہ سوری۔ فلیٹ کی کال بیل بجانا شروع کر دوں گا"...... عمران نے اندر داخل ہو ہوئے کہا تو جولیا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر اس کے پیچھے ڈرائنگ روم میں آ گئی۔

"ہاں اب بتاؤ تم نے کیا بکواس کی تھی فون پر"...... جولیا کہا۔

"ارے ارے۔ گھر آنے والے مہمان کو ایسے کہا جاتا ہے حیرت ہے اتنے طویل عرصے سے مشرق میں رہنے کے باوجود تم مشرقی آداب نہیں آئے۔ جو آدمی گھر چل کر آ جائے اس کے تم قصور معاف کر دیئے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اختیار ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے معاف کر دیئے۔ اب بولو کیوں آئے ہو"...... جو نے کہا۔

"حیرت ہے کہ میزبان مہمان سے پوچھ رہا ہے کہ کیوں آ ہو۔ مہمان کیوں آتا ہے۔ ظاہر ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ میزبان اس کی خاطر مدارت کرے گا۔ اس کے آرام کا خیال رکھے گا۔ اس سے اچھی اچھی باتیں کرے گا اور پھر آنے کا بھی اور واپسی کا کرایہ دینے کے ساتھ ساتھ مہمان کے رشتہ داروں کے لئے قیمتی تحائف

ی دے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو جولیا ایک بار پھر س پڑی۔

"تو تم مہمان بن کر آئے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب تک صفدر خطبہ نکاح نہ یاد کر لے میں مہمان ہی بن سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا صفدر کے علاوہ اور کسی کو خطبہ نکاح یاد نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گئی عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچن سے واپس آتی عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"بطور مہمان علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بطور مہمان۔ کیا مطلب عمران صاحب"...... دوسری طرف سے صفدر نے ہنستے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں جولیا کے فلیٹ سے بول رہا ہوں اور جولیا کو تم پر شدید غصہ ہے کہ تم نے ابھی تک خطبہ نکاح کیوں نہیں یاد کیا تاکہ مہمان کو میزبان بنایا جاسکے کیونکہ مہمان کی خاطر مدارت کرنی پڑتی

ہے جبکہ میزبان بننے کے بعد اس سے خاطر مدارت کرائی جا
ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صفدر بے اختیار کھ
کر ہنس پڑا۔

"اگر مس جولیا چاہتی ہیں تو میں ابھی خطبہ نکاح یاد کر سکتا ہ
عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے واہ۔ مبارک ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیا صالحہ
اطلاع کر دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ درمیان میں صالحہ کہاں سے آ گئی"۔ ص
نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے جولیا اسی لئے تو غصہ کھا رہی ہے کہ صالحہ بے چا
مہمان بن کر تمہارے فلیٹ پر جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کیوں بات بدل رہے ہیں عمران صاحب۔ بہرحال
نے مجھے بتایا تھا کہ چیف نے ایکریمیا کسی مشن کے لئے تیار رہنے
کہا ہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ بھی ظاہر ہے موضوع بدلنا چاہتا تھا

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم ایکریمیا جا کر خطبہ نکاح ز
آسانی سے یاد کر سکتے ہو۔ اوکے باقی ٹیم کو فون کر کے جولیا
فلیٹ پر آ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ چیف نے کس کس کو ٹیم میں شا
کیا ہے۔ مجھے تو جولیا نے بتایا تھا کہ میں بھی اس ٹیم میں شامل ہو
اور بس"...... صفدر نے جواب دیا۔

"صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اس ٹیم میں شامل ہیں۔ انہیں
کال کر کے یہاں آنے کا کہہ دو تاکہ معاملات کو ڈسکس کیا جا سکے"۔
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جولیا کچن سے باہر آ گئی۔
اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں کافی کی دو پیالیاں تھیں۔

"مشن کیا ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں بہرحال ساتھیوں کو آلینے دو پھر بات ہو گی"۔
عمران نے کہا اور کافی کی پیالی اٹھا لی۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں بتا سکتے"...... جولیا نے حیران ہو کر
پوچھا۔

"آبدار موتیوں کا مسئلہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"آبدار موتیوں کا مسئلہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ موتیوں سے سیکرٹ
سروس کا کیا تعلق"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا لیکن عمران نے
کوئی جواب دینے کی بجائے اطمینان سے کافی پینی شروع کر دی اور
جولیا بھی شاید یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ ساتھیوں کے آنے کے
بعد اکٹھی ہی بات ہو جائے گی لیکن تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران یہاں موجود ہے۔ اسے رسیور دو"...... دوسری
سے سرد لہجے میں کہا گیا اور جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
لیکن اتنی ڈگریاں حاصل کر لینے کے باوجود اب مجھے احساس
ہے کہ یہ سب ڈگریاں فضول ہیں۔ ان کی بجائے مجھے علم نجوم
کی ڈگریاں حاصل کرنی چاہئے تھیں تاکہ زائچہ بنایا اور پتہ چل
کون اس وقت کہاں ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔
"کیا تمہارا خیال ہے کہ میں تمہاری اور ممبران کی مصروف
سے بے خبر رہتا ہوں۔ ٹائیگر تمہیں تلاش کر رہا ہے۔ وہ
پائرٹ کے سلسلے میں تم سے کوئی اہم بات کرنا چاہتا۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"کیا ٹائیگر کا رابطہ بھی براہ راست چیف سے ہے"...... جولیا
حیران ہو کر پوچھا۔
"وہ رابطے کرنے میں مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے جا رہا ہے۔ میں
تو شریف لوگوں سے رابطے رکھے ہیں۔ اس کے رابطے راسکلز
ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی چیف کو راس
کہنے کی"...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں چیف کی نہیں روزی راسکل کی بات کر رہا ہوں اور اب

م مجھے ٹرانسمیٹر دو تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ روزی راسکل اور ٹائیگر
ے درمیان رابطے کس سطح تک پہنچ چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو
یا اٹھی اور اندرونی کمرے سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا کر اس نے
ران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص
ونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
تے ہوئے کہا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی
از سنائی دی۔
"تم نے چیف کو فون کیا تھا۔ کیوں۔ اوور"...... عمران نے
ت لہجے میں کہا۔
"آپ سے انتہائی اہم بات کرنی تھی باس۔ اوور"...... دوسری
ف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"بتاؤ کیا اہم بات ہے۔ اوور"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد
ا۔
"باس۔ کرامت جیولرز کے مالک کرامت کے بارے میں
انسن نے جو کچھ بتایا تھا وہ غلط تھا۔ اصل آدمی اس کا مینجر ریڈی
ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک
ا۔
"کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ اس بات کا سراغ روزی راسکل نے لگایا ہے۔ ا
ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے بتایا کہ روزی راسکل
وہاں پہنچی اور کس طرح اسے سب کچھ معلوم ہوا اور پھر اس
کے فلیٹ پر آکر بتایا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمہاری بجائے مجھے
راسکل کو شاگرد بنانا پڑے گا۔ اوور"...... عمران کا لہجہ مزید
گیا۔

" باس۔ یہ بات تو سوچی بھی نہیں جا سکتی تھی کہ ایسا ہو
سکتا کیونکہ جانسن نے جس کیفیت میں کرامت کا نام لیا تھ
کیفیت میں وہ جھوٹ نہ بول سکتا تھا اور کرامت کے بارے میں
نے مجھے مزید کام کرنے سے روک دیا تھا۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا

" کرامت واقعی بے گناہ ثابت ہوا تھا اس لئے میں نے
واپس بھجوا دیا تھا۔ پھر ریڈی سے مزید کچھ معلوم ہوا ہے۔ ا
عمران نے کہا۔

" یس باس۔ ریڈی نے کارل کا نام بتایا ہے۔ کارل پرل پا
کا اہم آدمی ہے اور اسی نے ہی اس ریڈی کو بیج واپس لانے کا ک
تھا اور اس ریڈی نے ہی اسے بیج کے بارے میں اطلاع دی
اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اس کارل کے بارے میں کیا تفصیل ہے۔ اوور"......
نے پوچھا۔

" باس۔ پہلے اس نے کارل کے بارے میں روزی راسکل کو جو
صیل بتائی تھی اس کے مطابق اس کی سیٹلائٹ سٹریٹ پر ایک
ٹل پلازہ میں فرم تھی۔ اسی کے نام پر لیکن میں نے اپنے کمرے
جب ولنگٹن کی انکوائری آپریٹر سے وہاں کا نمبر پوچھنا چاہا تو مجھے
یا گیا کہ دو روز پہلے فرم بند کر دی گئی ہے اور نمبر کٹوا دیا گیا ہے
ں کے بعد میں روزی راسکل کے ساتھ دوبارہ اس ریڈی کے پاس
ا۔ وہ اپنے فلیٹ میں تھا۔ وہاں جب اس سے مزید پوچھ گچھ کی گئی
س نے بتایا کہ کارل کا اکثر اٹھنا بیٹھنا ولنگٹن کے مارش کلب میں
ا ہے اور اس ریڈی کی ملاقات بھی وہیں اس سے ہوتی تھی۔ میں
وہاں فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ واقعی وہاں دوسرے تیسرے روز
ل آتا جاتا رہتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے

" اس کارل کا حلیہ معلوم کیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ
ی اس نے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اس ریڈی کا کیا کیا تم نے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" میں نے اسے گولی مار دی ہے باس تا کہ وہ کارل کو کوئی اطلاع
دے سکے ورنہ وہ کارل لازماً غائب ہو جاتا۔ اوور"...... ٹائیگر نے
اب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن دو روز پہلے فرم بند ہونے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ

انہیں کسی نہ کسی طرح اس بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور ا
بھی ایسی ملی ہے کہ انہوں نے فرم تک بند کر دی ہے۔ ا
عمران نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی باس کہ ایسا کیوں ہوا۔
اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے تم کل صبح مجھے فلیٹ پر ملنا۔ میرا خیال ہے کہ
ایڈوانس ایکریمیا بھجوا دیا جائے تاکہ تم وہاں سے بنیادی معلو
پہلے حاصل کر لو تاکہ ٹیم کا وقت ضائع نہ ہو۔ اوور اینڈ آل"۔ ع
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ٹائیگر ولنگٹن کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر اترا اور پھر مختلف
ہز سے گزرنے کے بعد وہ جیسے ہی پبلک لاؤنج میں پہنچا اچانک
کی نظریں سامنے کھڑی روزی راسکل پر پڑیں تو بے اختیار اچھل
اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو ٹائیگر"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ
یا۔

"تو تم واقعی روزی ہو۔ کیا مطلب۔ میں تو تمہیں پاکیشیا میں
آیا تھا اور تم یہاں۔ کیا تم اس کی ہمزاد یا جڑواں تو نہیں
... ٹائیگر نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی کیونکہ
شروع سے اس کیس میں شامل ہوں اس لئے آخر تک رہوں گی

لیکن تم نے میری بات ہی نہ مانی تھی اس لئے مجبوراً تم سے پہلے اکیلے یہاں آنا پڑا۔ میں تمہاری فلائٹ سے چار گھنٹے پہلے آنے فلائٹ میں پہنچی ہوں اور تب سے یہاں موجود تمہارا انتظار کر ہوں"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طو سانس لیا۔

"کیا اس پوری دنیا میں تمہیں میں ہی احمق نظر آیا ہوں کہ میرے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ گئی ہو۔ ایک بار نہیں ہزار بار کہا ہے میرا پیچھا چھوڑ دو لیکن تم نجانے کس مٹی کی بنی ہوئی ہو کہ تم پر بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ میں یہاں تفریح کرنے نہیں سمجھیں"...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ حقیقت میں ا اس وقت روزی راسکل پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا کیونکہ اسے معلوم کہ عمران تک یہ بات پہنچ جائے گی کہ روزی راسکل ایکریمیا اس ساتھ رہی ہے تو وہ کسی صورت بھی اس بات کو تسلیم نہیں ک گا کہ ٹائیگر کی مرضی کے بغیر روزی خواہ مخواہ پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچ سکتی ہے۔

"یہ ایکریمیا ہے۔ سمجھے۔ یہاں کسی خاتون سے اونچی آواز بات کرنے پر بھی پولیس اٹھا کر لے جاتی ہے اور میں تمہاری ما نہیں ہوں۔ میں جب چاہوں جہاں چاہوں آ جا سکتی ہوں۔ تو کیا ایکریمیا نہیں آ سکتی۔ کون روک سکتا ہے مجھے"۔ روزی نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر ا

ی مسکراہٹ تھی جیسے اس نے ٹائیگر کو فتح کر لیا ہو۔

ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر جاؤ یہاں تمہارا جی چاہے جاؤ۔ یہاں کھڑی ہو جاؤ"...... ٹائیگر نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

دیکھو زیادہ آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کارل کے ہ میں تمہیں میں نے بتایا تھا سمجھے ورنہ تم اور تمہارا استاد اس ت کے چکر میں پڑے رہتے اس لئے اب کارل کو تلاش بھی میں وں گی اور سنو تم بے شک جا کر کسی ہوٹل میں آرام کرو۔ میں کو کان سے پکڑ کر تمہارے پاس لے آؤں گی"...... روزی نے دیا۔

ٹھیک ہے۔ ایسے تو ایسے ہی سہی۔ آؤ میرے ساتھ "...... ٹائیگر ت کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

یا مطلب۔ یہ تمہارا رویہ اچانک کیوں بدل گیا ہے۔ اس کا ہے کہ تم نے مجھ سے فرار ہونے کا کوئی منصوبہ بنا لیا ہے سن لو تم اگر سمجھ رہے ہو کہ تم میک اپ کر کے خاموشی ں چلے جاؤ گے تو میں یہاں کی پولیس کو تمہارے بارے میں بتا دوں گی اور تم جانتے ہو کہ یہاں کی پولیس کے لئے وہ ہ بڑا مجرم ہوتا ہے جو میک اپ کرتا ہو اس لئے یہاں کی کے پاس ایسے کیمرے ہیں جو ایسے مجرم کو پکڑنے کے لئے لوں اور مارکیٹوں میں نصب کر دیئے جاتے ہیں اور پھر میک آدمی ایک لمحے میں ٹریس ہو جاتا ہے"...... روزی راسکل

نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم پہلے بھی ایکریمیا آتی رہی ہو"...... ٹا
نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ جو کچھ روزی بتا رہی تھی وہ ٹائیگر جا
تھا لیکن ایسا اس وقت ہوتا تھا جب کسی ایسے مجرم کو پکڑنا ہو
ایکریمیا کی قومی سلامتی کے خلاف کام کر رہا ہو۔
"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں صرف تمہارے ہوٹل تک ہی آ
سکتی ہوں۔ میں نے پوری دنیا گھوم رکھی ہے اور ایکریمیا تو میرا دو
گھر ہے"...... روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کار تو تم لے نہیں سکتیں اور ایکریمیا تمہارا دوسرا گھر ہے
ہونہہ"...... ٹائیگر نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا تو روزی بے اختیا
ہنس پڑی۔

"وہ میرا جذباتی مسئلہ ہے ورنہ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں ا
خرید نہیں سکتی۔ میں چاہوں تو کاروں کا پورا شو روم خرید لوں تم
سمجھتے ہو کہ میں کنگلی ہوں۔ نانسنس"...... روزی راسکل نے کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ تم پرنسس ہو اور پوری دنیا تمہاری جاگ
ہے۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے تمہارا"...... ٹائیگر نے منہ بنا
ہوئے کہا۔ وہ واقعی یہاں ایئرپورٹ پر روزی راسکل کو دیکھ کر ذ
طور پر بے حد الجھ گیا تھا۔
"میں تمہارے ساتھ کام کروں گی بس۔ یہی میرا پروگرام ہ
چاہے تم مانو یا نہ مانو۔ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے"...... روزی راسکل

کہا۔
"اوکے۔ میں پاکیشیا ایک فون کر کے آتا ہوں پھر پروگرام
بنائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر روزی راسکل کے جواب دینے
سے پہلے وہ تیزی سے قدم بڑھاتا انٹرنیشنل فون بوتھ کی طرف گیا
جہاں سے دنیا کے ہر ملک اور شہر فون کیا جا سکتا تھا۔ وہ پاکیشیا سے
ایکریمی کرنسی ساتھ لے آیا تھا۔ اس نے کاؤنٹر سے کارڈ خریدا اور
کارڈ کو فون باکس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور پاکیشیا اور
پھر اس کے دارالحکومت کے کوڈ نمبر پریس کئے اور پھر آخر میں اس نے
عمران کے فلیٹ کا نمبر پریس کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہاں اس
وقت عمران ناشتہ کر رہا ہو گا یا کر چکا ہو گا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) منتظر ناشتہ بول
رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی مخصوص شگفتہ آواز
سنائی دی۔
"باس میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ ولنگٹن ایئرپورٹ سے"۔ ٹائیگر
نے کہا اور پھر اس نے یہاں پہنچ کر روزی راسکل کے ملنے اور اس سے
ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔
"تو مجھے کیوں فون کیا ہے تم نے"...... دوسری طرف سے
عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"روزی راسکل نے میرے کام میں رکاوٹیں ڈالنی ہیں باس اور وہ
انتہائی ضدی اور ڈھیٹ عورت ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو

میں اس کا پتا بھیں ایکریمیا میں صاف کر دوں"...... ٹائیگر نے
دوسری طرف سے عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ٹائیگر۔ جھلاہٹ زدہ ذہن کبھی درست کام نہیں کر
تمہیں بجائے جھلاہٹ کے ہر قسم کے ماحول اور ہر قسم کے حالات
اپنے موافق کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے
روزی راسکل کیسی ہے لیکن اب جبکہ وہ تم سے پہلے ایکریمیا پہنچ
ہے تو بجائے اس کے کہ تم اس کے مسئلے میں الجھ کر اصل مشن
توجہ ہٹاؤ تم اسے اس انداز میں استعمال کرو کہ وہ تمہارے مشن
کے لئے فائدہ مند ثابت ہو اور یہ سن لو کہ آئندہ مجھ سے ایسی بات
کرنا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر قوم اور ہر فرد کی آزمائش کسی ایک چیز سے
جاتی ہے اسی طرح تمہاری آزمائش روزی راسکل سے کی جا رہی ہے
اور مجھے یقین ہے کہ تم اس آزمائش پر پورا اترو گے"۔ دوسری طرف
سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور ہک سے لٹکایا۔
نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ اس طرف
کو بڑھ گیا جہاں روزی راسکل موجود تھی۔

"تمہارا سامان کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس بار قدرے نرم اور
دوستانہ لہجے میں کہا۔

"میں اپنے ساتھ سامان لانے کا جھنجھٹ نہیں کیا کرتی۔
ضرورت کی ہر چیز یہاں مل سکتی ہے تو کون عذاب بھگتے اور تمہارا

بدل گیا ہے۔ لگتا ہے تمہارے استاد نے تمہاری اچھی جھاڑ
کی ہے"...... روزی نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ نجانے عمران صاحب کو تم میں
چیز نظر آ گئی ہے کہ وہ اب تمہیں مجھ پر بھی فوقیت دینے لگے
"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"وہ تم سے زیادہ عقلمند ہے۔ میں اسے خواہ مخواہ احمق سمجھتی
ہوں"...... روزی راسکل نے خوش ہو کر کہا تو ٹائیگر بے اختیار
را دیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ عمران کیوں اس انداز میں دوسروں
تعریف کرتا رہتا ہے۔

"ہوٹل گرانڈ"...... ٹائیگر نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور
کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ روزی راسکل بھی اس
ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ولنگٹن کے
یم الشان ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو ٹائیگر
روزی باہر آ گئے۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرائے کے ساتھ
بھاری ٹپ بھی دی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ سے ہال میں
ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر
وہ چوتھی منزل پر دو کمرے حاصل کر لینے میں کامیاب ہو چکے تھے۔
ی راسکل اپنے کمرے میں جا کر پھر واپس ٹائیگر کے کمرے میں آ
تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا کل سے کام شروع کرو گے یا ابھی

سے"...... روزی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے تم کہو"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔ وہ اس طرح حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے سامنے ٹائیگر ہی بیٹھا ہے۔

"کیا مطلب۔ یہ تمہاری کایا پلٹ کیسے ہو گئی۔ پہلے تو تم ذرا ذرا سی بات پر پھاڑ کھانے کو دوڑتے تھے اب تمہارے لہجے میں مٹھاس اور تمہارے انداز میں فرمانبرداری کیوں آ گئی ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تو کیا یہ غلط ہے۔ آخر تم روزی راسکل ہو اور میری ہم وطن ہو اور پھر باس بھی تمہاری ذہانت اور کارکردگی کی تعریف کرتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سنو۔ اپنی اصل جون میں واپس آجاؤ سمجھے۔ مجھے یہ تابعدار اور فرمانبردار قسم کے مرد ایک آنکھ نہیں بھاتے جن کی اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی جو نہ خود کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں اور نہ اپنا فیصلہ منوا سکتے ہیں۔ ایسے مردوں کو میں گولی مار دیا کرتی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تم نہ ویسے مانتی ہو اور نہ ایسے۔ بہرحال اب جبکہ تم یہاں آ ہی گئی ہو تو اب مجھے مجبوراً تمہیں برداشت کرنا پڑ رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم مجھے مجبوراً برداشت کر رہے ہو"...... روزی نے لطف لیتے

ئے کہا۔

"تو اور کیا۔ تم کبھی ہو کہ مجھے تم جیسی تھرڈ کلاس لڑکی سے دلچسپی ہو سکتی ہے"...... ٹائیگر آہستہ آہستہ دوبارہ اپنے پرانے میں آرہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے تھرڈ کلاس کہو۔ روزی راسکل کو"...... روزی راسکل نے یکلخت غصے سے چیختے ئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا ے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"یس کم ان"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ویٹر اندر داخل ہوا۔

"کوئی سروس سر"...... ویٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ئے کہا۔

"کافی لے آؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیوں آیا تھا۔ تمہاری آواز باہر تک جا تھی۔ اس نے سمجھا کہ شاید اندر کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے یا ہونے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڑبڑ تو ہونے والی تھی اگر یہ نہ آجاتا تو اب تک تمہاری پسلیاں چکی ہوتیں"...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری پسلیاں سٹین لیس سٹیل کی بنی ہوئی ہیں۔ تمہاری طرح

کانچ کی نہیں ہیں۔ سمجھیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"یہ تو وقت بتائے گا کہ کس کی پسلیاں کس سے بنی ہیں
روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اٹھایا او
فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ
اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"مارش کلب کا نمبر دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف
نمبر بتا دیا گیا اور ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کر
شروع کر دیئے اور پھر اس نے جیسے ہی ہاتھ ہٹایا ساتھ بیٹھی ہو
روزی راسکل نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
"مارش کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"کارل سے بات کراؤ میں ناراک سے جانسن بول رہا ہوں۔
ٹائیگر نے ایکریمی لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تو روز
چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں اسے دیکھنے لگی۔
"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ویٹر کافی لے آئے تو اس سے برتن دروازے پر ہی لے لینا"
ٹائیگر نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے روزی سے کہا اور روزی نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یس۔ کارل بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آوا

ئی دی۔
"مسٹر کارل میں ناراک سے جانسن بول رہا ہوں۔ میں کل
ں پہنچ رہا ہوں۔ میرے پاس انتہائی شاندار سچے موتیوں کا ایک
یرہ ہے۔ مجھے میرے ایک دوست نے تمہاری ٹپ دی ہے۔ کیا
سے ملاقات کر سکتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔
"تمہیں کس نے میری ٹپ دی ہے جانسن"...... کارل نے کہا۔
"میرے ایک دوست نے۔ اس کا نام انتھونی ہے۔ اس کا کہنا
ہ اس نے تمہاری فرم کے ذریعے کافی کام کیا ہے اور اسی نے ہی
ایا تھا کہ اگر فرم پر نہ ہو تو مارش کلب میں مل سکتے ہو"۔ ٹائیگر
ہا۔
"ٹھیک ہے کل رات آجانا۔ مارش کلب میرا نام بتا دینا۔ تمہیں
س پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کارل نے کہا۔
"اوکے تھینک یو"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے
ے پر دستک ہوئی تو روزی راسکل اٹھنے لگی لیکن ٹائیگر نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
"یس کم ان"...... ٹائیگر نے کہا تو دروازہ کھلا اور وہی ویٹر ٹرے
ئے اندر داخل ہوا۔
"تم نے دیر نہیں لگا دی۔ کافی سرو کرنے میں"...... ٹائیگر نے
ت لہجے میں کہا۔
"ر کافی یہاں تیار موجود نہیں ہوتی اس لئے اسے تیار کرنے میں

دیر ہو گئی"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے ک
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویٹر کے واپس جانے کے بعد ر
راسکل نے کافی بنانی شروع کر دی۔

"اس نے کل کے لئے کیوں کہا ہے تمہیں"...... روزی نے

"کل اس سے جانسن ملنے جائے گا۔ میں تو ابھی جا رہا ہوں
ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں جا رہا ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا تم
جاؤ گے"...... روزی نے کہا۔

"ہاں۔ تم آرام کرو۔ میں اس سے مل لیتا ہوں۔ پھر کل ا
کام کریں گے"...... ٹائیگر نے جان چھڑانے کے سے انداز میں ک

"نہیں۔ میں بھی ساتھ جاؤں گی سمجھے اور آئندہ اکیلے کی بات
کرنا ورنہ"...... روزی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے تو پھر تم جا کر اکیلی اس سے مل لو میں آرام ک
ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں میرے ساتھ جانے پر کیا اعتراض ہے۔ کیا
بدصورت ہوں، لنگڑی ہوں، معذور ہوں، پاگل ہوں، ا
ہوں"۔ روزی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میک اپ کرنا آتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میک اپ ہاں لیکن میں میک اپ کرنا پسند نہیں کرتی۔

عورتوں کو احمق سمجھتی ہوں جو سرخی پاؤڈر تھوپ کر سمجھتی ہیں
ہ خوبصورت دکھائی دے رہی ہیں"...... روزی نے کافی کا
ٹ لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب اس میک اپ سے نہ تھا۔ میرا مطلب اس میک
سے تھا جس سے نقوش اور قومیت بدلی جا سکتی ہے"...... ٹائیگر
کہا۔

"ہاں۔ مجھے وہ بھی آتا ہے لیکن بہرحال میں اس میں ماہر نہیں
لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... روزی نے پوچھا۔

"اس کارل کے فرم بند کر دینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اس
کی کسی نہ کسی طرح اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ
ان کے خلاف حرکت میں آ رہی ہے لیکن اس کے باوجود اس کا
کلب میں موجود رہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمارے
وہاں کوئی ٹریپ نکھار رکھا ہے اس لئے میں نے اس سے ایکریمی
اور لہجے میں بات کی تھی اور اگر ہم اپنے اصل حلیوں میں وہاں
تو وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ ہم کون ہیں اور پھر ہو سکتا ہے کہ الٹا ہم
جائیں اس لئے ہمیں میک اپ کر کے وہاں جانا ہو گا لیکن
ہ یہ ہے کہ مجھے عورتوں کا میک اپ کرنا نہیں آتا اس لئے تم
آرام کرو میں وہاں جاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی کے
ے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تم تو واقعی خاصے عقلمند آدمی ہو۔ میں سمجھی تھی کہ بس

تمہیں غرانا ہی آتا ہے لیکن ایک بات بتاؤ تم اس سے مل کر کیا
گے اسے"...... روزی نے کہا۔

"اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے پرل پائریٹ کے بارے میں۔
نے اس سے سیاست پر تو بات نہیں کرنی"...... ٹائیگر نے
بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ جیسے ہی تم اس سے پوچھو گے وہ فوراً تمہ
تفصیل بتانی شروع کر دے گا"۔ روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو"...... ٹائیگر نے غص
لہجے میں کہا۔

"مطلب ظاہر ہے تم اسے مار پیٹ کر اصل بات اگلوا نہیں س
اور اسے یہاں ہوٹل میں بھی نہیں لا سکتے۔ پھر کہاں لے جاؤ گے
روزی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ بات تو واقعی اس ک
ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم پہلے کوئی رہائش گاہ لیں پھر ا
وہاں لے جائیں"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس سے خواہ مخواہ وقت بھی ضائع ہو گا اور دولت بھی"۔ روزی
نے جواب دیا۔

"تو پھر"...... ٹائیگر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہارے خیال کے مطابق وہ لوگ الرٹ ہیں تو لامحالہ
انہوں نے وہاں ایسے افراد تعینات کر رکھے ہوں گے جو ہمیں

وک سمجھ کر ہمیں پکڑ کر اپنے کسی اڈے پر لے جائیں گے اور پھر
ے پوچھ گچھ کریں گے لیکن ہم الٹا ان سے پوچھ گچھ کرنا شروع کر
گے اس طرح اڈا ان کا ہو گا لیکن استعمال ہم کریں گے"۔
ی نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں ہمیں میز کے گرد بٹھا کر وہ
دہ مذاکرات کریں گے"...... ٹائیگر نے طنزیہ انداز میں ہنستے
ئے کہا۔

"تم مجھے اپنی طرح احمق سمجھتے ہو۔ ظاہر ہے وہ ہمیں بے بس
نے کے لئے باندھ دیں گے لیکن تم فکر نہ کرو مجھے رسیاں کھولنی
ہیں پھر دیکھنا تم روزی راسکل کو"...... روزی راسکل نے انتہائی
لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ
کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے
کھلا اور ان دونوں نے چونک کر ادھر دیکھا۔ دروازے پر وہی
وجود تھا جو ان کے لئے کافی لایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے
نے کوئی چیز فرش پر ماری اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں
ہوا جیسے اسے کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے لٹو
باندھ دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے
ے ہوا تھا اس کے بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

"عمران صاحب آپ نے ایکریمیا کا پروگرام کیوں منسوخ کر دیا
ہے"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران تھوڑی
دیر پہلے دانش منزل پہنچا تھا۔

"اصل آدمی کارل ٹریس ہو گیا تھا لیکن جب ٹائیگر نے کارل کی
فرم کا فون نمبر معلوم کرنے کی کوشش کی تو ولنگٹن کی انکوائری سے
بتایا گیا کہ دو روز پہلے فرم بند کر دی گئی ہے اور نہ صرف فرم بند کر
دی گئی ہے بلکہ فون بھی کٹوا دیا گیا ہے حالانکہ کارل کے بارے میں
معلومات ہمیں دو روز بعد ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں
بہرحال کسی نہ کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کے خلاف
پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ رہی ہے اور انہوں نے پورا سلسلہ
اپ ہی سمیٹ لیا ہے اس لئے میں نے ٹائیگر کو پہلے وہاں بھیجا ہے
تاکہ وہ بنیادی معلومات حاصل کر لے اس کے بعد ہم فائنل ایکشن

گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
نہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے
حرکت میں آ رہی ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے
ا۔

میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر اعظم نے مجھ سے سر سلطان کے آفس
قات کی تو اس ملاقات کے سلسلے میں یہ رپورٹ وہاں پہنچی ہو
ں سے انہوں نے اندازہ لگایا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے
کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
پ نے ٹائیگر کو وہاں کس قسم کی معلومات حاصل کرنے کا کہا
...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔
صل بات یہ ہے کہ اس تنظیم کا ظاہر ہے کوئی ایسا ہیڈ کوارٹر
ں ہو گا جیسا کہ دوسری مجرم تنظیموں کا ہوتا ہے۔ یہ لوگ تو
ہ اطلاع ملنے پر ہی کسی جگہ جا کر واردات کرتے ہوں گے ورنہ
انداز میں کاروبار کرتے رہتے ہوں گے اس لئے اس تنظیم کے
کے لئے ہمیں اس کے سربراہ کو پکڑنا ہو گا۔ اس سربراہ کے
ص خاص آدمیوں کے بارے میں ظاہر ہے فائلز ہوں گی۔ ان
یعے ہی ان آدمیوں کو یا ان اداروں کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے
رح کارل کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ باقاعدہ ایک فرم کا
ہے اور جواہرات ڈیل کرتا ہے۔ اسی طرح باقی لوگ بھی
ہوں گے۔ اس کارل سے اگر پرل پائریٹ کے چیف کے

بارے میں معلومات مل جائیں تو پھر ہم براہ راست اس پر ہاتھ ڈ
سکتے ہیں۔یہی کام کرنے ٹائیگر گیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب اگر کارل نے اپنی فرم ہی بند کر دی ۔
پھر ظاہر ہے کارل اس ٹائیگر کو کیسے مل جائے گا"...... بلیک
نے کہا۔

"بظاہر تو نہیں ملنا چاہئے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مل جائے گا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔
"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"جہاں تک میرا اندازہ ہے۔اس کارل کو ہمارے لئے چارہ
جائے گا اس لئے اس کا آفس بند کر دیا گیا ہے ورنہ آفس سے
کیا لینا تھا وہ چلتا رہتا لیکن ظاہر ہے آفس میں اس کی اس انداز
نگرانی نہیں ہو سکتی جس انداز میں آفس سے باہر ہو سکتی ہے
لئے انہوں نے آفس بند کر دیا۔اب ٹائیگر اس کارل تک پہنچے گا
اس کے آدمی ٹائیگر تک پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن یہ تو صرف آپ کا اندازہ ہو سکتا ہے حتمی بات تو نہیں ہو
سکتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"اس ریڈی کی ہلاکت کی خبر لامحالہ وہاں تک پہنچ گئی ہو گی
انہیں یہ معلوم ہے کہ کارل کے بارے میں ہمیں معلوم ہو
گا۔ایسی صورت میں تو کارل کو سامنے رکھ کر ہی وہ ہمیں
سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

یہ آپ سوچ رہے ہیں عمران صاحب لیکن میرا خیال ہے کہ
لوٹنے والے ڈاکو ٹائپ کے لوگ ایسا نہیں سوچ سکتے۔وہ
ٹ ایجنٹ نہیں ہیں۔وہ تو شاید خوفزدہ ہو کر سب کچھ بند کر کے
گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔
ہاں۔ایسے بھی ہو سکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر کارل کو
کر لے گا اور اگر وہ نہ بھی کر سکا تو روزی راسکل کر لے گی"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔
کیا مطلب کیا اس روزی راسکل کو آپ نے ٹائیگر کے ساتھ
ہے کیوں"۔بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
میں نے نہیں بھیجا وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ گئی ہے۔میں یہاں
کے لئے اٹھنے ہی والا تھا کہ ٹائیگر کا فون آیا وہ ولنگٹن ایئرپورٹ
بات کر رہا تھا۔اس نے بتایا کہ روزی راسکل اس سے پہلے والی
ٹ میں وہاں پہنچی ہے اور اب اس کے سر چڑھی ہوئی ہے۔اس کا
تھا کہ وہ اس کا خاتمہ کر دے لیکن میں نے اسے منع کر دیا ہے
مجھے معلوم ہے کہ روزی راسکل بظاہر احمق۔جذباتی اور انا
عورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی ذہین بھی ہے
لئے اگر ٹائیگر نے اسے درست طور پر ڈیل کر لیا تو وہ اس کے
ہاں فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔
میری تو واقعی سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں اور
رہے ہیں۔مجھے لگتا ہے کہ آپ ذہنی طور پر اس کیس پر کام ہی

نہیں کرنا چاہتے لیکن کسی وجہ سے کام کرنے پر مجبور بھی ہیں
بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ اصل میں یہ پرل پائریٹ ایسی تنظیم
نہیں ہے جس کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ
لیکن چونکہ اس نے حکومت پاکیشیا کا نقصان کیا ہے اور آئندہ بھی
سکتی ہے اس لئے اس کا خاتمہ بھی ضروری ہے اس لئے میں چاہتا ہوں
کہ پہلے ٹارگٹ فکس ہو جائے پھر میں ٹیم لے کر جاؤں اور مشن مکمل
کروں"...... عمران نے کہا۔
"مجھے تو لگتا ہے کہ یہ مشن ٹائیگر اور روزی راسکل ہی مکمل
لیں گے اور آپ دراصل چاہتے بھی یہی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"شاید تمہاری بات درست ہو۔ بہرحال چائے بنا لاؤ اور مجھے
سرخ جلد والی ڈائری دو شاید کوئی ایسا آدمی نظر آ جائے جو اس بارے
میں مزید معلومات مہیا کر سکے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو
میز کی دراز سے سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف
بڑھا دی اور پھر خود اٹھ کر وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری
کھولی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس کی نظریں
ایک صفحے پر ٹھہر سی گئیں وہ کافی دیر تک اس صفحے کو دیکھتا رہا پھر
اس نے ڈائری بند کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی
سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی

ں اٹھائے واپس آ گیا اس نے شاید فلاسک میں چائے بنا کر
ہوئی تھی ورنہ ظاہر ہے اتنی جلدی چائے نہ تیار ہو سکتی تھی۔
نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ اپنی
پر آ کر بیٹھ گیا۔
"ٹرانس کراس کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
ی آواز سنائی دی۔
"پاکیشیا سے سپیشل ممبر علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے ایک
م پرل پائریٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"۔
ن نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو انچارج سیکشن جم ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد
مردانہ آواز سنائی دی۔
"میں پاکیشیا سے سپیشل ایجنٹ علی عمران بول رہا ہوں"۔
ن نے کہا۔
"یس سر میں نے چیک کر لیا ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف
ہودبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"پرل فارمنگ کو لوٹنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا
پرل پائریٹ ہے۔ سنا گیا ہے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے
اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔
"سوری سر۔ اس نام کی کوئی تنظیم ہمارے ریکارڈ میں نہیں

ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ اس سلسلے میں ذاتی طور پر کوئی ٹپ دے سکتے ہیں"
عمران نے کہا۔

"کس قسم کی ٹپ جناب"...... دوسری طرف سے چونک
پوچھا گیا۔

"کوئی ایسا آدمی۔ کوئی ایسا ادارہ۔ کوئی ایسی فرم جو اس بار
میں معلومات معاوضے کے عوض مہیا کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن سر اس ٹپ کا مجھے ذاتی طور پر کیا فائدہ ہو گا"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"جس کی آپ ٹپ دیں گے اس تک آپ کا فائدہ بھی پہنچا
جائے گا بشرطیکہ ٹپ درست ثابت ہوئی تو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آپ ایک فون نمبر نوٹ کر لیں۔ یہ فون نمبر
ناراک کا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کس کا ہے یہ فون نمبر"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر میکلین کا۔ آپ اس سے میرا نام لیں گے تو وہ آپ کو
مطلوبہ معلومات مہیا کر دے گا آپ دس منٹ بعد اسے فون کر لیں
لیکن معاوضہ وہ ایڈوانس لیتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ماسٹر میکلین اوہ یہ نام تو میرے ذہن میں موجود ہے"۔ عمران
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود ڈائری اٹھائی اور
کھول لیا۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر جیسے ہی اس کی نظریں پڑیں
بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے ڈائری بند کر کے چائے کی پیالی
لی۔

"ماسٹر میکلین کا نام تو شاید اس ڈائری میں موجود ہے میری
ں سے بھی گزرا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں موجود ہے اس کا نمبر اور اب مجھے اس کے بارے میں سب
اد بھی آ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات
سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایم ایم کافی شاپ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر میکلین سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔
ان نے کہا۔

"اوکے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں ماسٹر میکلین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
ی سی آواز سنائی دی۔

"ابھی تک ماسٹر ہی ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ ہیڈ ماسٹر بلکہ پرنسپل
بچے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہی جو ہمیشہ دعا مانگتا رہتا ہے کہ تم ہیڈ ماسٹر بن جاؤ۔ دنیا میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہا تم پرنس عمران بول رہے ہو۔ اوہ اوہ مجھے اب یاد آگیا۔ بالکل یاد آگیا۔ اوہ اوہ کتنا عرصہ گزر گیا اور تم اپنے انکل کو بھول ہی گئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر بھول جاتا تو فون کیوں کرتا۔ تم جیسی شخصیات بھلا کیسے بھلائی جا سکتی ہیں۔ ویسے جس خاتون نے فون اٹنڈ کیا تھا وہ تمہاری بیٹی ہے یا نئی بیوی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بے اختیار گونج دار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"شیطان آدمی تم بالکل نہیں بدلے۔ وہ صرف اسسٹنٹ ہے۔ میری بیٹی ہے اور نہ بیوی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا میں نے سنا ہے کہ اب تم ایڈوانس معاوضہ لے کر معلومات فروخت کرنے لگے ہو۔ کیا ہوا۔ کیا بڑھاپے میں اب پہلے جیسا اعتبار نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کہیں تم نے تو اس جم ماسٹر کو تو کال نہیں کیا تھا۔" ماسٹر میکلین نے کہا۔

"ہاں میرا خیال تھا کہ اتنی بڑی معلومات فروخت کرنے والی کمپنی ہے وہ ضرور معلومات مہیا کر دے گی لیکن اس نے بتایا کہ ہم

زیادہ بڑی کمپنی اب ماسٹر میکلین بن چکی ہے لیکن وہ معاوضہ ایڈوانس لیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی ابھی جم ماسٹر کا فون آیا تھا اس نے تمہارا نام تو نہیں بتایا البتہ یہ بتایا تھا کہ تم پرل پائریٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کہ اس کا معاوضہ بھی میں لے لوں"...... ماسٹر میکلین نے کہا۔

"تو پھر کتنا معاوضہ بھجوا دوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

"ارے لعنت بھیجو معاوضے پر۔ اب میں تم سے معاوضہ لوں گا۔ بتاؤ تمہیں کس قسم کی معلومات چاہئیں اس بارے میں"۔ ماسٹر میکلین نے کہا۔

"اس تنظیم نے پاکیشیا کے ایک پراجیکٹ کو لوٹ لیا ہے اور حکومت پاکیشیا چاہتی ہے کہ آئندہ وہ اس قابل نہ رہے کہ ایسا کر سکے۔ اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مجھے کس قسم کی معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں لیکن ایک بات پہلے سن لو کہ اب تمہیں پرل پائریٹ کا کوئی آدمی نہ مل سکے گا بلکہ اب تمہارے مقابلے پر لارڈ گروپ آئے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ کون ہے یہ لارڈ گروپ اور اس کا کیا

تعلق ہے پرل پائنٹ سے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

" لارڈ گروپ ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں سے نکلے ہوئے
نکالے گئے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل ہے جس کے
سیکشن ہیں یوں سمجھو کہ پرائیوٹ سیکرٹ سروس ہے جسے بہت
بڑے معاملات میں ہائر کیا جا سکتا ہے اور پرل پائنٹ نے تمہارے
مقابلے پر لارڈ گروپ کو ہائر کیا ہے اور یہ بھی میں ہی تمہیں بتا
ہوں کہ لارڈ گروپ کے آرتھر سیکشن کو حرکت میں لایا گیا ہے
ماسٹر میکلین نے کہا۔

" لیکن یہ آرتھر گروپ کیا پاکیشیا آئے گا"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو پہلے میں تمہیں پرل پائنٹ کے بارے میں تفصیل
دوں یہ سب کچھ صرف تمہیں بتایا جا رہا ہے ورنہ شاید میں زبان
کھولتا۔ جم ماسٹر بھی صرف اتنا جانتا ہے کہ مجھے پرل پائنٹ
ولنگٹن میں باس کے بارے میں علم ہے اس سے زیادہ نہیں لیکن میں
اس تنظیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اس لئے کہ میں اس
تنظیم کا ڈائریکٹر رہا ہوں لیکن پھر مجھے آؤٹ کر دیا گیا اور چیف نے اس
پر مکمل قبضہ کر لیا لیکن وہ مجھے اس لئے ختم نہ کر سکے کہ انہیں
ہے کہ میرا گینگ ان سب کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ بہرحال میں نے
سے اپنے حصے کا معاوضہ پورا وصول کر لیا تھا اس لئے میں خود بھی

ں ہو گیا تھا"...... ماسٹر میکلین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے۔ فکر مت کرو تمہارا انتقام بھرپور انداز میں لیا
گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ماسٹر میکلین
داز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے یہ ساری تفصیل اس لئے
پر آمادہ ہو گیا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ عمران اور پاکیشیا
ٹ سروس اس تنظیم کا خاتمہ کرنے کے قابل ہے اس طرح اس
م بھی لیا جا سکے گا۔
تم واقعی شیطان ہو کہ جو کچھ نہیں بتایا جاتا وہ بھی سمجھ لیتے ہو۔
ی بات درست ہے مجھے اس سے انتقام لینا ہے لیکن میں براہ
ا سامنے نہیں آنا چاہتا کیونکہ اس طرح مجھے بہت سے مفادات
تھ دھونے پڑتے ہیں۔ بہرحال اب سن لو پرل پائنٹ کا چیف
خص برنارڈ ہے۔ یہ برنارڈ ناراک میں رہتا ہے اور ناراک میں
جیولرز کے نام سے اس کی بہت بڑی کارپوریشن ہے لیکن وہ
کے سامنے نہیں آتا پس پردہ رہتا ہے۔ باقی اس کا ہیڈ کوارٹر
زب الہند کے سب سے مشہور جزیرے ورتھ میں ہے۔ بظاہر
جہاز راں کمپنی ہے جو جہاز اور سٹیمر کرائے پر دیتی ہے۔ اس
نام ورتھ ی ڈریگن ہے۔ وہاں کا انچارج مرفی ہے۔ ان کے
ی دنیا کے ماہی گیروں میں پھیلے ہوئے ہیں جو انہیں موتیوں
ے میں اطلاعات مہیا کرتے رہتے ہیں اور جب یہ فارمنگ
پذیر ہونے کے قریب ہوتی ہے یہ اسے لوٹ لیتے ہیں۔ اس

سلسلے میں انہوں نے انتہائی جدید ترین انتظامات کئے ہ
ہیں"...... ماسٹر میکلین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب وہ لارڈ والا کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے
"مجھے اطلاع ملی تھی کہ برنارڈ نے لارڈ گروپ کو ہائر کیا ہے
میں چونک پڑا کیونکہ لارڈ گروپ کو ہائر کرنا انتہائی مہنگا ہوتا ہے
لوگ اس قدر معاوضہ لیتے ہیں کہ جس کا تصور بھی عام گروپ
کر سکتا جبکہ بظاہر پرل پائریٹ کو لارڈ گروپ کو ہائر کرنے کا
مقصد بھی نہ تھا۔ ان کا مقابلہ تو زیادہ سے زیادہ ماہی گیروں سے
سکتا ہے اور انہیں یہ عام بدمعاش گروپ کے ذریعے بھی ختم کرا
ہیں جبکہ لارڈ گروپ تو حکومتی معاملات میں ہی کام کرتا ہے۔
میں سمجھا کہ شاید حکومت ایکریمیا کی کوئی ایجنسی پرل پائریٹ
خلاف کام کر رہی ہے لیکن ظاہر ہے حکومتیں تو یہ فارمنگ
کرتیں اس لئے مجھے تجسس پیدا ہوا اور میں نے مزید معلو
حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ پرل پائریٹ نے لارڈ گروپ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہائر کیا ہے کیونکہ انہیں معلو
تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پرل پائریٹ کے خلاف حرکت
رہی ہے اور لارڈ گروپ کے چیف لارڈ نے اس سلسلے میں اپنے
سے تیز سیکشن آرتھر کا انتخاب کیا ہے لیکن آرتھر ولنگٹن نہیں
یہاں اس نے ایک بدمعاش گروپ کا انتخاب کیا ہے جس کی
ایک موٹی عورت روفی ہے۔ آرتھر کا خصوصی نائب میگی

خود ہے اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ کسی کارل نامی آدمی
چارہ بنا رہے ہیں"...... ماسٹر میکلین نے کہا۔

"اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

"بس اور مزید اگر تم چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ میں اس بارے میں
لومات حاصل کر سکوں"...... ماسٹر میکلین نے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتا دیا ہے وہی کافی ہے اور سمجھ لو کہ میں نے
میں ایڈوانس معاوضہ ادا کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں نے کب تم سے معاوضہ لیا ہے"...... ماسٹر
کلین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انتقام جس کی تکمیل سے بڑا معاوضہ اور کیا ہو سکتا ہے"۔
ران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر میکلین بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات درست ہے ٹھیک ہے معاوضہ وصول شد"۔
سٹر میکلین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک شرط اور بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"شرط۔ کس قسم کی شرط اور کیوں"...... ماسٹر میکلین نے
ونک کر کہا۔

"یہ کہ پرل پائریٹ کے خاتمے کے بعد ماسٹر پرل پائریٹ اگر بن
لی جائے تو وہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گا ورنہ پھر مجبوراً مجھے
سٹر کو ہیڈ ماسٹر بلکہ پرنسپل بنانا پڑ جائے گا"...... عمران نے کہا تو
سری طرف سے ماسٹر میکلین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے وعدہ"...... ماسٹر میکلین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو بہت اہم انکشافات ہوئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بلکہ یوں سمجھو کہ پورا کیس ہی سامنے آگیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس لارڈ گروپ کا مقابلہ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن اس سے پہلے مجھے یہ معلوم کرنا ہو گا کہ کیا برنارڈ وہاں ناراک میں موجود ہے یا نہیں کیونکہ جس نے اپنے پورے سیکشن کو کیمو فلاج کر لیا ہے اور اس لارڈ گروپ کو صرف اندازے کی بنا پر ہمارے خلاف ہائر کر لیا ہے۔ وہ شخص لامحالہ وہاں نہیں رہ سکتا۔ وہ لازماً کہیں چھپ گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کیسے معلوم کریں گے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اب میرے خیال میں آپ ٹائیگر کو تو واپس بلا لیں کیونکہ جو کچھ اس نے وہاں معلوم کرنا تھا وہ آپ بیٹھے بیٹھے فون پر معلوم کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے وہاں کام کرنے دو۔ وہ تر نوالہ نہیں ہے کہ آسانی سے ما

اجائے۔ اس طرح یہ لارڈ گروپ بہرحال مصروف رہے گا جبکہ ہم راست اس برنارڈ پر ہاتھ ڈال سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب یہ برنارڈ لازماً ورتھ میں جا چھپا ہو ںونکہ اسے یقین ہو گا کہ وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا"۔ بلیک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آئی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو گا اور اگر وہ وہاں نہ بھی ہوا تو ے اس کے بارے میں آسانی سے معلوم ہو سکے گا۔ ٹھیک ہے ٹیم لے کر براہ راست ورتھ پہنچتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر ٹائیگر کی کال آئے تو اسے خود ہی ڈیل کر لینا۔ میں نے اسے دیا تھا کہ اگر میں اسے فون پر نہ ملوں تو وہ تم سے براہ راست ت لے سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے خدا حافظ کہا ر تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے پ
جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی ہیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے ا
کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم زنجیر
بندھا ہوا ہے اور وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ چونکہ
ہوش ہونے کی وجہ سے اس کا جسم ڈھلکا ہوا تھا اس لئے ہوش
آتے ہی وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو اس
ساتھ ہی روزی راسکل اسی کی طرح زنجیر میں جکڑی ہوئی موجود
لیکن وہ بے ہوش تھی۔ زنجیر ان کے جسموں کے گرد اس انداز
باندھی گئی تھی کہ ٹائیگر اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کام کسی تر
یافتہ آدمی کا ہے۔ اسی لمحے روزی راسکل بھی کراہتی ہوئی ہوش
آنے لگ گئی تھی۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں
تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ

انہ دکھائی دیتا تھا۔

یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... روزی راسکل کی
ی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اس کی
دیکھا۔

ظاہر ہے جہاں ہم جانا چاہتے تھے وہاں ہمیں خود بخود پہنچا دیا گیا
...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس کارل کے قبضے میں ہیں"۔ روزی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ بہرحال دیکھو"...... ٹائیگر نے گول
سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ ہمیں کس انداز میں جکڑا گیا ہے۔ زنجیر کا کوئی سرا ہی نظر
آ رہا"...... چند لمحوں بعد روزی راسکل کی حیرت بھری آواز سنائی

ہماری پشت پر سرے موجود ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن اب ہم اپنے آپ کو چھڑوائیں گے
"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

دیکھو۔ بظاہر تو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا"...... ٹائیگر نے کہا
ن کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو جو جسم کے
زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے حرکت دینے کی کوشش شروع کر
ین زنجیر اس قدر ٹائٹ تھی کہ باوجود شدید کوشش کے وہ اپنے

بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکا اور پھر اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور ٹائیگر اور روزی راسکل دونوں نے دروازے کی طرف چونک کر دیکھا۔ دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک جدید میک اپ واشر تھا۔ وہ اندر داخل ہوا اور اس نے پہلے ٹائیگر کے چہرے پر میک اپ واشر کا کنٹ چڑھایا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا لیکن ٹائیگر اور روزی راسکل ظاہر ہے اپنی اصل شکلوں میں تھے اس لئے میک اپ کیا واش ہوتا تھا۔ ٹائیگر کے بعد اس نے یہی کارروائی روزی راسکل کے ساتھ دوہرائی شروع کر دی۔

"ہم کس کی قید میں ہیں مسٹر ..." ٹائیگر نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میڈم روفی کی" ...... اس آدمی نے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"میڈم روفی۔ وہ کون ہے اور اس نے کیوں ہمیں یہاں جکڑا ہوا ہے" ...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم وہ ابھی آئیں گی تو ان سے پوچھ لینا" ...... اس آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر میک اپ واشر اٹھا کر وہ مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس دوران ٹائیگر مسلسل اپنے آپ کو چھڑانے کی کوششوں میں مصروف رہا تھا

ڈھنے والوں نے اسے کچھ اس انداز میں باندھا تھا کہ حقیقتاً اس کی ری کوششیں بے کار جا رہی تھیں لیکن پھر اچانک اس کے بازو قریب زنجیر کی کڑی کچھ کھنچ سی گئی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے جھکا کر نیچے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی نکہ پیر کے ساتھ زمین میں فولادی گول کنڈا نصب تھا جس سے یر کا سرا منسلک تھا لیکن ٹائیگر کی کوششوں سے اس کی کڑی کھنچنے جہ سے خاصی ڈھیلی ہو گئی تھی۔ اس نے اور زور لگانا شروع کر دیا ن وہ کھنچی ہوئی کڑی مزید نہ کھل سکی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اور شش کرتا دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے کھلا اور ٹائیگر کے ساتھ ھ روزی راسکل کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر ئے تھے کیونکہ دروازے سے ایک انتہائی موٹی عورت اندر داخل ہو ی تھی۔ یہ اس قدر موٹی تھی کہ شاید ہتھنی بھی اس کے مقابلے کم موٹی ہوتی ہو گی لیکن اس قدر موٹی ہونے کے باوجود اس کے کے انداز میں خاصی تیزی تھی۔ اس کے چہرے پر موجود بے پناہ ت کے اندر دھنسی ہوئی چھوٹی چھوٹی بٹنوں جیسی آنکھوں میں پناہ چمک تھی۔ گوشت کا یہ پہاڑ تیزی سے چلتا بلکہ دوسرے وں میں لڑھکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ وہاں موجود ایک بہت بڑی ی کی کرسی پر بیٹھ گئی اور اس وقت ٹائیگر کو معلوم ہوا کہ یہ یہاں کیوں موجود تھی جو چوڑائی میں کسی بڑے بنچ کے برابر تھی ٹائیگر پہلے اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا لیکن اس نے توجہ نہ دی

تھی۔ اس کے پیچھے دو ایکریمی تھے اور ٹائیگر ان میں سے ایک کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کارل تھا۔ اس کا حلیہ ٹائیگر نے کرامت جیولرز کے مینجر ریڈی سے تفصیل سے معلوم کر لیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور سمارٹ سا نوجوان تھا جو اپنے انداز سے ہی کوئی تربیت یافتہ آدمی لگتا تھا۔ وہ دونوں اس موٹی عورت کی سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ان کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے ان کے میک اپ چیک کئے تھے۔ وہ اب خالی ہاتھ تھا البتہ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ وہ کمرے میں داخل ہو کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ موٹی عورت غور سے ٹائیگر اور روزی راسکل کو دیکھتی رہی۔

" تو یہ دونوں اصل شکلوں میں ہیں"...... یکلخت اس موٹی عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس میڈم"...... عقب میں کھڑے اس مسلح آدمی نے کہا اور اب ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ وہی میڈم روفی ہے جس کا نام اس آدمی نے پہلے لیا تھا۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اس موٹی عورت نے اس بار براہ راست ٹائیگر اور روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس زیر زمین دنیا کے افراد سے کوئی تعلق نہیں رکھا کرتی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو

ئی عورت چونک پڑی۔ اس کے اس طرح چونکنے سے اس کے بے شہ موٹے جسم میں اس طرح لرزش شروع ہو گئی جیسے سمندر کی یں چڑھتی اور اترتی ہیں۔

" زیر زمین دنیا۔ کیا مطلب"...... اس موٹی عورت نے کہا۔

" میرا نام ٹائیگر ہے اور یہ روزی راسکل ہے۔ ہم دونوں کا تعلق کیشیا کی انڈر گراؤنڈ ورلڈ سے ہے۔ تم پہلے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا رف کرا دو تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے"...... ٹائیگر نے ہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام روفی ہے اور یہ کارل ہے اور یہ بیکر ہے اور تمہارا اس مینان بھرے انداز میں بات کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا لق سیکرٹ سروس سے ہے ورنہ زیر زمین دنیا کے افراد اس انداز ں بات نہیں کیا کرتے"...... روفی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" زیر زمین دنیا میں بھی کئی سطحیں ہوتی ہیں مس یا مسز"۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر رکتے ہوئے کہا۔

" میڈم روفی کہو ورنہ زبان کھینچ لوں گی"...... موٹی عورت نے ت غصیلے لہجے میں کہا۔

" زبان سنبھال کر بات کرو موٹی ہتھنی۔ تم نے اپنی حالت یکھی ہے۔ اگر تمہارے جسم میں سوئی چبھو دی جائے تو تم کسی بارے کی طرح دھماکے سے پھٹ جاؤ گی"...... روزی راسکل نے ت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بہادر بننے کی کوشش کر رہی ہو۔ ٹھیک ہے ابھی معلوم ہو جائے گا"...... میڈم روفی نے خلاف توقع غصے میں آنے کی بجائے ہنستے ہوئے کہا۔

"میڈم روفی۔ میں تمہیں بتا رہا تھا کہ زیر زمین دنیا میں بھی کئی سطحیں ہوتی ہیں۔ انتہائی نچلی سطح کے بدمعاشوں اور غنڈوں سے لے کر انتہائی تربیت یافتہ افراد تک کی سطح ہوتی ہے۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا تعلق کس سطح سے ہے لیکن ہمیں جس انداز میں بے ہوش کیا گیا ہے اور باندھا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم لوگوں کی یہاں زیر زمین دنیا میں وہی سطح ہے جو پاکیشیا میں ہماری سطح ہے لیکن مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تم ہم سے کیا چاہتی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم جس سطح کے بھی ہو بہرحال تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم یہاں کارل کے پیچھے آئے ہو تاکہ کارل سے تم پرل پائریٹ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکو لیکن ظاہر ہے تم دونوں اکیلے نہیں ہو سکتے۔ تمہارے ساتھ تمہارے ساتھی بھی ہوں گے اس لئے اگر تم اپنے تمام ساتھیوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دو تو تم ٹوٹ پھوٹ سے بچ جاؤ گے"...... میڈم روفی نے کہا۔

"کارل اور پرل پائریٹ کا نام ہی ہم پہلی بار سن رہے ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر ہم کسی سیکرٹ سروس کے ممبر ہوتے تو اس طرح اپنی اصل شکلوں میں یہاں نہ آتے"...... ٹائیگر نے کہا تو میڈم

روفی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم نے ہوٹل کے کمرے سے ایکریمی بن کر کارل سے جو بات کی تھی اس کی ٹیپ ہمارے پاس موجود ہے اور اسی کال کی وجہ سے تمہیں یہاں لایا گیا ہے۔ ویسے تو آج تک آنے والے ہر آدمی کی نگرانی ہو رہی تھی لیکن تم نے یہ حرکت کی اور پکڑے گئے"۔ میڈم روفی نے کہا۔

"یہ درست ہے کہ میں نے کارل کو کال کی تھی لیکن یہ حقیقت ہے کہ مجھے کارل کی ٹپ ملی تھی اور میں واقعی اس کو سچے موتی فروخت کرنا چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"حالانکہ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ تم نے کارل کا نام ہی نہیں سنا۔ بہرحال اب مزید مذاکرات کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سب کچھ خود ہی بتا دو ورنہ پھر میں اپنے ساتھیوں کو حکم دے دوں گی اور پھر تمہارا حشر عبرتناک ہو گا"...... میڈم روفی نے کہا۔

"تم مجھ سے بات کرو بے بی ایلیفینٹ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"میڈم اس کی زبان پہلے بند نہ کر دیں۔ یہ خواہ مخواہ بکواس کر رہی ہے۔ اصل آدمی یہی ہے"...... کارل نے کہا۔

"مارتھر"...... میڈم روفی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عقب میں موجود مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

"یس میڈم"...... اس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی کو گولی مار دو"...... میڈم روفی نے کہا۔

"یس میڈم"...... اس آدمی نے جسے مارتھر کے نام سے پکارا گیا تھا، جواب دیا اور پھر تیزی سے اس نے کاندھے سے مشین گن اتار لی۔

"رک جاؤ پہلے میری بات سن لو"...... ٹائیگر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا لیکن میڈم روفی نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی مشین گن کا ٹریگر دباتا اچانک روزی راسکل نے پیر کو جھٹکا دیا اور اس کے پیر میں موجود سینڈل جس کا کلپ کھلا ہوا تھا اس کے پیر سے نکل کر کسی گولی کی طرح اس مشین گن بردار سے ٹکرایا اور مشین گن بردار تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اسی لمحے فائرنگ ہوئی لیکن گولیاں بجائے سیدھی روزی راسکل کے جسم میں جانے کے اوپر چھت سے ٹکرائیں اور پھر اس سے پہلے کہ میڈم یا اس کے ساتھی سنبھلتے کھڑکھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی روزی راسکل بھوکے عقاب کی طرح اچھل کر سیدھے ہوتے ہوئے اس مشین گن بردار سے ٹکرائی اور اسے لیتی ہوئی پیچھے فرش پر جا گری اور اس آدمی کے ہاتھ سے مشین گن اچھل کر دور جا گری۔ اسی لمحے میڈم روفی بیکر اور کارل تینوں اچھل کر کھڑے ہوئے اور پھر بیکر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کی طرف جھپٹا مارا لیکن روزی راسکل یکلخت اچھلی اور بیکر چیختا ہوا اچھل کر دیوار سے کسی گیند کی طرح جا ٹکرایا لیکن اسی لمحے کارل نے اچھل کر روزی راسکل کی پسلیوں پر لات

ماری اور روزی راسکل چیختی ہوئی نیچے جا کر گری ہی تھی کہ میڈم روفی نے یکلخت جھک کر اس کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑ لی اور دوسرے لمحے روزی راسکل کسی گڑیا کی طرح ہوا میں اٹھی ہاتھ پیر مار رہی تھی۔

"تم اپنے ساتھی سے زیادہ تیز ہو لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ میرا نام روفی ہے میڈم روفی"...... میڈم روفی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کارل، بیکر کے ساتھ ساتھ وہ مارتھر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور مارتھر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن اٹھا لی تھی۔ روزی راسکل نے بہت ہاتھ پیر مارے لیکن موٹی کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ روزی راسکل کی حرکات خود بخود سست پڑتی جا رہی تھیں۔ ٹائیگر اس دوران اپنے پیر کو مسلسل زور زور سے جھٹکے مار رہا تھا لیکن وہ کڑی نکلنے میں ہی نہ آ رہی تھی۔

"اب اسے گولی مار دو مارتھر۔ اب یہ کہیں نہ بھاگ سکے گی"۔ میڈم روفی نے کہا تو مارتھر تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے ایک بار پھر مشین گن کا رخ ہوا میں اٹھی ہوئی اور آہستہ سے ہاتھ پیر مارتی ہوئی روزی راسکل کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک ایک بار پھر کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی زنجیر کھل گئی۔ یہ آواز سنتے ہی ان سب کی گردنیں تیزی سے ٹائیگر کی طرف گھومی ہی تھیں کہ یکلخت ٹائیگر کسی ارنے بھینسے کی طرح دوڑتا ہوا پہلے اس موٹی ہتھنی سے ٹکرایا اور پھر وہ تیزی سے گھوما اور اس بار مارتھر چیختا

ہوا ایک سائیڈ پر جا گرا۔ میڈم روفی ٹائیگر کی زور دار ٹکر کے باوجود
گری نہیں البتہ وہ ایک قدم ہٹنے پر مجبور ہو گئی تھی جبکہ بیکر اور
کارل نے ٹائیگر پر چھلانگیں لگائی تھیں لیکن ٹائیگر کا مقصد حل ہو گیا
تھا۔ میڈم روفی کے ٹکر کھانے کے بعد ایک قدم ہٹنے سے کارل اور
بیکر جو اس کی دوسری طرف موجود تھے اس سے ٹکرا کر رک گئے جبکہ
ٹائیگر اس دوران مارتھر کو ایک طرف دھکیل کر اس کے ہاتھ سے
مشین گن جھپٹ چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کچھ ہوتا مشین
گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی مارتھر، بیکر اور میڈم روفی تینوں
چیختے ہوئے دھماکوں سے نیچے جا گرے۔ روزی راسکل اس دوران
بے ہوش ہو چکی تھی۔ وہ میڈم روفی کے ہاتھ کی گرفت سے نکل کر
فرش پر گری اور ساکت پڑی ہوئی تھی جبکہ ٹائیگر کی مشین گن سے
مسلسل گولیاں نکل رہی تھیں اور میڈم روفی کے پہاڑ جیسے جسم سے
خون فواروں کی طرح ابل رہا تھا۔ کارل بھی فرش پر گرا ہوا تھا اور
اس کا جسم ساکت تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اس نے کارل کو گولی
نہیں ماری اور کارل ایسا کر کے صرف اسے دھوکہ دے رہا ہے لیکن
وہ خاموش رہا اور پھر اس نے یکلخت ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا اور دوسرے
لمحے مشین گن کی نال اس کے ہاتھ میں آ گئی اور اس کے ساتھ ہی
اس نے اپنا بازو گھمایا اور مشین گن کا بھاری دستہ کارل کے سر پر پڑا
تو کارل کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ بری طرح اچھلا لیکن
ٹائیگر نے دوسری ضرب لگائی تو اس کا جسم بھی ساکت ہو گیا جبکہ

میڈم روفی، بیکر اور مارتھر تینوں اس دوران ہلاک ہو چکے تھے۔ ٹائیگر
یڑی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی
ھی اور کسی ویران اور غیر آباد علاقے میں تھی۔ باہر دو بڑی کاریں
موجود تھیں لیکن اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے پوری کوٹھی
چیک کی اور پھر دوڑتا ہوا واپس اسی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ ٹائیگر نے
گے بڑھ کر بے ہوش کارل کو اٹھایا اور وہ اسے اس جگہ لے گیا
ہاں روزی راسکل کو باندھا گیا تھا کیونکہ ٹائیگر نے دیکھ لیا تھا کہ
وزی راسکل نے اپنی پشت پر موجود زنجیر کے سرے کو کھول لیا تھا۔
ں کا مطلب تھا کہ اس کے ہاتھوں نے حرکت کر لی تھی جبکہ ٹائیگر
پنے ہاتھوں کو حرکت نہ دے سکا تھا اور اس نے پیر کی کڑی کھولی
ی جو اب دوبارہ فوری طور پر فٹ ہونی مشکل تھی۔ اس نے بے
وش کارل کو ایک ہاتھ سے قابو کیا اور پھر دوسرے ہاتھ سے زنجیر
ں کے جسم کے گرد گھما کر اس نے پشت پر اس کی کڑی کنڈے میں
ل دی۔ ہاتھ چھوڑا تو بے ہوش کارل کا جسم زنجیر میں بندھ کر نیچے
ڈھلک گیا۔ ٹائیگر واپس مڑا اور اس نے بے ہوش پڑی ہوئی
زی راسکل کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ روزی
سکل کی گردن پر میڈم روفی کی انگلیوں کے نشانات ابھی تک واضح
ر آ رہے تھے۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ اس نے کس قدر طاقت سے
ی راسکل کا گلا دبایا تھا۔ اگر میڈم روفی چند لمحے بعد ہلاک ہوتی تو
ی راسکل بھی اس کے ساتھ ہی دم گھٹنے سے ہلاک ہو چکی ہوتی۔

چند لمحوں بعد روزی راسکل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر واپس مڑ کر وہ کارل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کارل کا ناک اور منہ بھی دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے روزی راسکل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم لاشعوری طور پر سمٹا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اپنے گلے پر پہنچے اور وہ بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے گلے کو مسلنے لگی۔ اسی لمحے کارل نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھلکا ہوا جسم بھی ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ ٹائیگر اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے انہیں ہلاک کیا ہے۔ اوہ یہ عورت تھی یا کوئی فولادی شکنجہ۔ خدا کی پناہ کس قدر طاقت تھی اس گوشت کے پہاڑ میں"...... روزی راسکل کی آواز سنائی دی۔

"اب اٹھ کر کھڑی بھی ہو جاؤ"...... ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھے بغیر سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ کس طرح ہو گیا۔ تم دونوں کس طرح رہا ہو گئے"...... اسی لمحے کارل کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اگر تم چاہو تو کوشش کر سکتے ہو کارل"...... ٹائیگر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے چیک تو کر لو باہر ان کا کوئی آدمی نہ ہو۔ یہاں اطمینان سے بیٹھ گئے ہو"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں چیک کر چکا ہوں اور یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم نے دیر کیوں لگائی تھی۔ تمہارا مقصد ہو گا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیتی۔ کیوں"...... روزی راسکل نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر اب بھی میں بروقت اقدام نہ کرتا تو تم اس گوشت کے پہاڑ کے ہاتھ میں دم گھٹنے سے ہلاک ہو چکی ہوتیں۔ بہرحال تم نے پہلے زنجیر کھول کر اور ان پر حملہ کر کے واقعی بروقت اقدام کیا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں بس چپ چاپ مر جاتی۔ ہونہہ۔ منہ بند رکھو پہلے تم مرو گے پھر میں"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے آئندہ خیال رکھوں گا کہ پہلے تم مر جاؤ پھر میں حرکت میں آؤں اس بار غلطی ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ حرکت میں آؤں گا۔ اب بھی اگر میں حرکت میں نہ آتی تو تمہاری بوٹیاں وہ ادھیڑ دیتے"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کارل ہمارا پروگرام تھا کہ تمہیں اغوا کر کے کسی جگہ لے جاتے اور تم سے پرل پائریٹ کے بارے میں ساری معلومات حاصل کرتے لیکن تم لوگوں نے خود ہی پیش قدمی کر کے ہمارے لئے کافی آسانی پیدا کر دی ہے۔ اب تم بتا دو کہ یہ میڈم روفی، بیکر کون ہیں اور ان کا تم سے کیا تعلق ہے"...... ٹائیگر نے روزی راسکل کو جواب دینے کی بجائے براہ راست کارل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میڈم روفی ولنگٹن کے ایک بہت بڑے اور خوفناک سنڈیکیٹ کی سربراہ ہے۔ اسے ہلاک کر کے تم نے یوں سمجھو کہ پورے ولنگٹن کو اپنا بدترین دشمن بنا لیا ہے اور بیکر لارڈ گروپ کا آدمی ہے"۔ کارل نے جواب دیا۔

"لارڈ گروپ۔ وہ کون ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"لارڈ گروپ کو تم پرائیوٹ سیکرٹ سروس سمجھ سکتے ہو۔ اس میں ایکریمیا کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں اور تمہارے خلاف پرل پائریٹ کے چیف نے لارڈ گروپ کو ہائر کیا تھا اور لارڈ گروپ نے اس روفی سنڈیکیٹ کو"...... کارل نے جواب دیا۔

"وہ خود ہمارے مقابلے پر کیوں نہیں آئے حالانکہ وہ شاید ہمارے لئے اس روفی سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے"...... کارل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم خود ہی بتا دو کہ پرل پائریٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں
، اور اس کا چیف کون ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے مجھے ہلاک کر دینا ہے اس کے
جود میں تم سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا کیونکہ بہرحال یہ وقت تو آنا
تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ باس کا نام ہوپ مین ہے اور وہی چیف
، لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے اس نے یہاں پورا
ٹ اپ بند کر دیا ہے اور خود کسی نامعلوم پوائنٹ پر چلا گیا ہے۔
، تو انہوں نے چارہ بنا کر سامنے رکھا ہے ورنہ میں بھی ایکریمیا کی
دور دراز ریاست میں چلا جاتا"...... کارل نے کہا۔
"تم یہاں کے اہم آدمی ہو کارل۔ تمہارے رابطے پاکیشیا تک
ہوئے ہیں اس لئے جھوٹ مت بولو اور سنو تم ہمارا کچھ نہیں
سکتے اس لئے اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تم ہم تمہیں زندہ چھوڑ
کی ضمانت دیتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... کارل نے ایسے لہجے میں
جیسے اسے ٹائیگر کی بات پر یقین ہی نہ آیا ہو۔
"ہاں بشرطیکہ تم سب کچھ بتا دو۔ یہ میرا وعدہ"...... ٹائیگر نے

"تو پھر سنو۔ پرل پائریٹ کا اصل چیف برنارڈ ہے۔ ناراک میں
جیولرز کا مالک لیکن وہ کہاں رہتا ہے یہ مجھے نہیں معلوم اور
ارٹر جزائر عرب الہند میں ایک جزیرے ورتھ میں ہے جہاں

ایک جہاز راں کمپنی ہے جس کا انچارج مرفی ہے۔ تمام کارروائیاں وہاں سے ہوتی ہیں۔ پاکیشیا میں بھی وہاں سے کارروائی ہوئی تھی"...... کارل نے کہا تو ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اور یہ ہوپ مین کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ بھی وہیں ورتھ گیا ہے اور میں نے بھی وہیں جانا تھا لیکن مجھے روک لیا گیا"...... کارل نے کہا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے خلاف کام کر رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ سارا سیٹ اپ چیف برنارڈ نے کیا ہے اس لئے اسے ہی کہیں سے اطلاع ملی ہو گی"...... کارل نے جواب دیا۔

"او کے تم نے جو کچھ کہا ہے اب تمہیں اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ کیسے۔ میں نے سچ بتا دیا ہے لیکن کنفرمیشن کیسے ہو سکتی ہے"...... کارل نے کہا۔

"تم ورتھ کال کر کے ہوپ مین سے بات کر سکتے ہو اس طرح کنفرمیشن ہو سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے میں اس سے یہ تو نہیں پوچھ سکتا کہ چیف برنارڈ کہاں ہے یا اس نے کیا سیٹ اپ کیا ہے"...... کارل نے ہونٹ

باتے ہوئے کہا۔

"تم باتیں ہی ایسی کرنا کہ کنفرمیشن ہو جائے۔ یہ اس لئے وری ہے کہ اس کے بغیر میں اس نتیجے تک نہیں پہنچ سکتا کہ تم نے بولا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنی جان بچانے کے لئے تمہیں کنفرم کرا سکتا ں"...... کارل نے کہا۔

"روزی جا کر دیکھو یہاں فون ہو گا وہ لے آؤ"...... ٹائیگر نے ی سے کہا جو اس کے ساتھ ہی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم خود جا کر لے آؤ میں تمہاری ماتحت یا ملازم نہیں ہوں۔ "...... روزی نے غصیلے لہجے میں کہا تو ٹائیگر خاموشی سے اٹھا اور بڑ قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ے سے فون اٹھایا اور اس کا پلگ ساکٹ سے علیحدہ کر کے وہ اسے ں تہہ خانے میں لے آیا۔ یہاں بھی فون کنکشن موجود تھا۔ اس پلگ کو ساکٹ میں لگایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے چیک کیا تو میں ٹون موجود تھی۔

نمبر بتاؤ اور یہاں سے وہاں کا رابطہ نمبر بھی"...... ٹائیگر نے کہا ل نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے نمبر پریس کئے اور پھر وہ فون اٹھا کر کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے رسیور اس کے کان سے لگا لاؤڈر کا بٹن وہ پہلے ہی پریس کر چکا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے ھنٹی کی آواز تہہ خانے میں گونج رہی تھی۔ روزی راسکل کے

چہرے پر بھی تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے کارل بول رہا ہوں۔ باس یہاں موجود ہوں گے ان سے بات کراؤ"...... کارل نے کہا۔

"کیا کوڈ ہے تمہارا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وائٹ مین"...... کارل نے جواب دیا۔

"اوکے ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کارل۔ ہوپ مین بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس میں آپ کو رپورٹ دینا چاہتا تھا کہ ایک نوجوان جس کا نام بیکر تھا وہ مجھ سے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق ا گروپ سے ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے مجھے چارہ چاہتے ہیں۔ پھر وہ مجھے ایک بہت موٹی عورت مادام روفی کے پا لے گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ سنڈیکیٹ کی چیف ہے اور مجھے چا بنایا گیا ہے۔ اگر مجھے کوئی مشکوک کال ملے تو میں اسے بتا دوں جس کے بعد میں واپس مارش کلب چلا گیا۔ پھر وہاں میرے نام ایک کال آئی جس میں مجھے بتایا گیا کہ ایکریمیا سے کوئی آدمی میرے نام ٹیپ لے کر کال کر رہا ہے اور وہ پرل فروخت کرنا چاہتا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مشکوک کال ہے اس لئے میں نے کال ختم ہونے

د روفی کے مخصوص نمبروں پر کال کر کے اسے بتا دیا۔ اس نے مجھے یں رہنے کا کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہی بیکر مارش کلب آیا ر پھر وہ مجھے لے کر ٹراسکی فال کے قریب ایک ویران علاقے میں ب کوٹھی میں لے گیا۔ وہاں میڈم روفی موجود تھی۔ پھر ہم سب ، خانے میں گئے تو وہاں ایک پاکیشیائی مرد اور ایک عورت یروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پھر اس روفی نے ان سے پوچھ گچھ کی انہوں نے کہا کہ ان کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ۔ پھر روفی نے ان پر تشدد کرایا لیکن اچانک ان دونوں نے یریں کھول لیں اور وہاں خوفناک لڑائی ہوئی۔ انہوں نے روفی ، آدمیوں سے مشین گن چھین لی اور پھر فائر کھول دیا۔ میں روفی ، موٹے جسم کی اوٹ میں آکر بچ گیا لیکن میں فوراً ہی فرش پر گر گیا لپنے آپ کو بے حس بنا دیا۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ میں ہلاک ہو ہوں۔ وہ باقی سب کو ہلاک کر کے نکل گئے۔ کافی دیر بعد میں اٹھا میں نے باہر آکر جائزہ لیا تو وہ دونوں غائب تھے۔ اب میں اسی جگہ فون کر رہا ہوں۔ مجھے ان لوگوں کی کارکردگی سے خوف آ رہا ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میں چارہ بننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں آپ کے پاس آنا چاہتا "۔ کارل نے پوری تفصیل بتا دی۔

"تو کیا وہ روفی بھی ہلاک ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے ئی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس"...... کارل نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں لیکن تم یہاں سے آؤ بلکہ کسی اور ریاست کی طرف نکل جاؤ۔ میں چیف کو رپورٹ کر دیتا ہوں تاکہ وہ مزید ان کا بندوبست کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ شکریہ باس"...... کارل نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھا اور پھر فون کو اس نے اس پچ نما کرسی پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا کہ میں نے سچ بولا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تم زندہ رہو گے۔ آؤ روزی چلیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے آزاد تو کر دو"...... کارل نے کہا۔

"یہ کام تمہیں خود کرنا ہو گا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ اس نے اپنے عقب میں مشین گن کی فائرنگ اور کارل کی چیخوں کی آوازیں سنی تو وہ تیزی سے مڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ روزی راسکل نے کارل کو ہلاک کر دیا ہے۔ اسی لمحے روزی راسکل ہاتھ میں مشین گن اٹھائے باہر آ گئی۔

"تم نے اسے کیوں ہلاک کر دیا ہے جبکہ وہ بندھا ہوا تھا"۔ گر نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ وہ تھا تو دشمنوں کا ساتھی اور میں دشمنوں کو زندہ نے کی قائل نہیں ہوں اس لئے تم بھی کبھی میرے ساتھ دشمنی ال ذہن میں نہ لانا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی تھی کہ میں نے تمہیں اس روفی کے ں مرنے سے بچا لیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پھر وہی بار بار اپنا احسان نہ جتاؤ۔ اس طرح تم مجھے گھٹیا آدمی ہو اور میں گھٹیا آدمیوں کو پسند نہیں کرتی"...... روزی راسکل کہا۔

"میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں نے تم پر کوئی احسان کیا ۔ میں تو اپنی غلطی سے سبق حاصل کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے و روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے پسند کرتے ہو اس لئے یہ غلطی تم بار ر کرو گے"...... روزی نے کہا۔

"اس خوش فہمی میں نہ رہنا"...... ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھ کر ہاں موجود ایک کار میں بیٹھ گیا۔ روزی راسکل دوسری طرف دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"اوہ۔ اس کی چابیاں ان میں سے کسی کی جیب میں ہوں گی۔ لے آؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم خود جاؤ میں نے پہلے بھی تمہیں سمجھایا تھا کہ میں تمہاری ماتحت یا ملازم نہیں ہوں کہ تم مجھے اس طرح حکم دو۔ اب آئندہ ایسی بات نہ کرنا"...... روزی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوکے"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اسی تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی کیونکہ اس نے یہ بات جان بوجھ کر کی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ روزی راسکل نے یہی جواب دینا ہے اس طرح اسے اکیلا واپس جانے کا جواز مل جائے گا۔ وہ دراصل روزی راسکل سے ہٹ کر عمران کو فون کرنا چاہتا تھا اور چونکہ عمران نے اسے کہہ دیا تھا کہ اگر وہ نہ ملا تو وہ رپورٹ چیف آف سیکرٹ سروس کو دے سکتا ہے اس لئے وہ روزی راسکل سے ہٹ کر بات کرنا چاہتا تھا ورنہ روزی کسی بھوت کی طرح اس کے سر پر سوار رہے گی۔ اندر کمرے میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ باس موجود ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں۔ وہ شاید ملک سے باہر گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا"...... ٹائیگر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی سرد اور مخصوص آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں سر ولنگٹن سے۔ مجھے باس نے کہا تھا کہ اگر وہ نہ مل سکیں تو آپ کو رپورٹ دوں۔ میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا"...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" تمہید مت باندھو بات کرو"...... دوسری طرف سے اس کی بات کاٹتے ہوئے سرد لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر نے اسے کارل سے ملی ہوئی تفصیل بتا دی۔

" عمران نے پہلے ہی یہ معلومات حاصل کر لی تھیں اور اب عمران ورتھ ہی گیا ہے۔ تم چاہو تو واپس آ سکتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں ورتھ چلا جاؤں"...... ٹائیگر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

" یہ تمہارا اور عمران کا معاملہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی بیکر کی لاش کی تلاشی لینی شروع کر دی کیونکہ کارل نے اسے بتایا تھا کہ اسے بیکر اپنے ساتھ لے کر آیا تھا جبکہ روفی یہاں پہلے سے موجود تھی اور دوسری کار

جس قدر بڑی تھی اس سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ یہ کار روفی کے استعمال میں رہتی ہو گی اور وہ اسے استعمال نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ ظاہر ہے اس کے سنڈیکیٹ کو اس کار کے بارے میں معلوم ہو گا جبکہ بیکر کا تعلق لارڈ گروپ سے تھا اس لئے اس کی کار کو سنڈیکیٹ کے لوگ نہ پہچانتے ہوں گے یا پہچانتے بھی ہوں گے تو وہ اس میں ٹائیگر اور روزی راسکل کو دیکھ کر شاید نہ چونکیں اور پھر بیکر کی جیب سے اسے چابیاں مل گئیں اور وہ چابیاں اٹھائے واپس آگیا۔

" بڑی دیر لگا دی تم نے۔ کیا کرتے رہے تھے وہاں "...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ۔ تم کون ہوتی ہو پوچھنے والی "...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے تم نے کیوں دیر لگائی ہے۔ تم نے فون کیا ہو گا اپنے باس کو لیکن مجھ سے چھپانے کا کیا فائدہ۔ میں تمہاری دشمن تو نہیں ہوں "...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم شکل سے جتنی احمق نظر آتی ہو بہرحال اتنی ہو نہیں "۔ ٹائیگر نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا تو روزی بے اختیار اچھل پڑی۔

" کبھی اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں نانسنس۔ دوسروں کی شکل پر اعتراض کر رہے ہو "...... روزی نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر نے کوئی جواب دینے کی بجائے کار اس کوٹھی سے باہر نکالی اور پھر

تیزی سے اسے آگے بڑھائے لے گیا۔

" اب کیا واپس ہوٹل جاؤ گے "...... روزی نے کہا۔

" نہیں۔ وہاں جانے کا مطلب ہے کہ سنڈیکیٹ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم زندہ واپس آگئے ہیں "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو پھر "...... روزی نے کہا۔

" پہلے مارکیٹ جا کر ماسک میک اپ کا سامان خریدنا پڑے گا۔ وہاں یہ کار بھی چھوڑ دیں گے پھر میک اپ کر کے ہوٹل جائیں گے اور وہاں سے سامان لے کر ایئرپورٹ "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ایئرپورٹ۔ کیا مطلب۔ کیا واپس جانا ہے تم نے "...... روزی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا کرنا ہے یہاں کا کام تو مکمل ہو گیا ہے "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کہاں مکمل ہوا ہے۔ میں تو ورتھ جاؤں گی "...... روزی نے کہا۔

" تم جہاں جی چاہے جاؤ مجھے کیا اعتراض ہے "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تمہیں بھی میرے ساتھ ورتھ جانا ہو گا سمجھے "...... روزی نے کہا۔

" سوری۔ میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں کہ خواہ مخواہ مارا مارا پھرتا رہوں۔ جو معلومات میں نے حاصل کرنی تھیں کر لیں اور

بس "۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے باس نے کیا کہا ہے تمہیں "...... روزی نے پوچھا۔

" وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان سے بات ہی نہیں ہو سکی "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا تم نہیں چاہتے کہ ہم مشن مکمل کریں "...... روزی نے کہا۔

" کون سا مشن "...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

" یہ پرل پائریٹ والا اور کون سا مشن "...... روزی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دیکھو روزی میں باس کے حکم کا پابند ہوں۔ باس نے میرے ذمے جو کام لگایا تھا وہ میں نے کر دیا اس لئے مجھے کسی مشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن تم نے اپنے باس کو تو بہرحال رپورٹ دینی ہی ہے "۔ روزی نے کہا۔

" ہاں۔ جب وہ غیر ملک سے واپس آئے گا تو اسے رپورٹ دے دوں گا۔ آخر اتنی جلدی بھی کیا ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم واپس جاؤ میں تو ورتھ جاؤں گی "...... روزی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" بے موت ماری جاؤ گی۔ سمجھیں۔ اس لئے وہیں پاکیشیا میں ہی

وں میں بڑکیں لگاتی رہو۔ اپنی حد میں رہنا اچھا ہوتا ہے "۔ ٹائیگر ے کہا۔

" میں تمہاری پابند تو نہیں ہوں جو میری مرضی آئے گی کروں "...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم ورتھ جا کر کیا کرو گی "...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں اس مرفی کو پکڑوں گی۔ ارے ہاں اصل آدمی تو وہ برنارڈ ے اس لئے ہمیں ناراک جانا چاہئے "...... روزی راسکل نے چونک کہا۔

" وہ وہاں بیٹھا تمہارا انتظار نہیں کر رہا ہو گا اور یہ لارڈ گروپ بھی عالہ اس کی حفاظت کر رہا ہو گا "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو پھر کیا واقعی ہمیں واپس جانا چاہئے۔ یہ تو کوئی بات نہ ئی۔ کوئی لطف ہی نہ آیا "...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی غنیمت ہے کہ تم زندہ واپس جا رہی ہو "...... ٹائیگر نے اب دیا۔ ویسے وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پہلے وہ یہاں سے پاکیشیا جائے ر پھر وہاں سے اس روزی کو جھٹک کر خاموشی سے ورتھ چلا جائے گا نہ یہ روزی پیر تسمہ پا کی طرح اس کی گردن سے چمٹی رہ جاتی اور وہ ہا نہیں چاہتا تھا۔

طیارہ فضا کی بلندیوں میں محو پرواز تھا اور طیارے میں عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹوں پر صالحہ اور صفدر اور ان کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے تھے۔ عمران اپنی سیٹ سے سر لگائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے خراٹوں کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ جولیا ایک رسالہ کھولے اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ سیٹوں کی ایڈجسٹمنٹ چونکہ جولیا نے کی تھی اس لئے صفدر خاموش رہا تھا ورنہ شاید وہ صالحہ کے ساتھ نہ بیٹھتا لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے کوئی بات کی تو سب نے اس کا مذاق اڑانا شروع کر دینا ہے اس لئے اس نے کوئی بات ہی نہ کی تھی۔ وہ ایک اخبار پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ صالحہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"اس اخبار میں آخر ایسی کیا خبر ہے کہ تم اسے نظروں سے ہٹا ہی ں رہے"...... اچانک صالحہ نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں

"تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے"...... صفدر نے اخبار ایک طرف تے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں کوئی بات کرو۔ یہ اتنا لمبا سفر اس طرح خاموش بیٹھے بیٹھے ہیں گزر سکتا"...... صالحہ نے کہا۔

"کیا بات کروں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کرنے کے لئے کوئی بات نہیں ہے"...... صالحہ ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرے پاس واقعی کرنے کے لئے ی بات نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیلیٰ مجنوں۔ ہیر رانجھا۔ شیریں فرہاد کے قصے سنانا شروع کر ...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے ذرا اونچی آواز میں کہا تو صفدر صالحہ تو بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا نے چونک کر عمران کی ف دیکھا۔

"تو تم جاگ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم میری وجہ سے ں بند کئے بیٹھے ہوئے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے قدرے رتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک نہیں ہے اس

لئے مجبوری ہے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔
"گہرے رنگ کے شیشوں والی عینک۔ کیا مطلب۔ کیا تمہا
دماغ خراب ہو گیا ہے"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"اسی لئے تو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوں کہ آنکھوں کے ساتھ سا
دماغ بھی جواب نہ دے جائے"...... عمران نے جواب دیا۔
"کیا مطلب۔ سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے تم"...... جولیا
عمران کی الجھی ہوئی باتوں پر اور غصہ آ گیا تھا۔ اب صفدر اور صا
بھی آپس میں باتیں کرنے کی بجائے عمران اور جولیا کی طرف متو
ہو گئے تھے۔

"سچ ہے۔ سورج کو کیا معلوم کہ اس کے اندر کتنی روشنی ہے
یہ تو اسی کو معلوم ہوتا ہے جس پر روشنی پڑتی ہے اور وہ بے چارہ با
ساری عمر اندھیروں میں بھٹکتا رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب آپ کی ان باتوں کا مطلب تو میں بھی نہیں
سکا اس لئے پلیز وضاحت فرما دیں"...... صفدر نے مسکراتے ہو
کہا۔

"تم آنکھیں کھولے جو بیٹھے ہو اس لئے تمہارا دماغ بھی کام نہی
کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔
"آخر تمہاری ان باتوں کا مقصد کیا ہے"...... جولیا نے جھلا
ہوئے لہجے میں کہا۔
"صفدر تنویر سے پوچھو اس کے پاس یقیناً گہرے رنگ

ں والی عینک ہو گی۔ وہ مجھے اس سے لے کر دے دو تا کہ میں
یں کھول سکوں"...... عمران نے کہا۔
"آپ کا مطلب شاید گاگل سے ہے۔ لیکن عمران صاحب ہم
پ میں تو نہیں بیٹھے۔ ہم تو جہاز کے اندر ہیں اور یہاں بڑی مدھم
نی ہے"...... صفدر نے کہا۔
جہاز والوں کی ہی تو ساری سازش ہے کہ انہوں نے جہاز میں تو
یاں مدھم رکھی ہیں لیکن میرے ساتھ سورج کو بٹھا دیا ہے۔
کے سورج کو۔ اب تم خود بتاؤ کہ جیسے ہی میں آنکھیں کھولنے
شش کرتا ہوں حسن کے بے پناہ جلوؤں سے میری آنکھیں خیرہ
تی ہیں اور دماغ ماؤف ہونے لگ جاتا ہے۔ پلیز کہیں سے گہرے
کے شیشوں والی عینک دلوا دو"...... عمران نے کہا تو صفدر
ختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ جولیا کے چہرے پر یکلخت گلاب کے
سے کھل اٹھے۔
یہی بات تم سیدھی طرح نہیں کر سکتے تھے"...... جولیا نے
ی غصے بھرے لہجے میں کہا۔
سیدھی طرح کر دیتا تو پھر صالحہ کی طرح تم بھی یہی کہتیں کہ کیا
ے پاس کرنے کے لئے کوئی بات نہیں ہے"...... عمران نے
ں کھول کر سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔
عمران صاحب آپ یہی فن صفدر کو بھی سکھا دیں۔ یہ تو منہ
گھنیاں ڈالے بیٹھا رہتا ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل میں یہ مجھ سے زیادہ عقلمند ہے اس لئے پیشگی ریہر
میں مصروف ہو گیا ہے کیونکہ جو کام اس نے خطبہ نکاح کے بعد ک
ہے اس کی عادت پہلے ہو جائے تو الجھن نہیں ہوتی"...... عمران ن
جواب دیا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر صفدر کا یہ حال اس وقت ہے تو بعد میں ظاہر ہے ا
گونگوں کے سکول میں داخل کرانا پڑے گا"...... صالحہ نے صفدر
طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"مس صالحہ پلیز"...... صفدر نے قدرے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے صالحہ سے کس لہجے
بات کرنی شروع کر دی ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ صالحہ بھی مذ
کرنے میں اس عمران سے کم نہیں ہے"...... جولیا نے صفدر کو ا
طرح سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میں ایسے مذاق پسند نہیں کیا کرتا مس جولیا"...... صفدر ن
خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ لسٹ صالحہ کو دے دو جس میں وہ مذاق درج ہ
تمہیں پسند آتے ہوں۔ مثلاً ایک مذاق کا تو مجھے علم ہے اور شاید
تمہارا پسندیدہ مذاق ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کون سا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"بتا دوں صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتا دیں میں بھی سن لوں گا"...... صفدر نے مسکراتے ہو

کہ اخبار کے صفحے میں سوراخ کر کے اس میں سے صالحہ کو
"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

کیا واقعی"...... صالحہ نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یقین نہ آئے تو صفدر کے ہاتھ میں جو اخبار ہے وہ اٹھا کر چیک
تمہاری سائیڈ پر سوراخ ضرور ہو گا"...... عمران نے کہا۔

یہ۔ یہ تو پہلے سے ہے۔ میں نے تو نہیں کیا۔ شاید کوئی نوکیلی
ہو گی"...... صفدر نے اس بار انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں
نکہ واقعی اخبار کی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا اس ٹائپ کا سوراخ
کسی نے سوا مارا ہو۔

پر تو واقعی میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا ہے۔ چلو اب اطمینان
ار دیکھتے رہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... صالحہ نے
ئے کہا اور صفدر کے چہرے پر غصے اور شرمندگی کے ملے جلے
ابھر آئے۔

تو آگے بیٹھے ہوئے ہو اور تمہاری آنکھیں بھی بند تھیں پھر تم
نہیں یہ سوراخ کیسے دیکھ لیا"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

لکہ یہ سوراخ میں نے کیا تھا۔ پہلے یہ اخبار میری سیٹ پر
ا پھر صفدر نے اٹھا لیا تھا کیونکہ مجھے بھی یہ مذاق پسند
۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا کے
یک بار پھر گلاب کھلنے لگ گئے۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اپنا جھوٹا صفدر کو نہیں پلا ئے
صالحہ نے کہا۔

"بشرطیکہ تم اپنا جھوٹا جولیا کو پلا دو"...... عمران نے ترکی بہ
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ جھوٹا پلانے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔
نے حیران ہو کر کہا۔ شاید یہ محاورہ اس نے پہلی بار سنا تھا۔

"جھوٹا پینے سے وہی خصوصیات دوسرے میں منتقل ہو جاتی
جو پہلے میں ہوتی ہیں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن کیوں تم نے یہ بات کیوں ن
کہ صالحہ کا جھوٹا میں پیوں۔ کیا مطلب ہے اس کا"...... جولیا
غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ صالحہ کو تمہاری طرح غصہ نہیں آتا۔ اب دیکھو
نے جو کچھ صالحہ سے کہا ہے اگر میں نے تمہیں کہہ دیا ہوتا تو تم
جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ جاتیں جبکہ صالحہ خاموش بیٹھی مسکرا ر
ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑنا تو بلی کے لئے کہا جاتا
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب انتقامی کارروائی پر
تھا۔

"کیا واقعی"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو بلی کو شیر کی خالہ کہا جاتا ہے کہ شیر م

رتا ہے اور بلی بھی۔ اب تم خود سوچو میں تمہیں شیر تو نہیں کہہ سکتا
ا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"آئندہ اس قسم کے فضول محاورے میرے بارے میں مت بولا
و۔ سمجھے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا عمران صاحب محاورے اس لئے بولتے ہیں کہ اس
رح وہ دراصل اظہار کئے بغیر بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔ اب دیکھیں
جھاڑ کر پیچھے پڑنے کا مطلب ہوتا ہے مستقل ساتھ"...... صالحہ
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ اچھا محاورہ ہے"...... جولیا نے بے اختیار کہا تو
بار صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکا اور جولیا
طرح حیرت سے عمران اور صفدر کو دیکھنے لگی جیسے ان کے ہنسنے
جہ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
ا ہوتی ایئر ہوسٹس تیزی سے جولیا اور عمران کی سیٹ کے قریب آ
ی۔

"سر آپ کا نام علی عمران ہے ناں۔ آپ کی کال ہے"۔
ہوسٹس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ
۔

"ایک تو یہ چیف پیچھا نہیں چھوڑتا۔ چیک مانگو تو آئیں بائیں
ں ویسے پیر تسمہ پا بن کر گردن سے لپٹ جاتا ہے۔ ہونہہ"۔
ا نے کہا اور اٹھ کر فون روم کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے دیکھا کہ جب وہ غصے میں ہوں تو کیسے محاورے بولتے ہیں اور آپ کے لئے کیسے"...... عمران کو عقب سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو عمران اس کی شرارت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے فون روم میں پہنچ کر رسیور کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی کال آئی ہے عمران صاحب۔ اس نے کارل سے وہی سب کچھ معلوم کر لیا ہے جو آپ نے ماسٹر میکلین سے معلوم کیا تھا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں شاگرد رشید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کے اس شاگرد رشید نے یقیناً اس کارل کو ہلاک کر دیا ہو گا اور اس کی ہلاکت کی اطلاع لامحالہ ان لوگوں تک پہنچ جائے گی اور انہیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ کارل سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اس لئے وہ اپنا سیٹ اپ بدل بھی سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر تو شاید ایسا نہ کرے البتہ اس کے ساتھ وہ روزی راسکل ہے وہ ایسا ضرور کر گزرے گی لیکن ظاہر ہے اب ہم نے وہاں جانا تو ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ بلیک زیرو

جو کچھ کہا تھا وہ واقعی درست تھا۔

"ٹھیک ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ میں نے بہرحال آپ کو ع دینی تھی کہ ماسٹر میکلین نے جو کچھ بتایا ہے وہ کنفرم ہو گیا "...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں ماسٹر میکلین کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اگر مجھے اس کی بات ممولی سا شبہ بھی ہوتا تو میں ٹیم لے کر ورتھ نہ جاتا البتہ بہرحال کنفرمیشن سے فائدہ ہی ہوا۔ اوکے خدا حافظ"...... عمران نے ور فون آف کر کے اس نے رسیور رکھا اور پھر فون روم سے نکل اپس اپنی سیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

برنارڈ ناراک میں اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس نے پہلے سوچا تھا کہ وہ بھی ہوپ مین کی طرح ناراک کو چھوڑ کر ورتھ چلا جائے جہاں پرل پائریٹ کا ہیڈکوارٹر تھا لیکن جب اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف لارڈ گروپ کو ہائر کیا تھا تو اس نے ورتھ جانے کا فیصلہ بدل دیا تھا کیونکہ لارڈ گروپ کے چیف نے اسے بتایا تھا کہ اس نے اس مہم پر اپنے سب سے تیز اور فعال سیکشن آرتھر کو تعینات کر دیا ہے اور آرتھر خود یہاں ناراک میں رہ کر اس کی حفاظت کرے گا اور اس کا سیکشن ولنگٹن میں کام کرے گا۔ اگر وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو وہ لامحالہ یہاں پہنچیں گے تو یہاں آرتھر انہیں آسانی سے سنبھال لے گا اس لئے وہ اب نہ صرف پوری طرح مطمئن تھا بلکہ وہ اپنے معمول کے کاموں میں بھی مصروف تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے بڑی سی میز پر رکھے ہوئے

کئی رنگوں کے ٹیلی فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو برنارڈ نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس برنارڈ بول رہا ہوں"...... اس نے تیزی سے کہا۔

"ولنگٹن سے بروجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بروجر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم نے کال کی ہے"۔ برنارڈ نے کہا۔ بروجر کی ولنگٹن میں مخبری کی ایک وسیع تنظیم تھی اور برنارڈ نے اسے یہ ٹاسک دے رکھا تھا کہ وہ چیک کرتا رہے کہ وہاں لارڈ گروپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان کیا ہوتا ہے اور اگر کوئی خاص بات ہو جائے تو اسے اطلاع دے۔ سرخ رنگ کے فون کا نمبر خصوصی تھا جو اس بروجر کو دیا ہوا تھا۔

"ہاں۔ تمہارا آدمی کارل ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو برنارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیسے کس طرح"...... برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ گروپ نے یہاں روفی سنڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی تھیں اور اس حد تک ان کا فیصلہ درست تھا کیونکہ ولنگٹن میں روفی سنڈیکیٹ سب سے خطرناک سب سے بڑا اور سب سے باوسائل سنڈیکیٹ ہے اور میڈم روفی بھی باوجود بے حد موٹی ہونے کے

انتہائی باصلاحیت عورت تھی۔ لارڈ گروپ کا آدمی بیکر بھی یہاں مستقل طور پر موجود تھا۔ انہوں نے کارل کو چارہ بنا کر پاکیشیائیوں کو ٹریپ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ پھر انہیں گرانڈ ہوٹل میں آکر ٹھہرنے والے ایک ایشیائی جوڑے پر شک پڑ گیا اور انہوں نے اس ایشیائی جوڑے کو وہاں سے بے ہوش کر کے اغوا کیا اور اسے سنڈیکیٹ کے ایک دور دراز پوائنٹ پر لے گئے۔ میرا ایک مخبر ان کے پیچھے تھا۔ مادام روفی بھی وہاں پہنچ گئی اور بیکر اور کارل بھی میرا آدمی وہاں باہر موجود رہا پھر کافی دیر بعد کار باہر آئی تو میرا آدمی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کار میں وہی ایشیائی جوڑا موجود تھا۔ اس نے مجھے کال کر کے اطلاع دی تو میں بھی بے حد حیران ہوا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ پوائنٹ کے اندر جائے اور پھر رپورٹ دے اور اس نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ پوائنٹ کے تہہ خانے میں میڈم روفی، بیکر اور ایک آدمی کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ کارل کا جسم دیوار کے ساتھ زنجیر میں بندھا ہوا موجود ہے اور اسے مشین گن کی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ معاملہ سنڈیکیٹ کا ہے اس لئے میں نے اپنے آدمی کو واپس آجانے کا کہہ دیا ہے اور آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"...... بروجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ان سب کو ہلاک کر کے کارل کو زنجیروں میں جکڑا اور پھر اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اسے ہلاک کر کے نکل گئے"...... برنارڈ نے کہا۔

"آپ نے درست سمجھا ہے جناب۔ میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا۔ اب یہ بات آپ کو معلوم ہو گی کہ کارل کس حد تک جانتا تھا اور کس حد تک نہیں"...... بروجر نے جواب دیا۔

"اس جوڑے کا کیا ہوا۔ وہ کہاں گئے ہیں"...... برنارڈ نے پوچھا۔

"میں نے تو ان کی نگرانی کا حکم نہیں دیا تھا لیکن آپ کہیں تو میں انہیں چیک کرا لیتا ہوں"...... بروجر نے کہا۔

"انہیں چیک کراؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... برنارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا لیکن انتہائی جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر خصوصی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ برنارڈ کالنگ۔ اوور"...... برنارڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اے ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ سے بات کراؤ۔ میں نے ان سے انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ اوور"...... برنارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فریکونسی نوٹ کریں اور اس پر کال کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فریکونسی بتا دی گئی۔ برنارڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے وہی فریکونسی

ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو اسے بتائی گئی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ برنارڈ کالنگ لارڈ۔ اوور"...... برنارڈ نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور غراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"تمہارے آدمی ناراک میں ناکام رہے ہیں لارڈ۔ اوور"۔ برنارڈ نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے لارڈ گروپ کو اس کیس کا اتنا بھاری معاوضہ ادا کیا تھا کہ عام طور پر اس قدر بھاری معاوضے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو برنارڈ سمجھ گیا کہ ابھی لارڈ تک یہ اطلاع نہیں پہنچی۔

"تم نے ولنگٹن میں اپنا آدمی بیکر بھیجا تھا اور تم نے وہاں پاکیشیائیوں سے مقابلہ کے لئے روفی سنڈیکیٹ کو ہائر کیا تھا۔ ان لوگوں نے کارل کو چارہ بنا کر سامنے رکھا۔ پھر ایک ایشیائی جوڑے پر انہیں شک پڑا تو انہوں نے اس جوڑے کو اغوا کیا اور اپنے ایک پوائنٹ پر لے گئے لیکن پھر یہ جوڑا صحیح سلامت وہاں سے باہر آ گیا جبکہ اس پوائنٹ پر میڈم روفی، تمہارے آدمی، بیکر اور میرے آدمی کارل کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آئی ہیں اور وہ دونوں ایشیائی غائب ہیں۔ اوور"...... برنارڈ نے کہا۔

"تمہیں کس نے یہ اطلاع دی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے لارڈ نے کہا۔

"میرے بھی وہاں آدمی ہیں جو کارل کی نگرانی کر رہے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے۔ اوور"...... برنارڈ نے کہا۔

"تو اس میں اتنے پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ تمہارا مقابلہ ایک ملک کی سیکرٹ سروس سے ہے کسی عام مجرم گروپ سے نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمارا اصل سیکشن یہاں ناراک میں کام کر رہا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہاں ولنگٹن میں وہ زیادہ سے زیادہ کارل کو گھیریں گے لیکن ان کا ٹارگٹ بہرحال ناراک میں تمہارا ہیڈ کوارٹر ہی ہو گا اور مجھے ابھی تک اس بات کی اطلاع اس لئے نہیں ہوئی کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں مجھ تک نہیں پہنچائی جاتیں۔ تم فکر مت کرو۔ کام تمہاری مرضی کے مطابق ہی ہو گا۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"لیکن اب میں اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگ گیا ہوں۔ اوور"۔ برنارڈ نے اصل بات اگل دی۔

"یہ تمہاری اپنی مرضی ہے کہ تم یہاں رہو یا کسی اور جگہ شفٹ ہو جاؤ۔ ہم نے بہرحال اپنا کام کرنا ہے۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... برنارڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھا اور پھر سامنے رکھے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"برنارڈ بول رہا ہوں۔ہوپ مین سے بات کراؤ"...... برنارڈ نے کہا۔

"اوہ یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف۔ میں ہوپ مین بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ہوپ مین کی آواز سنائی دی۔

"ہوپ مین ورتھ کی کیا پوزیشن ہے"...... برنارڈ نے پوچھا۔

"سب اوکے ہے چیف باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ ولنگٹن میں پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے وہاں کارل کو زنجیروں میں جکڑ کر اس سے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ کارل کو ورتھ کے بارے میں بھی علم ہے اور میرے بارے میں بھی"...... برنارڈ نے کہا۔

"یہ کیسے ہوا جناب"...... ہوپ مین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو برنارڈ نے اسے بروجر کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے جناب کہ لارڈ گروپ ان کے مقابلے میں ناکام رہا ہے"...... ہوپ مین نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو ایسا ہی ہے۔ میری لارڈ سے بات ہوئی ہے وہ تو اب بھی یہی کہہ رہا ہے کہ وہ ان کا خاتمہ کر لیں گے لیکن کارل کی اس طرح کی ہلاکت نے مجھے پریشان کر دیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کو بھی کیمو فلاج کر دوں اور خود بھی

ل سے غائب ہو جاؤں۔ جب لارڈ گروپ ان کا خاتمہ کر لیں گے بر ہم سب کچھ دوبارہ اوپن کر لیں گے"...... برنارڈ نے کہا۔

"لیکن جو منصوبے اس وقت زیر غور ہیں چیف ان کا کیا ہو ...... ہوپ مین نے کہا۔

"اگر سب کچھ ختم ہو گیا تو ان منصوبوں کو چاٹیں گے اس لئے لحال یہی ضروری ہے۔ تم مرفی سے کہو کہ وہ مجھے کال کرے تاکہ اسے تفصیلی ہدایات دے سکوں اور تم بھی ورتھ کو چھوڑ کر کسی علوم مقام پر چلے جاؤ۔ تمہاری مخصوص فریکونسی پر تمہیں اعات ملتی رہیں گی"...... برنارڈ نے کہا۔

"یس سر میں مرفی کو رنگ کر کے بتا دیتا ہوں"...... دوسری ف سے کہا گیا تو برنارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر میں سی ابھر آئی تھیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک فون کی گھنٹی اٹھی تو برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... برنارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں چیف۔ مجھے ہوپ مین نے کہا ہے کہ میں ب کو فون کر لوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو برنارڈ نے اسے ے وہ سب کچھ بتایا جو اس سے پہلے وہ ہوپ مین کو بتا چکا تھا اور پھر ا نے ہیڈ کوارٹر کو آئندہ احکامات تک کلوز کرنے کے احکامات ے دیئے اور پھر رسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے ر دیگرے اس کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی
"رابرٹ کو میرے آفس بھجواؤ"...... برنارڈ نے کہا اور رسیور ر
دیا اور تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔
"یس کم ان"...... برنارڈ نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ
آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ اس کا جنرل مینجر رابرٹ تھا۔
"یس سر"...... رابرٹ نے کہا۔
"بیٹھو"...... برنارڈ نے کہا اور رابرٹ خاموشی سے میز کی دو
طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میں کام کرتے کرتے تھک گیا ہوں اس لئے میں نے فیصلہ
ہے کہ میں کچھ عرصہ ہر قسم کے کاروبار سے ہٹ کر گزاروں۔ میر
عدم موجودگی میں تم نے سارا کاروبار اچھی طرح سنبھالنا ہے۔
جب چاہوں گا تمہیں فون کر لیا کروں گا"...... برنارڈ نے کہا۔
"آپ کہاں جانا چاہتے ہیں"...... رابرٹ نے پوچھا۔
"ابھی میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ بہرحال میں کر لوں گا
برنارڈ نے کہا۔
"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں میں سب سنبھال لوں
گا"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں کسی بھی وقت روانہ ہو سکتا
ہوں اور ضروری نہیں کہ میں تمہیں بتا کر جاؤں۔ تم نے اب یہ
کر کام کرنا ہے کہ میں موجود نہیں ہوں"...... برنارڈ نے کہا تو

ٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"یس سر"...... رابرٹ نے جواب دیا اور سلام کر کے مڑا اور
ے سے باہر چلا گیا اور اس کے جاتے ہی برنارڈ نے ایک طویل
ل لیا اور پھر وہ اچانک اس طرح اچھلا جیسے کوئی اہم بات ہو گئی

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ جب تک یہ پاکیشیائی
نہیں ہوتے میں پاکیشیا میں ہی رہوں گا۔ ویری گڈ۔ وہ کبھی
بھی نہیں سکتے کہ میں پاکیشیا بھی جا سکتا ہوں اور پھر وہاں راجر
ہے جو آسانی سے میرے لئے تمام انتظامات کر سکتا ہے۔ ویری
...... برنارڈ نے کہا اور تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ
ب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹائیگر کو ایکریمیا سے واپس پاکیشیا آئے ہوئے دو روز گزر
تھے اور اب وہ چاہتا تھا کہ خاموشی سے ورتھ چلا جائے جہاں ا
پائریٹ کا ہیڈ کوارٹر تھا لیکن پھر اس نے سوچا کہ وہ جانے سے ا
چیف ایکسٹو سے پوچھ لے کیونکہ ایسا بھی تو ہو سکتا تھا کہ ا
ورتھ جانا عمران کے کسی منصوبے کے خلاف ہو اور اس طرح
اسے الٹا سزا بھی دے سکتا تھا۔ اس وقت وہ اپنے ہوٹل کے
میں ہی موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر
شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز
دی۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ میں ایکریمیا سے واپس آ
اور میں چاہتا ہوں کہ اب ورتھ جا کر پرل پائریٹ کے ہیڈ کوارٹر

ام کروں لیکن پاس یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے آپ سے
چاہئے"...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
ران ٹیم لے کر وہاں گیا ہوا ہے اس لئے تمہارے وہاں جانے
رت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں
ور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار
یل سانس لیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

ب تو جانے کا سارا سلسلہ ہی ختم ہو گیا۔ ٹھیک ہے اب اور
ا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باتھ
طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ گھنٹی کی
کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہاں اسے بہت کم ہی فون کیا
۔ اس نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

وزی راسکل بول رہی ہوں ٹائیگر"...... دوسری طرف سے
راسکل کی پرجوش آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اس طرح منہ بنا
کونین کے ایک نہیں ایک درجن پیکٹ اس کے حلق میں اتر
ں۔

وں فون کیا ہے۔ کیا تم میرا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں خواہ مخواہ
ہ رہی ہو۔ ہزار بار کہا ہے کہ مجھ سے رابطہ نہ کیا کرو لیکن
م کس مٹی کی بنی ہوئی ہو"...... ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو وہ بے
مٹ پڑا۔

ے ارے۔ اس قدر غصہ۔ میں نے تو تمہارے فائدے کے

لئے تمہیں فون کیا ہے اور تم اس طرح بات کر رہے ہو جیسے
انسان کی بجائے کوئی مرض ہوں۔ نانسنس۔ تم اپنے آپ کو
کیا ہو۔ کبھی شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں۔ لاشیں کھانے والے
کی طرح کی تو شکل ہے تمہاری اور نخرے ایسے کرتے ہو جیسے شہزا
گلفام ہو"...... روزی راسکل نے بھی جواب انتہائی غصیلے لہجے
دیا۔

" میں جو کچھ بھی ہوں ٹھیک ہے۔ تم مجھ سے رابطہ نہ کیا کرو۔
میں نے تمہاری منتیں تو نہیں کیں"...... ٹائیگر نے بڑی مشکل
اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔ چونکہ روزی راسکل ایک
خاتون تھی اس لئے وہ اس کی طرح کی باتیں جواب میں نہ کہہ سکتا
تھا۔

" تم اب منتیں بھی کرو گے تو میں تم سے رابطہ نہیں کروں گی۔
سمجھے۔ اب میں پرل پائریٹ کے چیف برنارڈ کو تمہاری بجائے براہ
راست تمہارے اس احمق استاد کے حوالے کروں گی۔ ہاں"...... روزی
راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل
پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا۔ اب تم نے دن میں خواب دیکھنے شروع کر دیئے ہیں۔
برنارڈ تو ناراک میں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وہ یہاں موجود ہے اور نہ صرف موجود ہے بلکہ میں نے اسے
چیک بھی کر لیا ہے وہ واقعی برنارڈ ہی ہے اسی لئے تو میں نے تمہیں

ن کیا تھا لیکن تم نے الٹا مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ ٹھیک
ہے۔ پڑے رہو اپنے اس چوہے کے بل میں۔ نانسنس"...... دوسری
طرف سے روزی راسکل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے فون کے
ساتھ لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو فون کے اوپر ایک خانے میں وہ فون
نمبر نظر آنے لگا جہاں سے روزی راسکل فون کر رہی تھی۔ یہ کمپیوٹر
کنٹرولڈ فون پیس ٹائیگر نے خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوا کر رکھا
ہوا تھا۔ آنے والے فون کا نمبر خودبخود فون پیس میں موجود میموری
میں فیڈ ہو جاتا تھا۔ ٹائیگر بہرحال اتنا جانتا تھا کہ روزی راسکل نے
اگر یہ بات کی ہے تو اس کے پس منظر میں ضرور کوئی بات ہو گی اور
ہو سکتا ہے کہ وہ برنارڈ واقعی یہاں آیا ہوا ہو۔ یا اسے یہاں بھیجا گیا
ہو۔ پھر اس کے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا کہ برنارڈ نے واقعی انتہائی
شاطرانہ کھیل کھیلا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کے لئے وہ
پاکیشیا پہنچ گیا ہے اس طرح وہ واقعی چھپا رہ جاتا اور کسی کے تصور
میں بھی نہ آ سکتا تھا کہ وہ یہاں بھی آ کر چھپ سکتا ہے۔ اس نے نمبر
دیکھا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

" پائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
دی تو ٹائیگر چونک پڑا کیونکہ پائن کلب سے وہ اچھی طرح واقف تھا
پائن کلب تو رات کو کھلتا تھا صبح کو تو وہاں سوائے چوکیدار کے اور

کوئی آدمی بھی نہ ہوتا تھا۔ پھر روزی راسکل نے یہاں سے فون کیے کیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ روزی راسکل سے بات کراؤ"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جی اچھا ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر اور زیادہ حیران ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ روزی راسکل نے واقعی وہیں سے فون کیا تھا۔

"ہیلو اب کیوں کیا ہے فون۔ بولو"...... روزی راسکل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ صبح صبح تم پائن کلب کیسے پہنچ گئی ہو۔ کیا وہاں کا چوکیدار تمہارا واقف ہے"...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر لہجہ نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا واقف نہیں ہے۔ میرا ماتحت ہے۔ پائن کلب میری ملکیت ہے۔ گو یہ بات سوائے میرے اور پائن کلب کے عملے کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے لیکن بہرحال یہ حقیقت ہے"...... روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہو گا۔ بہرحال تم نے برنارڈ کی کیا بات کی تھی۔ کیا واقعی وہ پاکیشیا میں ہے"...... ٹائیگر نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... روزی راسکل نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے علم ہوا اور کیسے تم نے کنفرم کیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں اس سے مطلب۔ تم بیٹھے رہو اپنے کمرے میں۔ میرا نام روزی راسکل ہے روزی راسکل اور یہ سب میرے لئے معمولی باتیں ہیں۔ جہاں تک کنفرمیشن کا تعلق ہے میں نے خود کنفرم کیا ہے"۔ دوسری طرف سے روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے اسے پکڑ لیا ہے۔ اوہ کہاں ہے وہ"۔ ٹائیگر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"میری تحویل میں ہے۔ بولو"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اسی لئے تم صبح صبح پائن کلب میں ہو۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں وہاں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں آنے کی سمجھے۔ میں نے تو خود تمہیں فون کیا تھا۔ میں چاہتی تھی کہ تم فخر سے اپنے استاد کو یہ اپنا کارنامہ بنا کر پیش کرو اس طرح تمہاری قدر بڑھ جائے گی لیکن تم نے الٹا مجھے ہی آنکھیں دکھانا شروع کر دیں اس لئے اب تم یہاں نہیں آؤ گے ورنہ میں گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے اپنے مخصوص انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کسے اپنے آپ کو۔ اوہ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ تمہاری ابھی ضرورت ہے"...... ٹائیگر نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ضرورت ہے۔ کیا مطلب۔ کسے میری ضرورت ہے"۔ روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

"یہ باتیں بتائی نہیں جاتیں خود بخود سمجھ لی جاتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر آجاؤ"...... اب تم آئے ہو سیدھی راہ پر گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ یہاں آجاؤ فوراً۔ میرا مطلب ہے پائن کلب میں ابھی اسی وقت۔ دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے انتہائی مسرت کی وجہ سے منہ سے جملہ ہی درست طور پر نہ نکل رہا ہو اور ٹائیگر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اگر اس نے جھوٹ بولا ہے تو میں اسے وہیں گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پائن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ سوچ کر کھلبلی سی مچی ہوئی تھی کہ کیا واقعی برنارڈ یہاں پاکیشیا میں موجود ہو گا اور اگر ایسا ہے بھی ہی تو روزی راسکل کو اس کا سراغ کیسے مل گیا۔ یہ باتیں سوچتا ہوا وہ کار چلاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار پائن کلب کی عمارت کی سائیڈ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک چوکیدار ٹائپ آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

"آپ ٹائیگر ہیں جناب"...... اس نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔ وہ اس نوجوان سے واقف نہ تھا کیونکہ صبح کے وقت وہ کبھی یہاں نہیں آیا تھا۔

"میڈم نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو ان کے سپیشل روم تک پہنچا دوں آئیے"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا میڈم یہاں کی مالکہ ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"یس سر"...... نوجوان نے مختصر سا جواب دیا اور ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ یہ بات بھی اس کے لئے انکشاف کا درجہ رکھتی تھی کہ دارالحکومت کا یہ مشہور کلب روزی راسکل کی ملکیت تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اس نوجوان کی رہنمائی میں ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں روزی راسکل کرسی پر اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک کرسی پر ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی رسیوں سے بندھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر زخموں کے نشانات تھے۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا جسم ڈھلکا ہوا تھا۔ زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ اسے انتہائی بے دردی سے کوڑے کی ضربات لگائی گئی ہیں۔

"آؤ آؤ اور دیکھو یہ ہے برنارڈ۔ پرل پائریٹ کا چیف۔ آؤ"۔ روزی راسکل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لیکن فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اسے انتہائی بے دردی سے پیٹا ہے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ نوجوان اسے تہہ خانے کے

دروازے پر چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔

" یہ بول ہی نہیں رہا تھا جس پر مجھے غصہ آ گیا تھا"...... روزی راسکل نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ سمجھتا ہو کہ روزی راسکل کو جب غصہ آیا ہو گا تو وہ کس طرح آپے سے باہر ہو گئی ہو گی۔

" کیا تم تفصیل بتاؤ گی کہ تم نے اس کا کھوج کیسے لگایا اور یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگا"...... ٹائیگر نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

" ایئرپورٹ سے میں سیدھی یہاں پائن کلب آئی تھی کیونکہ یہاں کا حساب کتاب میں باقاعدگی سے چیک کرتی ہوں۔ یہاں کا مینجر روفی مجھے حساب کتاب چیک کراتا ہے۔ میں حساب کتاب چیک کر رہی تھی کہ روفی کو فون کال آئی اور پھر وہ فون روم میں چلا گیا۔ میں تو حساب کتاب میں لگی ہوئی تھی اس لئے میں نے کچھ خیال نہ کیا۔ مجھے حساب کتاب چیک کرنے میں کافی وقت لگ گیا تھا لیکن روفی نہ آیا تو میں کافی دیر تک اس کی واپسی کا انتظار کرتی رہی جس سے مجھے اس پر غصہ آنے لگ گیا تھا۔ کافی دیر بعد روفی واپس آیا تو میں اس پر چڑھ دوڑی لیکن اس نے بتایا کہ راجر کا فون آیا تھا۔ اس نے ایکریمیا کے ایک بہت بڑے جوہری کے لئے ایسی رہائش گاہ طلب کی تھی جو اس کے شایان شان بھی ہو اور اس کے لئے انتہائی محفوظ بھی ہو اور روفی چونکہ یہ کام کرتا رہتا تھا اس لئے وہ وہاں گیا تھا۔ میں ویسے تو شاید نہ چونکتی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ روفی یہ کام کرتا ہے

اور میں نے خود اسے ایسا کرنے کی اجازت دے رکھی ہے لیکن ایکریمیا کے ساتھ خاص طور پر لفظ جوہری پر میں چونک پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ بات اسے کیوں خاص طور پر بتائی گئی کہ جوہری کے لئے کوٹھی چاہئے تو اس نے بتایا کہ وہ جوہری اپنے ساتھ انتہائی قیمتی جواہرات لے آیا ہے اور اسے ایسی رہائش گاہ چاہئے جہاں جدید ترین آٹامس ہنڈرڈ خفیہ سیف موجود ہو اس لئے اس نے جوہری کا لفظ کہا تھا کیونکہ آٹامس ہنڈرڈ سیف اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ صرف جواہرات رکھنے کے لئے کام آ سکتا ہے۔ کوئی بڑی چیز اس میں نہیں رکھی جا سکتی لیکن وہ ناقابل شکست ہوتا ہے۔ بہرحال میں نے روفی سے باتوں باتوں میں معلوم کر لیا کہ اس نے اس ایکریمی کو کون سی رہائش گاہ مہیا کی ہے اور پھر میں سیدھی وہاں گئی۔ اب مجھے اس جوہری میں دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ وہاں دو ملازم تھے۔ انہوں نے مجھے اندر جانے سے روکا لیکن تم جانتے ہو کہ جب میں کہیں جانے کا ارادہ کر لوں تو کوئی مجھے روک نہیں سکتا۔ چنانچہ میں نے ان دونوں کی گردنیں توڑ دیں لیکن ظاہر ہے کچھ نہ کچھ گڑبڑ تو ہوئی تھی۔ اس گڑبڑ کی آواز سن کر یہ شخص باہر آ گیا اور پھر اس نے مجھ پر فائرنگ کی کوشش کی لیکن اب روزی راسکل کسی بھیڑ کا تو نام نہیں ہے کہ بس اس پر فائر کیا اور وہ مر گئی۔ چنانچہ میں نے ٹریگر دبانے سے پہلے ہی اسے چھاپ لیا اور پھر میں اسے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں لے گئی اور میں نے وہاں اسے ہوش میں لا کر اس سے نام وغیرہ

پوچھا تو اس نے اپنا نام برنارڈ بتایا۔ جس پر میں کنفرم ہو گئی کہ یہی وہ برنارڈ ہے جس کے بارے میں کارل نے بتایا تھا۔ میں نے اس سے پرل پائرٹ کے بارے میں پوچھنا چاہا تو اس نے الٹا مجھ پر حملہ کر دیا اس لئے مجبوراً مجھے ایک بار پھر اسے اپنے ہاتھ دکھانے پڑے اور وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔ مجھے روفی نے بتایا تھا کہ راجر اس کی حفاظت کے لئے کافی سارے آدمی ہائر کر رہا ہے۔ شاید اس نے اپنے دو خاص آدمی پہلے بھیج دیئے تھے۔ پھر وہ ہائر شدہ افراد کو بھجواتا اس لئے میں اسے وہاں سے کار میں لاد کر یہاں لے آئی اور عقبی راستے سے اس تہہ خانے میں پہنچ گئی۔ یہاں میں نے اسے کرسی پر باندھا اور پھر اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تو یہ ہر بات سے مکر گیا جس پر مجبوراً مجھے کوڑا استعمال کرنا پڑا۔ جب اس نے اقرار کر لیا کہ وہی پرل پائرٹ کا چیف ہے اور کارل کی موت کی اطلاع ملنے پر وہ اس لئے پاکیشیا آگیا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق پوری دنیا میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے چھپنے کے لئے پاکیشیا سے زیادہ محفوظ جگہ دوسری نہیں ہو سکتی تو میں نے تمہیں فون کیا لیکن تم نے بکواس شروع کر دی"...... روزی راسکل نے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ آخر میں منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ڈسٹرب ہو گیا تھا کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ میں صبح دس تک سوئے رہنے کا عادی ہوں اور اگر کوئی مجھے ڈسٹرب کرے تو مجھے

غصہ آ جاتا ہے"...... ٹائیگر نے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنے آپ کو کنٹرول میں نہ رکھا تو یہ احمق عورت اس سے لڑ پڑے گی جبکہ اس وقت برنارڈ کو وہ سب سے پہلے اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا اس لئے وہ اس وقت اس کے ساتھ کوئی بگاڑ پیدا نہ کرنا چاہتا تھا۔

"لیکن جب تم نے میری آواز پہچان لی۔ میرا نام سن لیا تو پھر تم ڈسٹرب کیوں ہوئے۔ تمہیں تو اس اعزاز پر فخر کرنا چاہئے تھا اور تمہارے دل میں تو خوشی کے لڈو پھوٹنے چاہئیں تھے کہ تمہیں روزی راسکل نے خود فون کیا ہے۔ بولو"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا دماغ ذرا موٹا ہے اس لئے آوازوں کی پہچان دیر سے ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے دماغ کو باریک کر لو سمجھے ورنہ کسی روز میرے ہاتھوں انجام کو پہنچ جاؤ گے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب اسے مجھے لے جانا ہو گا تاکہ اس کی بینڈیج بھی کی جا سکے اور اسے محفوظ بھی کر لیا جائے کیونکہ راجر کا گروپ بہت بڑا ہے اور اسے اب تک اس کی گمشدگی کا علم ہو چکا ہو گا"...... ٹائیگر نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوتا رہے بڑا گروپ۔ وہ روزی راسکل کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور سنو

تم اسے نہیں لے جا سکتے۔ یہ یہیں رہے گا۔ میں اس کی بینڈیج خود کرا دوں گی۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں جب وہ تمہارا احمق استاد آجائے اسے یہاں لے آنا۔ وہ یہاں اس سے مل سکتا ہے اور بس"...... روزی راسکل نے کہا۔

"دیکھو روزی راسکل۔ بعض معاملات میں ضد اچھی نہیں ہوتی۔ یہ حکومت پاکیشیا کا مجرم ہے اس لئے تم اسے لے جانے دو ورنہ تم بھی کسی عذاب میں پھنس سکتی ہو"...... ٹائیگر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا لہجہ نرم رکھا تھا۔

"کیا مطلب۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے روزی راسکل کو تمہاری یہ جرأت۔ اٹھو اور دفع ہو جاؤ۔ یہاں سے نکلو۔ تم کیا سمجھتے ہو مجھے"...... روزی راسکل اپنی عادت کے مطابق پھٹ پڑی تھی۔

"ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ اپنے آپ کو قابو میں رکھو"۔ ٹائیگر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں کہ اٹھو اور دفع ہو جاؤ۔ پھر تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ جاؤ ورنہ"...... روزی راسکل نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے تپ اٹھا تھا اور اس نے اپنے دونوں بازو اس انداز میں کر لئے تھے جیسے اگر ٹائیگر نے اس پر حملہ کیا تو وہ نہ صرف اپنا بچاؤ کرے گی بلکہ ٹائیگر پر حملہ بھی کر دے گی۔

"اچھا تمہاری مرضی۔ ٹھیک ہے میرا کام تو سمجھانا تھا"۔ ٹائیگر

، بڑے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے
ں کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور روزی راسکل یکلخت چیختی
ئی اچھل کر کئی فٹ دور فرش پر ایک دھماکے سے جا گری۔
" نانسنس۔ میں جتنا لحاظ کر رہا ہوں تم اتنا ہی سر پر چڑھتی آ رہی
"...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرا لمحہ اس کے
ے بھی انتہائی بھاری ثابت ہوا جب روزی راسکل اس طرح اچھلی
یے بند سپرنگ کھلتا ہے اور اس کا جسم پوری قوت سے ٹائیگر سے
ایا اور ٹائیگر بھی اس بار اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور روزی
سکل اس کے گرتے ہی الٹی چھلانگ لگا کر سیدھی کھڑی ہوئی لیکن
ں سے پہلے کہ وہ ٹائیگر پر مزید حملہ کرتی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے
ل کر کھڑا ہوا لیکن ابھی وہ پوری طرح سنبھلا بھی نہ تھا کہ یکلخت
ی راسکل نے چیختے ہوئے اس پر حملہ کر دیا لیکن ٹائیگر بجلی کی سی
ی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی روزی راسکل اڑتی ہوئی ایک
فناک دھماکے کے ساتھ سامنے کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس کے
ق سے انتہائی تیز چیخ نکلی تھی۔ ٹائیگر نے اس کا بازو پکڑ کر گھومتے
ئے اسے پوری قوت سے دیوار سے دے مارا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر
زی راسکل نیچے اس طرح گری جیسے بھاری چھپکلی اچانک چھت
ے فرش پر آ گرتی ہے اور ٹائیگر مطمئن ہو گیا کہ اب وہ آسانی سے نہ
ـ سکے گی لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ روزی
سکل کا جسم صرف ایک لمحے کے لئے ساکت ہوا تھا لیکن دوسرے

لمحے اس نے تیزی سے کسی سپرنگ کی طرح سمٹنا شروع کر دیا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس کے اندر واقعی انتہائی قوت مدافعت ہے ا لئے یہ آسانی سے بے کار نہ ہو گی اس لئے اس نے اس بار اسے کاری ضرب لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے اور اس نے پوری قوت سے روزی کے سمٹتے ہوئے جسم پر اس اند میں لات ماری کہ کمرہ روزی راسکل کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اس کی دائیں طرف کی ایک نہیں کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز صاف سنائی دی تھی اور پھر روزی راسکل چیختی ہوئی اس طرح فرش گھومنے لگی جیسے لٹو گھومتا ہے اور ٹائیگر نے ایک بار پھر اچھل کر لات ماری اور اس بار بھی اس کی بائیں طرف کی پسلیاں ٹوٹنے کی آوا صاف سنائی دی اور روزی راسکل کے حلق سے نکلنے والی نہ صرف چیخیں رک گئی تھیں بلکہ اس کا گھومتا ہوا جسم بھی ساکت ہو گیا تھا اس کی ناک اور منہ سے خون کی لکیریں بہنے لگی تھیں۔

" نانسنس۔ کتنا سکھایا لیکن اس کی عقل ہی اوندھی ہے ٹائیگر نے کہا پھر وہ تیزی سے مڑا اور ایک کونے میں موجود کرسی بندھے ہوئے برنارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور اس سے برنارڈ کے جسم گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ کر اس نے اسے کاندھے پر ڈالا اور تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چوکیدار اسے کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید وہ ٹائیگر کو چھوڑ کر کہیں با

ا تھا۔ بہرحال ٹائیگر نے ہال کے دروازے کے قریب جا کر کاندھے لدے ہوئے برنارڈ کو فرش پر لٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ ۔ اس نے اپنی کار سٹارٹ کی اور اسے لا کر اس نے گیٹ کے کل سامنے روک دیا اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار کا عقبی دروازہ لا اور اندر ہال میں بے ہوش پڑے ہوئے برنارڈ کو اٹھا کر اس نے کی عقبی سیٹوں کے درمیان ٹھونس دیا۔ پھر کار کا دروازہ بند کر ، اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور پھر اس نے کار کو ہ دیا ہی تھا کہ ایک سائیڈ سے وہی نوجوان چوکیدار تیزی سے آتا ائی دیا جو اسے روزی راسکل کے پاس چھوڑ گیا تھا۔ ٹائیگر نے اس ، قریب کار روک دی۔

" سنو۔ تمہاری میڈم کمرے میں زخمی پڑی ہوئی ہے۔ اسے ہتال پہنچاؤ"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لے سے کار آگے بڑھا دی۔ وہ برنارڈ کو رانا ہاؤس لے جانا چاہتا تھا ، وہ وہاں محفوظ بھی ہو سکے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس بارے میں رٹ بھی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہیں سے ہی دینا ا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ درتھ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو روز ہو چکے تھے اور ان دو روز میں انہوں نے اپنے طور پر تمام تحقیقات مکمل کر لی تھیں اور وہ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ یہاں موجود پرل پائریٹ کا ہیڈ کوارٹر دو روز پہلے نہ صرف مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا تھا بلکہ تمام جہاز، مشینری اور دیگر سامان بھی مختلف پارٹیوں کو اونے پونے داموں فروخت کر دیا گیا تھا اور اب وہاں انچارج مرفی تو ایک طرف ہیڈ کوارٹر کا دربان تک موجود نہ تھا۔ وہ سب اس طرح غائب ہو گئے تھے کہ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ حتیٰ کہ باوجود کوشش کے ان کا کوئی معمولی سا کلیو بھی انہیں نہ مل سکا تھا۔

"عمران صاحب آپ نے جو خدشہ طیارے میں سفر کے دوران ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ یہ لوگ واقعی سب کچھ کلوز کر کے نجانے کہاں

گئے ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

"ویسے آج سے پہلے میں نے کبھی ایسا ہوتے نہیں دیکھا کہ کسی الاقوامی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اس انداز میں کلوز کیا گیا ہو۔ مجھے تو ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح کی تنظیم کا صرف پراپیگنڈہ ہی تھا"۔ رنے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اس انداز کی تنظیم نہیں ہے جس انداز کی دوسری جرائم پیشہ ہیں ہوتی ہیں۔ یہ تو موتی ڈاکو ہیں اور یہ کام تکنیکی مہارت کا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا اب واپس جانا ہو گا" ...... جولیا نے

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب ناراک پہنچنا چاہئے وہاں کم از کم تنظیم کے چیف برنارڈ پر تو ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے" ...... صالحہ نے ئے دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ برنارڈ وہاں ہمارے استقبال کے لئے ا ہوا ہو گا۔ جب ہیڈ کوارٹر کا تم لوگوں کی دہشت سے یہ حال کیا ہے تو برنارڈ تو لامحالہ کہیں سات پردوں کے پیچھے جا چھپا ہو ...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب یہ مشن کیسے پورا ہو گا" ...... جولیا نے حیرت بھرے میں کہا۔

"مشن تو پورا ہو بھی گیا ہے۔ تم ابھی پوچھ رہی ہو کہ کیسے ہو

گا"...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ سب بے اختیار چونک
پڑے البتہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسکراہٹ کی جگمگاہٹ ا
آئی تھی۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ناکامی برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا جولیا"...... تنویر نے موقع
غنیمت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ناکامی تو ہم سب کی ہے اکیلے عمران صاحب کی تو نہیں
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈر تو یہی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس مشن میں پہلی بار تنویر کو میرے
ہونے پر اعتراض نہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آخر آپ نے کس بنیاد پر یہ بات کر دی ہے"
صالحہ نے کہا۔

"کچھ باتیں تمہیں خود بھی سوچنی چاہئیں۔ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ
سروس کی ممبر ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ممبر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم فضول بولتے رہو
اور ہم بیٹھے تمہاری اس یاوہ گوئی پر غور و فکر کرتے رہیں"......
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ مشن واقعی مکمل ہو چکا
"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب
اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"جب سے عمران نے تمہاری ذہانت کی تعریف کرنی شروع کی
تم نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی ہے"۔ تنویر
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لئے ہاں میں ہاں ملائی ہے کہ عمران صاحب کی
ت درست ہے۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ مشن یہ تھا کہ پاکیشیا
مت نے پرل فارمنگ کی تھی جس سے بے انتہا مفادات حاصل
رہے تھے لیکن اس فارمنگ کو ایک بین الاقوامی تنظیم پرل
یٹ نے لوٹ لیا اور چیف نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس تنظیم
اتمہ کر دیں تاکہ آئندہ یہ پاکیشیائی پرل فارمنگ کے خلاف کام نہ
سکے اور اب یہاں پہنچ کر جو کچھ سامنے آیا ہے اس کے مطابق انہیں
اطلاع ملنے کے بعد کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف حرکت
آ گئی ہے انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر اس انداز میں کلوز کر دیا اور
ما کہ عمران صاحب نے بتایا ہے لازماً اس کا چیف بھی ناراک سے
ہو گیا ہو گا۔ اب تم خود بتاؤ کیا مشن مکمل نہیں ہو گیا"۔ کیپٹن
یل نے کہا۔

"لیکن وہ بعد میں دوبارہ بھی تو اکٹھے ہو سکتے ہیں اور سٹیمر، جہاز
تکنیکی آلات خریدنے ان کے لئے مشکل تو نہیں ہوں گے"۔ جولیا

نے کہا۔

" ایسا ہو گا لیکن یہ بات طے ہے کہ اب وہ دوبارہ کبھی پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کرنے کی جرأت نہیں کریں گے اور یہی ہمارا مشن تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ واقعی۔ اب بات سمجھ میں آنے لگ گئی ہے۔ ویری گڈ"۔ تنویر نے سب سے پہلے کہا اور سب اس کی صاف گوئی پر بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ تنویر کی فطرت جانتے تھے کہ وہ جس طرح کھل کر اعتراض کرتا ہے اسی طرح کھل کر تعریف بھی کر دیتا ہے۔

" تھینک یو تنویر۔ ویسے یہ ساری باتیں عمران صاحب کی بات سن کر میرے ذہن میں آئی تھیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب اس لارڈ گروپ کا کیا ہو گا۔ وہ بھی تو ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"...... صفدر نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

" وہ وہاں ناراک میں بیٹھا ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ کرتا رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب فیصلہ ہو گیا کہ ہمیں واپس جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ظاہر ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے لیکن"...... عمران نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" لیکن کیا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تم سب نے تو کیپٹن شکیل کی بتائی ہوئی وضاحت قبول کر لی ہے لیکن تمہارا وہ کنجوس اعظم چیف تو یہ بات نہیں مانے گا اس لئے وہ مجھے چیک نہیں دے گا اور آغا سلیمان پاشا نے مجھے فلیٹ میں ہی نہیں گھسنے دینا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس بار چیک تو واقعی آپ کو نہیں مل سکتا کیونکہ کیپٹن شکیل نے جو کچھ بتایا ہے وہ بہرحال ایک نظریاتی بات ہے۔ مگر حقیقت تو یہی ہے کہ ہم نے نہ صرف مشن مکمل نہیں کیا بلکہ درست الفاظ میں ہم ناکام ہو گئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ اگر چیف نے اسے ناکام واپسی قرار دے دیا تو پھر کیا ہو گا"...... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا ہو گا۔ پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہو گا"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب سے ہلکی سی مخصوص سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہ مخصوص لانگ رینج ٹرانسمیٹر کال کی مخصوص آواز تھی۔

" دروازہ لاک کر دو صفدر"...... عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو چیف کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ناکام و نامراد۔ اوہ سوری۔ یہ نامراد کا لفظ تو بہرحال اور معنی دیتا ہے بے مراد ٹھیک رہے گا۔ تو ناکام و بے مراد لیکن جب مراد سامنے جلوہ افروز ہو تو پھر آدمی بے مراد بھی تو نہیں ہو سکتا۔ اوور"۔ عمران کی زبان ظاہر ہے رواں ہو گئی تھی لیکن جولیا نے بے اختیار اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر جھپٹ لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر عمران کو دو جب لیڈر موجود ہو تو ممبر کو بات نہیں کرنی چاہئے۔ اوور"...... چیف کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تو جولیا نے بے بسی کے سے انداز میں اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی سے ٹرانسمیٹر واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"بہت شکریہ جناب۔ اس وقت جو تاثرات جولیا کے چہرے پر ہیں انہیں دیکھ کر مجھے یقین آگیا ہے کہ اگر آپ حکم دے دیں تو وہ تین کی بجائے دس بار یس کہنے کے لئے بھی تیار ہو جائے گی۔ اوور"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہاری فضول باتیں سن کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم ناکام ہو چکے ہو۔ بہرحال کارل کی موت کے بعد یہی کچھ ہونا تھا اور میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں اب ناراک جانے کی ضرورت نہیں۔ پرل پائریٹ کا چیف برنارڈ اس وقت میری تحویل میں ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ سارے ساتھی بے

اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ج۔ج۔ جناب آپ بے شک مجھے چیک نہ دیں لیکن آئندہ کا سکوپ تو ختم نہ کریں اور ناکامی کا کیا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ ہر ناکامی کسی کامیابی کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور جناب پیش خیمہ ہو یا زیر یا زبر خیمہ بہرحال خیمہ تو ہوتا ہے اس لئے آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس ناکامی کا اتنا اثر نہ لیں کہ آپ کا ذہن ہی خدانخواستہ ماؤف ہو جائے۔ اوور"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ تمہاری زبان اب ضرورت سے زیادہ چلنے لگ گئی ہے۔ میرا دماغ خراب نہیں ہوا بلکہ یہ حقیقت ہے کہ برنارڈ اس وقت رانا ہاؤس میں موجود ہے اور یہ بھی سن لو کہ جو کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نہیں کر سکی وہ کام ٹائیگر کی اس ساتھی عورت روزی راسکل نے کر دکھایا ہے۔ اب تم فوراً واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"برنارڈ کیسے پاکیشیا پہنچ گیا اور روزی راسکل کے ہتھے کیسے چڑھ گیا۔ عجیب بات ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل صرف منہ کی بڑبولی ہے ورنہ وہ واقعی انتہائی ذہین اور تیز خاتون ہے۔ اس نے کارل کو ہلاک کر کے جو غلط کام کیا تھا اس کا کفارہ اس نے برنارڈ گرفتار کر کے ادا کر دیا ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب برنارڈ پاکیشیا کیوں گیا ہو گا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید روزی راسکل کا شکریہ ادا کرنے گیا ہو گا کہ اس نے کارل کو ہلاک کر کے اس تک اس کی موت کی خبر پہنچنے میں مدد کی اور کارل کی موت کی خبر ملنے پر اسے موقع مل گیا کہ وہ سب کچھ سمیٹ لے۔ بہرحال کیا ہوا، کیا نہیں ہوا یہ اب پاکیشیا جا کر معلوم ہو گا"۔ عمران نے کہا اور سب نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

"مطلب یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن میں ناکام ہو گئی اور ایک بدمعاش لڑکی کامیاب"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے الفاظ ہیں۔ کیا تمہیں اب اخلاق بھی سکھانا پڑے گا"...... جولیا نے یکلخت تنویر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ سوری۔ وہ میں نے راسکل کا ترجمہ کر دیا تھا"...... تنویر نے جولیا کے غصے پر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور سب اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور پھر خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کیا اور پھر اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ برنارڈ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار پراسرار سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تو اب جی مائیلو جیسا عظیم سیکرٹ ایجنٹ اس نوبت تک پہنچ

گیا ہے کہ چوروں کے لئے کام کرنے پر مجبور ہے۔ ویری سیڈ۔ اس قدر عروج کے بعد اس قدر زوال۔ واقعی قابل افسوس ہے۔ اوور۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"تم۔ تم۔ علی عمران۔ تم بول رہے ہو۔ میری فریکونسی پر کیا مطلب۔ یہ تمہیں کہاں سے مل گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تو اب ذہن بھی ساتھ چھوڑ چکا ہے۔ سچ ہے۔ مفلسی میں سایہ بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے دماغ بے چارے کا کیا قصور۔ جب میں نے پہلے تم سے برنارڈ کے لہجے میں بات کی ہے تو تمہیں اتنی بات تو سمجھ لینی چاہئے تھی کہ میں برنارڈ سے مل چکا ہوں تب ہی میں اس کے لہجے کی کامیاب نقل کر سکتا ہوں اور برنارڈ سے ہی تمہاری یہ مخصوص فریکونسی مجھے مل سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"برنارڈ سے تم کہاں اور کب ملے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوور"۔ مائیلو کے لہجے میں ابھی تک بوکھلاہٹ کا عنصر موجود تھا۔ شاید وہ ابھی تک اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال نہ سکا تھا۔

"سنو مائیلو۔ برنارڈ نے اپنے طور پر مجھ سے چھپنے کے لئے انتہائی شاندار ترکیب استعمال کی کہ وہ چھپنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا لیکن اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا اور وہ نہ صرف ٹریس ہو گیا بلکہ پکڑا بھی گیا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہارا سیکشن

انچارج آرتھر بے چارہ ناراک میں ہمیں گھیرنے کے لئے نجانے کون کون سے جال پھیلائے ہوئے ہو گا لیکن ہمارا مشن جب یہاں گھر بیٹھے پورا ہو گیا ہے تو پھر ہمیں پردیس میں دھکے کھانے کا شوق نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"حیرت انگیز۔ واقعی اب مجھے اس بات پر یقین آگیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خوش قسمتی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں لیکن تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ میری تمہاری ملاقات ہوئے تو طویل عرصہ گزر گیا ہے۔ اوور"...... اس بار مائیلو نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری آواز میں سیٹی کی مخصوص لے اب بھی موجود ہے اور اس وقت بھی موجود تھی جب تم سے ملاقات ہوئی تھی۔ تمہیں یاد ہو گا کہ اس سیٹی کی وجہ سے میں تمہیں وسل مائیلو کہا کرتا تھا اور جہاں تک طویل عرصے کا تعلق ہے تو تم نے بھی تو مجھے صرف میرے بات کرنے کے انداز سے پہچان لیا ہے حالانکہ میں نے تمہیں اپنا نام نہیں بتایا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس بات کا دلی افسوس ہوا ہے کہ تم جو ہمیشہ مجرموں کے خلاف لڑتے رہے ہو اب مجرموں سے چند سکے لے کر مجرموں کے خلاف لڑنے والوں سے لڑ رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے آخر میں انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ تم یقین کرو کہ میں نے یہ مشن معاوضے کی خاطر نہیں لیا تھا بلکہ صرف اس لئے لیا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہارے خلاف کام کر کے یہ چیک کر سکوں کہ

کیا واقعی ہم اب بھی اس انداز میں کام کر سکتے ہیں یا نہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ برنارڈ نے خود پاکیشیا پہنچ کر ہمارا پروگرام ہی ختم کر دیا ہے۔ بہرحال تم مانو یا نہ مانو میں اور میرا گروپ اب بھی مجرموں کے خلاف ہی کام کرتا ہے۔ اوور"...... مائیلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت بھی جھوٹ بولنے سے گریز کرتے تھے اور اب بھی ایسا ہی ہوگا لیکن میری بات یاد رکھنا کہ برائی کا ساتھ دینے والوں کا انجام ہمیشہ ذلت و رسوائی ہی ہوا کرتا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"برنارڈ کا کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو مجرموں کا ہوتا ہے۔ وہ پاکیشیا کا مجرم تھا اس لئے اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ ارے ہاں ٹائیگر نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے اس کوٹھی کے اس مخصوص سیف سے وہ تمام جواہرات نکلوا کر جوزف کے حوالے کرنے کا کہا تھا جو برنارڈ اپنے ہمراہ لایا تھا اور جوزف نے بتایا ہے کہ اس نے ان جواہرات کو دانش منزل پہنچا دیا تھا۔ کہاں ہیں وہ"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"آپ ان کا کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے میرے شاگرد رشید نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے یہ جواہرات اسے ملنے چاہئیں تاکہ وہ انہیں اپنے استاد کو عطیے کے لور پر پیش کر کے عنداللہ ماجور ہو سکے"...... عمران نے کہا تو بلیک یرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ عنداللہ ماجور کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... بلیک یرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے اللہ کے نزدیک اجر کا حق دار ٹھہرے گا لیکن تم بات الو نہیں۔ نکالو وہ سب کچھ"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تو آپ نے کبھی ان باتوں کی پرواہ نہ کی تھی اس بار کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ اس بار مجھے معلوم ہے کہ مجھے چیک نہیں مل سکتا اس لئے مجبوری ہے کچھ نہ کچھ تو بہرحال آغا سلیمان پاشا کی جھولی میں ڈالنا ی پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو سرکاری خزانے میں جمع بھی ہو چکے ہیں۔ آپ چاہیں تو مرسلطان کے پاس رسید دیکھ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرکاری خزانے میں۔ وہ کیوں۔ سرکار کا ان سے کیا تعلق"۔ لمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی سچے موتی تھے عمران صاحب جو پاکیشیا سے لوٹے گئے ہے۔ یہ اس قدر قیمتی تھے کہ برنارڈ ان کا سودا جلدی نہ کر سکا اور ھیں وہ یہاں لے آیا تھا تاکہ یہاں کچھ دن رہ کر وہ کافرستان جانے

اور پھر وہاں ان کا سودا کرے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا واقعی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ بے شک ٹائیگر سے پوچھ لیں۔ اسی نے ہی برنارڈ سے یہ بات معلوم کی تھی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ حق بحقدار رسید"...... عمران نے بڑے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ موتی نہ سہی بہرحال چیک پر تو میرا حق بنتا ہے۔ وہ دو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا حق بنتا تو آپ کو بھی حق مل جاتا مگر آپ مشن میں ناکام رہے ہیں اس لئے آپ کا حق ہی نہیں بنتا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ ٹائیگر بھی بالکل سیدھا آدمی ہے۔ اسے اب یہ سمجھانا پڑے گا کہ صرف ایک ہی حقدار کی طرف نہ دیکھا کرے اور بھی حقدار موجود ہوتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شاگرد ہے اس لئے غلط کام کیسے کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ہاں۔ اس نے ایک غلط کام کر دیا ہے اور اب اسے علم ہو گا کہ غلط کام کا کفارہ کیسے ادا کیا جاتا ہے"...... عمران نے چونک

کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"غلط کام اور کفارہ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے برنارڈ کو لے آنے کی کوشش کی تو روزی راسکل رکاوٹ بن گئی جس کے نتیجے میں ٹائیگر نے اس کی پسلیاں توڑ دیں اور وہ ہسپتال پہنچ گئی اور ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے اس لئے میں نے اسے کہا تھا کہ وہ جا کر اس سے معافی مانگے اور اگر روزی راسکل نے اسے معافی نہ دی تو پھر میں بھی اسے معاف نہیں کروں گا کیونکہ اس نے ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر ناقابل معافی غلطی کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ روزی راسکل نے اسے معاف نہیں کرنا۔ جب تک اس سے پیر نہ پکڑوا لے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیسا رہا۔ معافی مل گئی ہے تمہیں۔ اوور"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"آئی ایم سوری باس۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی رو دینے والی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو اب تم میں اتنی ہمت پیدا ہو گئی ہے کہ تم میرے حکم کی خلاف ورزی کرو۔ اوور"..... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس آپ کے حکم کی تعمیل میں خود کو تو گولی مار سکتا ہوں لیکن میں اس سے معافی نہیں مانگ سکتا۔ اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا اس لئے کہ تم مرد ہو اور وہ عورت اور تمہاری مردانہ انا تمہیں معافی مانگنے سے روک رہی ہے۔ جب تم نے اس پ ہاتھ اٹھایا تھا اس وقت تمہاری مردانہ انا کہاں گئی تھی۔ اس وقت تمہیں یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ عورت پر ہاتھ اٹھانا مردانگی کی توہین ہے۔ اوور"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے باس۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ میں ہر قیمت پر فوراً برنارڈ کو رانا ہاؤس پہنچانا چاہتا تھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ راجر گروپ اس کی گمشدگی کا علم ہوتے ہی حرکت میں آ جائے گا اور چونکہ پائن کلب کے مینجر روفی نے یہ کوٹھی دلائی تھی اس لئے سب سے پہلے وہ پائن کلب ہی پہنچیں گے اور برنارڈ ایک بار ہاتھ سے نکل جاتا تو پھر اس کا ہاتھ آنا ناممکن تھا۔ میں نے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے بار بار روزی راسکل کو سمجھانے کی کوشش کی

لن وہ پاگل عورت ہے۔ وہ الٹا مجھ پر چڑھ دوڑی۔ مجبوراً مجھے اسے بے ہوش کرنا پڑا لیکن اب اگر میں اس کے پاس معافی مانگنے گیا تو ں پاگل نے کسی صورت معاف نہیں کرنا الٹا مجھے بے عزت کرے ا اس لئے میں ہسپتال تو پہنچ گیا ہوں لیکن آگے میری ہمت جواب ے گئی ہے۔ آپ بے شک مجھے جو چاہے سزا دے دیں مجھے منظور ہ لیکن یہ کام میرے بس سے باہر ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے تفصیل ے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ہسپتال میں موجود ہو۔ اوور"..... عمران نے چھا۔

"یس باس۔ اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا ہسپتال ہے۔ اوور"..... عمران نے پوچھا اور ٹائیگر ے جواب میں تفصیل بتا دی۔

"اوکے تم وہیں رکو میں خود آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران ، کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب مجھے خود جا کر یہ معافی تلافی کرنا ہو گی اور روزی راسکل کا ریہ بھی ادا کرنا ہو گا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف پاکیشیا کا نقصان ا ہو گیا ہے بلکہ پاکیشیا آئندہ کے لئے اس پرل پائنٹ سے محفوظ گیا ہے"..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر نیا۔

عمران نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بیڈ پر لیٹی ہوئی روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ مجھے بے حد فخر ہے کہ پاکیشیا کی عظیم بیٹی سے مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اس بیٹی نے جس نے پاکیشیا کے سب سے بڑے مجرم برنارڈ کو اکیلے ہی ٹریس کر کے پکڑ لیا"...... عمران نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی البتہ اس نے اپنے جسم پر کمبل اچھی طرح لپیٹ لیا تھا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر نہ صرف گلاب کھل اٹھے تھے بلکہ آنکھوں میں بے پناہ چمک بھی ابھر آئی تھی۔

" شش۔ شکریہ۔ تم اچھے آدمی ہو جو یہ بات کر رہے ہو لیکن تمہارا وہ شاگرد۔ وہ احمق بھی ہے اور پاگل بھی اور یہ سن لو کہ اب

اس کی موت میرے ہی ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے۔ جیسے ہی میں ہسپتال سے فارغ ہوئی میں سب سے پہلے اسے تلاش کر کے گولی مار دوں گی اور یہ بھی سن لو کہ اس کی سفارش نہ کرنا مجھ سے۔ اسے ہر صورت میں مرنا ہو گا ہر صورت میں"...... روزی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" تم سے پہلے ہی اسے موت کی سزا دی جا چکی ہے اور جب تم ہسپتال سے فارغ ہو گی تو تم اس کی قبر پر فائرنگ کر کے اپنا انتقام لے سکتی ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ ٹائیگر کو موت کی سزا دے دی گئی ہے۔ کیوں۔ کیا کیا ہے اس نے"...... روزی راسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ سے کہا گیا تھا کہ وہ تمہارے پاس جا کر معافی مانگے اور تم نے اسے معافی دے دی تو اسے موت کی سزا نہ دی جائے گی ورنہ اسے ہر ورت میں مرنا ہو گا لیکن اس نے کہا کہ اسے معلوم ہے کہ تم نے سے معاف نہیں کرنا اس لئے وہ مرنے کے لئے تیار ہے اور شاید آج ات اس سزا پر عمل درآمد بھی ہو جائے"...... عمران نے انتہائی نجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے یہ سزا دی ہے۔ کس ا ہے جرأت کہ ٹائیگر کو موت کی سزا دے"...... روزی راسکل

نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے سزا دی ہے اور تم نہیں جانتیں اس کی دی ہوئی سزا کو ملک کا صدر بھی معاف نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"صدر معاف نہیں کر سکتا تو نہ کرے میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے تو ہو گا میں بھی روزی راسکل ہوں۔ بتاؤ کہاں ہے وہ۔ مجھے بتاؤ پھر میں دیکھتی ہوں کہ وہ کیسے ٹائیگر کو موت کی سزا دیتا ہے"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تو بہت بااختیار ہے۔ اس نے سن لیا تو غضب ہو جائے گا"۔ عمران نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لے۔ کیا کرے گا میرا۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہ ہے کہاں ابھی اور اسی وقت بتاؤ"...... روزی راسکل نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اس نے تو تمہاری وجہ سے ٹائیگر کو موت کی سزا دے دی ہے اور ٹائیگر حالانکہ میرا شاگرد ہے لیکن مجھ میں بھی ہمت نہیں ہے کہ اس سے سفارش کر سکوں اور تم الٹا اس کے خلاف بات کر رہی ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے تھا کہ جو کام تم کرنا چاہتی تھیں وہ چیف کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ میری بات دوسری ہے۔ اس کو کیا حق ہے کہ وہ ٹائیگر و کچھ کہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"...... روزی راسکل نے تیز لہجے ں کہا۔

"تو پھر ایک ہی حل ہے کہ تم اسے معاف کر دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا میرے معاف کر دینے سے ٹائیگر بچ جائے گا"...... روزی اسکل نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ یہی تو شرط تھی کہ اگر تم اسے معاف کر دو گی تو پھر اسے ہرف وارننگ دی جائے گی ورنہ موت کی سزا"...... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم گواہ رہو میں نے اسے معاف کر دیا ہے جاؤ اور جا ۔ ابھی اس چیف کو بتاؤ ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ روزی راسکل کے ھوں خود مارا جائے۔ جاؤ اور اسے بتا کر اس کی زندگی بچا لو"۔ وزی راسکل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن ٹائیگر نے تو تم سے معافی مانگی نہیں پھر تم نے اسے کیسے عاف کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اور ٹائیگر کا مسئلہ ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اب تم ہسپتال سے فارغ ہو کر اسے کچھ نہیں کہو گی"۔ مران نے کہا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ میں اس کا حشر کر دوں گی۔ ا
نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں اسے بتاؤں گی کہ روزی راسکل پر ہا
اٹھانے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے"...... روزی نے ایک ب
پھر بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم تو اسے معاف کر چکی ہو۔ پھر"...... عمران نے کہا
روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ۔ وہ۔ اوہ۔ ہاں۔ واقعی۔ اوہ۔ پھر تمہارے چیف نے اسے
کیوں موت کی سزا دی تھی۔ اسے کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی۔
ہونہہ۔ خواہ مخواہ دوسروں کے معاملوں میں ٹانگ اڑا لیتے ہیں
لوگ۔ میں جانوں اور ٹائیگر جانے۔ ہونہہ"...... روزی راسکل نے
کہا۔

"میں ٹائیگر کو بلاتا ہوں۔ وہ ذرا سہما باہر کھڑا تمہارے خوف
سے کانپ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ
مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ ٹائیگر برآمدے کے دوسرے کونے میں
ٹہل رہا تھا۔

"آ جاؤ۔ معافی مل گئی ہے"...... عمران نے اسے آواز دیتے ہوئے
کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ جیل میں ہے۔ پھر وہ یہاں کیسے
گیا"...... روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہ جیل میں ہے۔ میں نے تو کہا تھا

ج رات اسے موت کی سزا دی جائے گی اور یہ کام کہیں بھی ہو سکتا
ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"آئی ایم سوری روزی"...... ٹائیگر نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں
ا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"ارے کیا ہوا۔ تم واپس کیوں جا رہے ہو"...... عمران نے
نک کر کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل تو میں نے کر دی ہے باس کہ اس روزی
ے معافی مانگ لی ہے اور اب کیا میں اس کے پیر پکڑ لوں"۔ ٹائیگر
نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ معافی مانگنے کا انداز ہے۔ آؤ بیٹھو اطمینان سے بات کرو"۔
مران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں باس ورنہ"...... ٹائیگر نے
ہا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ورنہ کیا۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ بولو"...... روزی راسکل نے
الت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ورنہ معافی تو ایک طرف میں تم جیسی فضول اور احمق عورت
ی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں ہوں"...... ٹائیگر نے بھی ترکی بہ
کی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ۔ تم مجھے۔ روزی راسکل کو فضول اور
حمق عورت کہو۔ سنو اس کے استاد میں نے اپنی معافی واپس لے لی

ہے۔ اپنے چیف سے کہو کہ بے شک اسے ایک کی بجائے دس گولیاں مار دے مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ہاں"...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

"یہ اصل میں تمہیں غصہ دلانا چاہتا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ تم غصے میں اسے زیادہ اچھی لگتی ہو۔ تم خواہ مخواہ اس کی باتوں سے غصے میں آ گئی ہو۔ ٹھیک ہے میں اب جا رہا ہوں تم دونوں ایک دوسرے سے گلے شکوے کر لو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے باس درست کہا ہے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی جا رہا ہوں۔ آپ کے حکم پر میں نے سوری کہہ دیا اور میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے"...... ٹائیگر نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ روزی راسکل سے معافی مانگو اور جب تک وہ تمہیں معاف نہیں کرے گی میں بھی تمہیں معاف نہیں کروں گا اور تم نے تو سوری کہہ دیا ہے لیکن روزی نے تو تمہیں معاف نہیں کیا پھر"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"آپ نے ابھی بتایا تو ہے کہ اس نے معافی دے دی ہے"۔ ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کا لہجہ سرد ہوتے ہی وہ واقعی سہم گیا تھا۔

"وہ تو اس نے واپس لے لی ہے۔ اب جب تک یہ تمہیں معاف

نہیں کرے گی میں بھی تمہیں معاف نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کبھی نہیں"...... روزی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"روزی پلیز۔ آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری"...... ٹائیگر نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی وجہ سے مجبور ہو رہا تھا ورنہ جو کچھ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ظاہر نہ کر سکتا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس عمران سے اس قدر ڈرتے ہو۔ کیوں"۔ روزی نے یکلخت حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس کایا پلٹ پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں ڈرتا نہیں ہوں۔ احترام کرتا ہوں۔ یہ میرے استاد ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسا احترام ہے کہ اس نے ذرا سی گھرکی دی تو تم کسی بھیڑ کی طرح سہم گئے۔ ہونہہ۔ خبردار اگر تم نے آئندہ ایسے خوف کا مظاہرہ کیا۔ روزی راسکل یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ سمجھے۔ بس ٹھیک ہے جاؤ میں نے معاف کیا لیکن آئندہ محتاط رہنا۔ اگر تم نے پھر میرے سامنے اونچی آواز بھی نکالی تو میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی۔ہاں"...... روزی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ ٹھیک ہے۔ جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے ٹائیگر کا منہ کھلتے دیکھ کر کہا تو ٹائیگر نے اس طرح جھٹکے

سے منہ بند کر لیا جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ آئندہ کبھی منہ کھولے گا ہی نہیں۔

" اب تم بھی سن لو روزی راسکل۔ یہ ٹائیگر ہے اور میرا شاگرد ہے۔ سمجھیں اس لئے تم نے بھی اس کے ساتھ بات کرتے ہوئے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ہے کہ ٹائیگر کے سامنے اونچی آواز میں غرانا بھی اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" وہ۔ مم۔ مم۔ میں نے تو"...... روزی نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں رک رک کر کچھ کہنا چاہا لیکن زبان اس کا ساتھ نہ دے سکی تھی۔ وہ اس انداز میں جھٹکے لے رہی تھی جیسے اس کے جسم میں سردی کی لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔

" اب پتہ چلا کہ میں کیوں سہم جاتا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ گیا لیکن دروازے پر رک کر جب اس نے مڑ کر دیکھا تو روزی بھی اس کی بات پر مسکرا رہی تھی اور ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں فورسٹارز کے سلسلے کا ایک منفرد ناول

مکروہ چہرے

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مکروہ چہرے ایسے چہرے جو معاشرے میں انتہائی باعزت اور شریف سمجھے جاتے تھے۔ لیکن درحقیقت وہ انتہائی مکروہ چہرے تھے۔

مکروہ چہرے جنہوں نے دولت کمانے کی غرض سے معاشرے میں فحاشی کا خوفناک زہر پھیلا دیا۔

مکروہ چہرے جنہیں بے نقاب کرتے ہوئے عمران خود ان کی سازش کا شکار ہو گیا۔ ایسی سازش کہ سر عبدالرحمٰن عمران کو اپنے ہاتھوں سے گولی مارنے پر تل گئے۔

مکروہ چہرے جن کی اصلیت سامنے آنے پر عمران بھی بے اختیار کانپ اٹھا۔

مکروہ چہرے جن کی وجہ سے سر عبدالرحمٰن نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ کیوں

وہ لمحے جب ٹائیگر، چوہان اور سلیمان تینوں ہی ان مکروہ چہروں کی بھینٹ چڑھ گئے۔

منفرد موضوع

ناقابل فراموش ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان